وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ

راستی موجب رضائے خداست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

# ردِّ تکذیب براہین احمدیہ

عُرف

# تہذیب المکذبین

حصۂ اول

جسمین منشی لیکھرام جی آریہ وغیرہ کی غلط فہمیون اور بہتہ ریوں کا جواب باصواب ہے

مُصنّفہ

خیر خواہ زمن مولوی ابو رحمت حسن صاحب صانہ اللہ عن الشرور والفتن

مطبع فیض عام میرٹھ مین طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ

واحد و قیوم و آرائے جہان
خالق کل مالک کون و مکان

حافظ کونین و شاہ بے وزیر
بیکسون اور عاجزون کا دستگیر

سب کا کرتا سب کا داتا مزدکار
رنج و غم کی حالتون مین غمگسار

خلق پر ہو کر نہایت مہربان
نعمتین کین خلق اُسنے بیکران

آدم خاکی مین پھونکی اپنی روح
ہین ملک سبوح گویان ہر صبوح

زیب گردون یون ہر اک اختر ہوا
جیسے انسان کے لئے زیور ہوا

چاند اور سورج سے کیسی روشنی
عالم اسباب مین قدرت سے کی

ہر موحد جس سے باصدق و یقین
کہہ اُوٹھے گا لا اُحب الآفلین

ذرہ ہر جسم کو ہے اُس سے جان
ہر نہان ہے اسکی قدرت سے عیان

جو تھے پتھر لعل و گوہر کر دئے
سینۂ انسان مین جوہر بھر دئے

پتھرون سے کر دیئے چشمے روان
جس سے ہو ہر تشنہ لب شیرین دہان

خشک مٹی سے ہری روئیدگی
قدرت اعجوبہ سے ہر جا رچی

سبز شاخون سے سفید و سرخ پھول
کر دیے پیدا خودی پر تو نہ بھول

بحر رحمت اُسکا ہو جب موج زن
ہر زمین شور ہو رشک چمن

ذرہ ذرہ سے یہ ہوتی ہے نمود
مہر قدرت نے دیا سب کو وجود

گلستان دہر مین ہر برگ و بر
ہستیٔ خالق سے دیتا ہے خبر

آہ سمع معرفت سے جو ہین دور
کب سنین لاتسمع من فی القبور

خالق ارواح و افلاک و زمین
کوئی بھی جز قادر مطلق نہین

مادہ پرمانو کو اور جیو کو
مادہ بن بخشدی کیسی نمو

خاک سے آدم کو پیدا کر دیا
علم اور ادراک اسمین بھر دیا

اور حوا کو جو خلق اس سے کیا
کار قدرت اور ہی دکھلا دیا

بے پدر عیسیٰ کو پھر اُسکے خلاف
کر دیا قدرت سے پیدا صاف صاف

عام خلقت کے لئے طرز دگر
قدرت صناعہ سے کی جلوہ گر

الغرض جیسا وہ خود مختار ہے
ویسے ہی کرتا سدا ہر کار ہے

ہے وہی فرمان رواے بحر و بر
قہرمان کشور ہر خشک و تر

درد دل اور چشم تر سے سرنگون
روبرو اُسکے ہین سب نخوت فسون

عشق مین اُسکے ہزارون زرد رنگ
روتے روتے آگئے جینے سے تنگ

اور مثل نیم بسمل بے دلان
ہجر مین تڑپین ولے نکلے نہ جان

جستجو مین اُسکی روح اولیا
مثل مرغ شوق پران ہر ہوا

شوق مین اُس ماہ کے ہر بام پر
اُڑکے پہونچے شوق سے کبک نظر

چشم روح اہل دل اُس سے سبھے
بلبل اُس گل کے لئے کانٹے سہے

صبحدم پیکر مئے شوق وصال
مثل لالہ جھومتے ہین اہل حال

لذت دنیا و مافیہا تمام
مثل حنظل تلخ ہے اون کو مدام

عیش کی گونجیں صدائین رنج کی
صورتین ساری دلال و غنج کی

روبروئے صاحب معنی و حال
جلوہ گر ہین مثل فانوس خیال

صدق دل سے جو کہ ہین ایزد پرست
شور پر دولاب کے ہوتے ہین مست

بارگاہ حق سے ہو کر متصل
کہتے ہین با صد سرور وجد دل

آتش است این بانگ نائی نیست باد
ہر کہ این آتش ندارد نیست باد

ہین جو پنڈت بیخبر بیہودہ لعن — کار قدرت پر ہین ناحق لعنہ زن
علم وعرفان سے معرّا لوح دل — اور کدورت نور باطن کو مخل
تجربہ سے فکر سے اور غور سے — دور صدہا منزل احمق جا پڑے
اُن مین ذرہ بھر نہین عقل معاد — سود رشوت کھاتے ہین حسب مراد
سیکھ کر کچھ گٹپٹ اور کچھ ناگری — خاصے پنڈت بنگئے یا فلسفی
نگری نگری کی سماجون مین صدا — مورکھون پر کہتے پھرتے ہین کتھا
یون کہا بیدون مین ایشور نے سُنو — ہوم گھر گھر سب کے سب ملکر کرو
یعنی حلوا اور پوری اور گھی — پستہ و بادام اور میوے سبھی
ہوم کی بھٹی مین لیکر جھونکدو — دو نہ اک لقمہ کسی محتاج کو
صدقہ و خیرات کرنا ہے فضول — وان پر یکمشت ڈالو خاک دھول
لاولد اور ناتوان کی استری — رکھتی ہو خواہش اگر اولاد کی
شوق سے وہ شوخ چشم و سیمبر — دس جنون سے جن لے بیشک دس پسر
بیوہ عورت پر بھی واجب ہے نیوگ — لے جو دس بچے تو کرلے دس ہی لوگ
پر بحکم وید ایسی استری — گھر سے شوہر کے نہو باہر کبھی
استری ہے یا ہے کوئی استرا — مونڈتی خصمون کو ہے یہ جا بجا
بیج داتا جو کہ ہے وہ لاکلام — تخم ریزی سے رکھے بس اپنا کام
عقد ثانی مرد و عورت پر مدام — لکھدیا ویدون مین ایشور نے حرام
کنیان[ف] بیچ دل کی اپنے پائے بند — جس کو چاہے آپ ہی کرلے پسند
حیض کی حالت مین بعد از چار شب — استری سے بے خطا جائز ہے دب
وید حاصل کر چکے جب برہمن — دس گھڑی پانی سے دھوئے تن بدن
ہے جگت چکر مین آواگون سے — پرش اس کو غیر فانی جان لے
جورو بچے اور ٹٹو ٹائرے — اپنے کرمون سے ہین یہ سب کو ملے

[ف] آریون مین قدیمی رسم ہی پائی گئی ہے کہ دلہن اپنے ڈھب کو خود پسند کرلیتی تھی نگائی تبانی کوئی جھگڑا نہین ہوتا تھا۔

چھوڑ دین کرمون کو ہم گر یک زمان ۔ سو نے رہجائین زمین و آسمان
رحم اور کرپا سے رب العالمین ۔ ایک رتی بھر ہمین دیتا نہین
سرب کرتا کو نہ خالق جانیو ۔ مثل زرگر ایک صانع مانیو
جیو پرکرتی انادی مان لو ۔ حق نے دنیا ان سے رچدی جان لو
سُنکے مورکھ اُن سے ایسی چیستان ۔ شادمانی سے بجائین تالیان
جانتی مطلق نہین قوم کہین ۔ حکمت خلاق فعل ما و طین
قادر مطلق کی صنعت پر مدام ۔ رکھتے ہین یہ تہمتین جھوٹی تمام
ہوتا گر بالفرض کرنی پر مدار ۔ جیو پرکرتی نہ ملتے زینہار
کچھ نہ بنتا کچھ نہ ہوتا مطلقا ۔ حق مین امکان کے فنا ہوتی بقا

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

بندۂ ناچیز سے کیونکر ادا ۔ ہو سکے اُس شاہ کی حمد و ثنا
جسنے خلقت کی ہدایت کے لئے ۔ جابجا پیغامبر پہونچا دئے
خاصکر وہ منبع حلم و حیا ۔ فخر عالم معدن جود و سخا
رحمت حق خسرو جن و بشر ۔ مہبط جبریل و آیات خبر
شارع اسلام و میر اجمعین ۔ حامد و محمود رب العالمین
یعنی احمد مصطفےٰ و مجتبےٰ ۔ صاحب قرآن و مصباح الہدٰے
خوبی تقدیر سے ایسا رسول ۔ صدق دل سے کرلیا جسنے قبول
اور فرقان خاص مولا کا کلام ۔ کرلیا جس نے یہان اپنا امام
مثل آتش اُس نے جانا پاپ کو ۔ کفر و عصیان سے بچایا آپ کو
وہ نہین سنتا کسی کی قیل و قال ۔ دو جہان مین غیر حکم ذوالجلال
نوحہ گر کا نوحہ مطرب کا کلام ۔ رائگان ہے سامنے اُسکے مدام

سنہ اللہ کا نام ہے کہ جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ہدایت اور سچے دین کے بھیجا تو کہ غالب کرے اُس کو تمام مذہبون اور ملتون پر اگرچہ برا لگے مشرکون کو ۱۲

باسعادت باکرامت ہے وہی — آریہ اور نیک سیرت ہے وہی
اور جس کو اس مین کچھ بھی ہو کلام — ہے وہ بدقسمت تعصب کا غلام
کور باطن بے بصارت بے خبر — درحقیقت ہے وہی اے خوش سیر
عالم دنیا و عقبے مین کہین — اُس کو کچھ آرام اور عزت نہین

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم[1] واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

آج تک لاکھون ہزارون ملحدین — منکر اسلام و فرقان مبین
اہل حق کے سامنے آتے رہے — منہ کی لیکن سب کے سب کھاتے رہے
سب طرح اسلام ہی غالب رہا — ہر اک اُس کا شایق و طالب رہا
کیون نہو ادیان پر غالب وہ دین — جسکا حافظ خود ہے خیر الناصرین[2]
گھڑ گھڑا کر محض جھوٹی پوتھیان — لکھ گئے ہین بعضے پنڈت بدزبان
ان کی تحریرون سے ابتک بیگمان — دین احمد مین نہ کچھ آیا زیان
عادتون سے اپنی لیکن وہ سبھی — ہو گئے مصداق قول معنوی
مہ فشاند نور و سگ عو عو کند[3] — ہر کسے بر خلقت خود می تند
نامہ اعمال کی صورت تمام — اپنا کالا منہ کیا سب نے مدام
من رأی منکرا[4] یہ جو عامل ہوا — خوب وہ تردید اُن کی لکھ گیا
ہر سوالی کو جواب باصواب — ہر رسالے کے لئے پوری کتاب
عقلی و نقلی دلیلین صاف صاف — قاطع اوہام و ردِ اختلاف

[1] وہ لوگ اللہ تعالی کی روشنی دین اسلام کو اپنے منہ سے بجھانا چاہتے ہین حالانکہ اللہ تعالی اس کو پورا کرنیوالا ہے اگرچہ کافرون کو برا لگے [2] نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنے ہمنے ہی قرآن اتارا اور ہم ہی اُسکے نگہبان ہین [3] چاند نور برساتا ہے کتے بھونکتے ہین ہر شخص اپنی جبلی خصلت پر چلتا ہے [4] صحیح مسلم وغیرہ مین ہے من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان ترجمہ جو کوئی تم سے دیکھے خلاف شرع بات پس چاہئے کہ مٹا دے اسکو اپنے ہاتھ سے پھر اگر وہ اتنی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے منع کرے اگر اتنا بھی نکر سکتا ہو تو دل سے ہی برا جانے اور دل سے برا سمجھنا ایمان

الیسی الیسی لکھ گئے دندان شکن
لیکھرام اپنی جبین پر خون لگا
خبط اور تکذیب مین اسکی تمام
بدلے اُس نے اپنی گو تحریر ہے
اعتراض ایسا کوئی باقی نہین
چونکہ قرآن اور ویدون سی دری
اور معاون اُسکے اس سے بھی بڑے
بک گیا ہے یون ہی کچھ سے کچھ کہین
گرچہ وہ تردید کے قابل نہ تھا
میٹنا منکر کا واجب جانکر
نثر اُردو سے معلے مین تمام

دیکھکر جس کو جلے منکر کا تن
ہتیا مین دم ہے ناحق بھر رہا
جو لکھا ہے خبط ہے وہ لاکلام
پہلے لوگون کی مگر تقریر ہے
دہگئی تردید ہو جس کی کہین
واقفیت اس کو اک ذرہ نہ تھی
مس نتھے زینہار رکھتے علم سے
مطلب قرآن کو وہ سمجھا نہین
پر بحکم سید خیر الورےٰ
سہل اور آسان جوابِ مختصر
لکھتا ہون ترکی بہ ترکی والسلام

## سبب تالیف

بعد حمد و ثنائے خالقِ برحق قادرِ مطلق مکوّن کائنات مسجود موجودات وصلوٰۃ وسلام برگزیدہ
بنی آدم احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم خاکسار زمن خادم الفقرا
ابو رحمت حسن صانہ اللہ عن الشر والفتن بخدمت اہل امتیاز عرض پرداز ہے کہ ان دنون
کتاب ضلالت نصاب مجموعہ خیالات خام تکذیب براہین احمدیہ نام جسکے مؤلف کوئی
صاحب فرضی نام لیکھرام ہین احقر کی نظر سے گذری۔ ٹائیٹل کی پیشانی پر بصورت قطعہ یہ نقشہ
دیکھکر کہ (راستی سے بڑھکر کوئی ثواب نہین جھوٹ اور تعصب سے بڑھکر کوئی پاپ نہین سچ پر
ہمیشہ کاربند رہنا چاہیئے) خیال آیا کہ مؤلف نے اپنے مقولہ پر ضرور ہی عمل کیا ہوگا۔ عام مخالفین
اسلام کیمانند نقل عبارت مین چوکا اور شبہات والزامات مین سینہ زوری نہ کی ہوگی بغیر سوچے
اس امر کے کہ جس طرح ہاتھی کے دانت کہانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہین اسی طرح اہل
باطل کی تحریر و تقریر بظاہر حلوا بباطن زہر ہلاہل ہوتی ہے خاکسار نے کمال ذوق شوق سے مطالعہ شروع [اہل کیا]

مگر افسوس سے خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم - معاملہ برعکس نکلا - کتاب شعرہٰذا
کا مصداق پائی سے از برون چون گور کافر پرحلل * وزدرون قہر خدائے عزوجل *
مولف نے جسقدر قرآن مجید فرقان حمید پر جھوٹے الزامات اور لغو اتہامات جوڑے ہین احاطہ
تحریر مین نہین آسکتے اور جناب رسالت مآب حضرت اشرف الرسل اور اہل بیت ذوالاحترام
علیہم السلام پر جسقدر بیہودہ مُنہ کھولا اور کلمات پر فحش و اہانت آمیز دہرم والے سینہ سے زہر
کی طرح اگلتے ہین اہل حق سے دیکھے اور سُنے نہین جا سکتے - اُسنے مسلمانون کی دلشکنی کی
غرض سے کہین شیطان کی فضیلت جتائی اور ابوجہل پر رحمت پہونچائی اور کفار عرب کے حامی
بنکر الکفر ملۃ واحدۃ کی داد پائی ہے جدھر دیکھو وہی پرانے قصے لچر و پوچ حکائتین -
غلط اعتراض - مجروح روائتین - لعن وطعن - سب وشتم - دل آزاری و جفاکاری مرقوم ہے عقلمند
آدمی اس قسم کے بحث کو دوراز شرافت جانتے اور اوتی رانڈ کی لڑائی سے زیادہ تر بے وقعت مانتے
ہین اور تضیع اوقات خیال کر کے اُنکی طرف متوجہ نہین ہوتے اہل حق نے بحکم آنکہ - جواب جاہلان
باشد خموشی - بالکل سکوت ہی اختیار کیا - مگر افسوس کہ کوتہ اندیشون اور کج فہمون نے کچھ اور ہی سمجھ
لیا اور ناخواندہ و رسمی مسلمانون کو بہکانا پھسلانا شروع کیا قرآن کی حقیقت - قسم نامہ - خبط وغیرہ
کتابین اور ہفتہ وار اخبار و ماہواری رسالے شرارت کے پرکالے پچاسون شائع کر ڈالے اور جہان
کسی مسلمان کا رجحان اپنی جانب پایا جھٹ ایک آدھ نکال سنایا وہ مذہبی توہین جسوقت سنتا ہے دام
اغوائے شیطانی مین پھنسکر اُنکی ہان مین ہان ملاتا یا مارے حسرت کے پیچ و تاب کھاکر سخت
کڑھتا اور چپ رہتا ہے اگر کسی نے کچھ جواب کی ٹھہرائی تو سینکڑون سماجی جمع ہوتے اور اپنی اپنی گھاتی
ہین - بھلا وہ کونسا قصبہ یا شہر ہے جسمین سماج نہین اور مقدس اسلام کی توہین کا رواج نہین -
یا وہ کونسا مسلمان ہے جسکو سماج کے کسی ممبر سے ایکدفعہ بھی پالا نہین پڑا غرضیکہ جس طرح گئو کشی
سبہا کے فساد کی ہر طرف دھوم دھام ہے اسیطرح آریہ سماج کی ان سب کارروائیون کا ہر جگہہ
شور عام ہے خدائی مذہب دین اسلام پر جو صدمہ سخت اسوقت پڑا اور جور وستم ہورہا ہے ایسا کبھی
نہین ہوا تیرہ سو بارہ سال ہونے کو آئے اور زمانہ نے طرح طرح کے پلٹے کھائے مگر ایسے دن دیکھنے
کبھی نہین آئے عیسائی موسائی دھرم سناتنی برہم سماجی دیو دھرمی نانک پنتھی کبیر پنتھی دہریہ آریہ

وغیرہ گستاخانہ وبے باکانہ سب طرح سے ایمانی عزت و دینی دولت کے خواہان۔

مس صاحبہ مستورات کو قرآنی پردہ داری کی برائیان اور انجیلی آزادی کے فوائد سنا سنا بپتسمہ کی ترغیب دلاتی ہین۔

پنڈتانی جی محصنات کو ویدک دھرم اور نیوگ وغیرہ کی خوبیان جتا جتا کر دین اسلام سے ڈگاتی اور آریہ سماج کی طرف بلاتی ہین چنانچہ مشن اور سماج کی کارروائیون سے عرصہ گیارہ سال مین ڈیڑھ ہزار کے قریب مرد وعورت دین محمدی سے ہاتھ دھو چکے گلال اور اصطباغ کے صدقہ بیت نار کی بھینٹ ہو چکے اگر کچھ دنون یہی عادت جاری اور دو بر غفلت طاری رہی تو ہسپانیہ کی صورت ہندوستان مین بھی مساجد و مقابر کے پرانے کھنڈرون کے سوا اسلام کا نشان باقی نظر نہین آئیگا۔

**فائدہ** ہسپانیہ کا دار الخلافہ شہر اندلس تھا یہان باغ اسلام محمد طارق سے لیکر سات سو برس تک پھولا پھلا آخر کار باہمی نزاع اور غفلت کی خزان کے چلنے سے سبکا سب اجڑ گیا پہلے بادشاہت گئی پھر غلامی آئی پھر حکام وقت نے اسپر مجبور کیا کہ ملک چھوڑ دیا عیسائی ہو دیندار بزراہ خدا پر سب کچھ نثار کر کے ہجرت کر گئے بزدل مرتد ہوئے اور ہزار ہا مسلمان اس جرم مین شہید کرائے گئے کہ انہون نے نہ اسلام چھوڑا نہ مرتد ہوئے نہ ہجرت کی

ستمول پارٹی اور نئی روشنی والون کے نزدیک مذہب ایک جیل ہے اسکی پابندی نیچر کے خلاف ہے۔ جدھر زمانہ کا رخ ہو ادھر ہی پھر جانا چاہئے اسلام رہے یا جائے پر دنیا کمانے مین فرق نہ آنے پائے۔

عمائد دین کو اندرونی نزاعون اور کثرت ازدواج کے مشاغل سے فرصت ہی نہین۔

مزین المنبر والمجلس بجز کلمات حیرت انگیز وسخنان دل آویز سنانے اور معتقدین کو ہنسانے رولانے کے دوسرے الفاظ زبان پر لائے کر یہ جانتے ہین۔

اگر ارسطو اور افلاطون وغیرہ ہوتے تو ہمارے فلاسفر انہین کو دندان شکن جواب دیتے بے علم آریون وغیرہ سے مخاطب ہونا انکی شان کے خلاف اور بے ادبی ہے۔

صوفی منش اس خیال سے کہ لغو وہزل سے روگردانی عین فطرت واہل جنت کی نشانی ہے صبر

کی سزا سینے پر رکھکر من کی مالا پھیرنے بیٹھ گئے ظاہری و باطنی توجہات کو ذاتی ضرورتوں کے صرف مین لائے۔

متعلم و ادیب دین حق پر اعتراض کرنیوالوں کو اسکی بنیاد دی کتاب قرآن شریف کی تعلیم دینا سعادت عظمے اور اپنی بہبودی سمجھنے لگے۔

لیاقت و شرافت کے مدعی اللہ والون سے نفرت رکھنے اور دشمنان دین سے اخلاص و محبت کا دم بھرنے لگے۔

آہ سچے مذہب مقدس اسلام کا پاس جاتا رہا اور آیات مطہرات وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۝ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ وغیرہ کا اثر لوح صدر سے دھلگیا اور يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ کا خیال اور خدائے پاک کا خوف و خطر دلون سے رخصت ہوا کان توہین و حقارت دین سننے کے عادی ہو گئے زبان کو جواب کی طاقت ہی نرہی۔

عوام کالانعام کی عقل خام کی نوبت یہانتک پہونچگئی کہ جواب مین دیر ہوجانے کی وجوہات

---

لہ سورۂ ال عمران پارہ لن تنالوا کے شروع مین اللہ تعالے نے امت محمدی کو خطاب کر کے فرماتا ہے چاہئے کہ قائم رہے تم مین ایک جماعت نیک کامون کی طرف بلاتی بھلی باتون کا حکم کرتی بری باتون سے روکتی اور وہی جماعت ہے مراد کو پہنچنے والی تم ان لوگون جیسے مت ہو کہ فرقہ فرقہ ہوئے اور آپسمین جھگڑنے لگے بعد اسکے کہ پہنچ چکی انکو کھلی دلیلین اور صاف صاف حکم انہین لوگون کے واسطے ہے بڑی مار تم سب امتون اور فرقون سے بہتر پیدا کئے گئے ہو۔ لوگون مین حکم کرتے ہو بھلائی کا اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالے پر یقین رکھتے ہو۔ تم اپنے بھیدی غیرون کو مت ٹھیراؤ مخالفون کو اپنے راز دار مت بناؤ وہ کمی نہین کرتے تمہاری خرابی کی انکی خوشی ہے تم جسقدر رہو تکلیف ہی پاؤ۔ نکلی پڑتی ہے انکی زبانون سے دشمنی اور جو انکے دلون مین خفیہ ہے وہ اس سے زیادہ ہے بیشک ہمنے تمکو پتے جتا دئے اگر تمکو عقل ہے

پوتھی آریہ بھوین۔ سنسکار ودھی پنچ مہایج ودھی ئپنشید و دیانندی بھاشیہ نگھنٹ دھاتو پاٹھ اناوی کوش چار وید اور انکی نئی اور پرانی تفاسیر اور دیانند صاحب و دیگر معتبر پنڈتوں اور سنسکرت کے فاضلون کی تصانیف وغیرہ چنانچہ انکا نام حسب موقعہ و محل عرض کر دیا جائیگا۔

کتاب لکھنے سے میری غرض یہ نہین کہ ناظرین محنت شاقہ مین پڑین یا انکا وقت ضائع ہو یا اپنی بزرگی جتاؤن یا کسی کا دل دکھے بلکہ یہ ہے کہ سچے دین کی حقیت اور باطل کی حقیقت کھلے اور بندگان خدا کو نفع پہنچے اور جو کچھہ بھی یہان سلک تحریر مین آیا یا زبان قلم سے نکلا وہ میری علمیت میری لیاقت کا ثمرہ نہین بلکہ میرے مالک میرے مولا کے فضل و منن سے ہے وَذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؕ

اگر سرسری نظر سے دیکھیں تو مَا شَاءَ اللّٰہُ لا قوۃ الا باللّٰہ یہ کتاب تکذیب البراہین احمدیہ کا رد اسم بامسمے تہذیب المکذبین ہے اگر غور سے سوچین اور سمجھین تو آریون کی تہذیب کا نمونہ ویدون کا آئینہ ہے ناظرین اپنی کریمانہ عادت سے میری حالت اور کم علمیت پر نہ جائین مطلب اصلی ملحوظ فرمائین کہ بزرگون نے کہا ہے انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال ؎

قبا گر حریرست وگر پرنیان
بناچار حشوش بود درمیان
توگر پرنیانی نیابی مکوش
کرم کار فرما و حشوم بپوش

علین عنایت نظر انصاف سے دیکھنا میزان عقل مین تولنا جانچنا سچے متلاشیون کا کار ہے باطل چھوڑنا اور حق لینا خدا کے پیارے راستبازون کا شعار ہے حق جو تجسس سے پاتی ہین۔ جھگڑالو اور بدباطن جھوٹے جھگڑون مین جان گنواتے ہین۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ [1] رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

[1] ترجمہ اے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق حق حکم کر تو ہی ہے بہتر حکم کرنے والا۔ اے ہمارے رب ہمکو مت پکڑ ہماری بھول چوک مین اور ہم پر بار نہ ڈال جیسا کہ تونے ہم سے پہلون پر ڈالا اے ہمارے رب مت اٹھوا ہمسے وہ بوجھ کہ جو ہماری طاقت سے باہر ہے اور ہمکو معافی دے اور بخشدے اور رحم کر ہمپر تو ہی دوستدار ہمارا سو ہمکو مدد دے منکرون پر اور درود ہو اللہ کا بہترین خلائق حضرت محمد پر اور انکی آل پر

کوتو خیال مین نہین لائے اور سکوت وتساہل کو لاجوابی پر محمول کر بیٹھے اس سے اگرچہ نقصان وزیان کچھ نہین توبھی ایسا سکوت کہ جس سے نااہل ہنسی اُڑائین اور اہل خفت اوٹھائین یا عوام کو دھوکا لگے دوراز عقل وکیاست بعید از فہم وفراست ہے۔

میری بے استعدادی اگرچہ مانع تھی اور فی الحقیقت بڑے بڑے علماو فضلا اور اہل ثروت کا کام ہے توبھی اس خیال سے کہ وہ بالکل عدیم الفرصت ہین اور بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً[۱] حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے ایسے وقت مین اسلامی نصیحت اور دینی بھائیوں کی خدمت عین دیانتداری وازبس ضروری ہے۔ ہوتے قابو اسمین دریغ کرنا نہیں چاہیے اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ[۲] وَ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ[۳] اس کا رد لکھنا شروع کیا اور بحکم آیہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَ الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ[۴] دو چیز کا لحاظ مقدم رکھا اول یہ کہ ہر دعوی کو دلیل عقلی ونقلی سے توڑا اور ثابت کیا جائے دویم یہ کہ خلاف ادب کوئی لفظ زبان قلم سے نکلنا نہ پائے۔

عقل سے مراد ہر شخص کی عقل نہین مسلمات حکما ہے اور نقل سے مدعا فریقین کی مسلمہ ومقبولہ کتابین اور پوتھیان اور معتبر شراح کے اقوال ہین۔

اس زمانہ مین یہ قاعدہ ہے ہندو ہون یا مسلمان جن شخصوں سے جن کو حسن عقیدت ہے وہ انکی حوالجات پر بس کرتے ہین خواہ وہ حوالہ صحیح ہون یا غلط اور اکثر غلط نکلا کرتے ہین یا مصنف کا منشا وتقریر دوسرا ہوتا ہے اور یہ کچھ اور ہی سمجھ لیتے ہین جس کے باعث ذلت اور خفت اوٹھانی پڑتی ہے۔ مین نے انکے خلاف بچشم خود دیکھکر اور خوب سمجھ سوچ کر بلکہ اکثر مقامات پر محقق پنڈتون سے گفتگو کر کے ہندی کی چندی نکالکر لکھا اور جا بجا سورہ پارہ باب فصل صفحہ سطر ادھیا سکت کانڈ منتر دستور اشٹنگ یا حصہ وغیرہ کا حوالہ دیدیا ہے تاکہ مطلب نکالنے کے وقت دقت نہ پڑے اور مخالف کو حجت کا موقع نہ رہے انشاء اللہ العزیز یہ کتاب فہرست کا کام بھی دیگی اور جن کتابوں سے ہمنے مدد لی ہے انکے نام نامی یہ ہین قرآن شریف۔ بخاری۔ مسلم ترمذی۔ ابوداود ونسائی۔ ابن ماجہ۔ موطا۔ تفسیر کبیر۔ جامع البیان۔ جلالین معالم التنزیل صراح قاموس لب شرط اشتہار منہدرجہ ثماشل اور آریہ کی مسلمہ کتابین ستیارتھ پرکاش

---

۱ میری طرف سے پہونچادو اگرچہ ایک آیت ہی ہو ۲ دین خیر خواہی کا نام ہے ۳ بہتر وہ ہے کہ لوگون کو نفع پہونچاے ۴ بلا لوگون کو خدا کی راہ کی طرف ساتھ حکمت اور نیک نصیحت کے ۱۲

# آغاز کتاب

**قال مولف** صا پرماتمانے انسان کو اس سنسار مین فعل مختار بناکر آزادی کا جوہر بخشا الخ

**اقول** - انسان اگر آزاد و فعل مختار ہے تو احاطہ بندگی مین محدود اور اگر محدود ہے تو فعل مختار و آزاد نہین ہوسکتا کیونکہ یہ دونو ایک دوسرے کی ضد ہین اور مکذبین کے نزدیک اجتماع ضدین باطل ہے دیکھو تکذیب صا۲۔

**قولہ** صا پرتمانے ہدایت کے لئے اپنے گیان کو بذریعہ والیودت انگراجی کے سرشٹی کی آو (دنیا کی ابتدا) مین پرکاشت (ظاہر) کیا وہی گیان موسوم بہ چار وید رہنمائے عالم ہے۔ الخ

**اقول** - ویدون کی نسبت دیانندجی کا یہ خیال ہی خیال ہے قدیم پنڈتون اور مذہبی پستکون سے ماخوذ و منقول نہین اسیواسطے ہندوستان کے تمام معقول پسند ہندو مسلمان بڑے مدوشد سے اسکی تردید کررہے ہین اور ان دیانندیون سے اسکی تائید و توثیق مین کچھ نہین بن آتا **اول** تو اگنی انگرا وغیرہ رشیون کا پیدا ہونا ہی پایہ ثبوت کو نہین پونچتا روئے زمین پر ان کی مکان و خاندان کا نام و نشان نہین صفحہ تواریخ پر وید کے رشیون مین انکا ذکر و بیان نہین **دوسرے** مولف کے نزدیک دور عالم مسلسل ہے یعنی پرمیشور جیسے قدیم سے دنیا بناتا اور اپنے مین ملاتا چلا آیا ہے ویسے ہی مدام کرتا رہیگا دیکھو تکذیب صا۲ جس سے خود ہی اسکے اس دعوی کا ابطال ثابت کہ دنیا کی ابتدا اندار دہے پس جب دنیا کی ابتدا ندار دہوئی تو انہین ان رشیون کا ہونا خود بھی باطل ہوا - اگر عالم کی ابتدا صحیح ہے تو عقیدہ مذکورہ کے باطل ہونے مین کلام نہین سب سے بڑھکر طرہ یہ کہ اگنی انگرا کو وید کے الہامی ضرور بتاتے ہین مگر سند و ہان تک نہین پہنچا سکتے اگر سچے ہین تو دیانندجی سے لیکر ان رشیون تک سند بہم پہنچائین کیونکہ دیانندجی کو وید بالواسطہ ملے تھے نہ بیواسطہ اور اسکی بھی تشریح کردین کہ خدا نے اپنے فضل سے وید عطا کئے تھے یا رشیون نے اپنی کرنی کے زور سے لئے تھے اگر فضل خدا سے پائے تھے تو کرنی کا پھل ماننا غلط ہے اگر کرنی سے حاصل کئے تھے تو ضرور ہی ابتداء عالم سے پیشتر انہون نے ایسے عمل کئے ہونگے کہ جسکے صلہ مین ... ان کو وید ملے اس صورت مین اُن کا پہلے پیدا ہونا اور مرنا اور ویدون کو دوسرے جنم مین حاصل کرنا ثابت اور یہ کہنا غلط ہے کہ دنیا کی ابتداء مین اُن کو وید الہام ہوئے تھے۔

معلوم ہوا کہ دنیاوی علوم و فنون اور نیک عملون کا مدار وید کی تعلیم پر موقوف نہین کیونکہ اگنی وغیرہ رشیون

نے وید حاصل کرنے سے پہلے دنیاداری برتی اور ازخود ایسے عمل کئے کہ جسکے صلہ مین اونکو وید نصیب ہوئے
اور تمام خلقت بھی اُسکے نزول سے پہلے اپنے حساب وکتاب مین درست تھی تیسرے وید کے روسے
یہ بھی سمجھا دینا چاہیے کہ وید کو رشیون کو الہام کسطرح اور کس حال مین ہوتا تھا - اگر خواب مین ہوتا تھا
تو اُسکا اعتبار کیا - اگر بیداری مین ہوتا تھا تو کس قسم کا جلی یا خفی - باواسطہ ہوتا تھا یا بیواسطہ کیا اُس واسطہ
کو وہ پہلے سے پہچانتے اور یقینا جانتے تھے کہ یہ جو کچھ فرماتا ہے الیشور کی جناب سے لاتا ہے اگر بیواسطہ
ہوتا تھا تو ضرور ہی پرمیشور کے حضور مین یہ جاتے ہونگے یا وہی مہاراج اُنکے یہان تشریف لاتے ہونگے
اور اُنکو اُسکے پرمیشور ہونیکا یقین کامل ہوگا - اگر دیانند جی کا کہنا صحیح ہے کہ جیسے کوئی بین باجے کو بجاتا
ہے یا کٹھ پتلی کو نچاتا ہے اسطرح پرمیشور نے ان رشیون کو الہامی بنایا تھا تو پرمیشور کے مجسم ہونے مین کلام
نہین کہ اُنکے سامنے آتا دم پھونکتا اور تار ہلاتا تھا یا وہی غفلت یا سہو سے کسی باہر والے کو الیشور مان گئے ہونگے
ورنہ اُنکو کیونکر معلوم ہوگا کہ یہی الیشور ہے جو ہمین الہامی بناتا ہے اسکی تشریح بالضرور ہونی چاہئے - اگر غیب یا
پردہ سے ندا آتی تھی تو یہ کیونکر پہچانتے تھے کہ ندائے رحمٰن ہے نہ صوت ابو الجان اور آپ لوگون کو کیونکر یقین ہوگیا
کہ فی الحقیقت یہی وید الہام ہوئے تھے نہ دوسرے گیان - اگر سنسکرت مین الہام ہوتا تھا تو بقول دیانند جی پرمیشور
کے بے انصاف ہونے مین کلام نہین کہ رشیون کی زبان مین الہام فرمایا اور دوسری مخلوق کو اُس سے
محروم رکھا - اگر ان کی کوئی دوسری بولی تھی اور وحی الیشور نے سنسکرت مین کھولی تھی تو آدمیون کے
بھوٹے مقسوم مہاراج کا الہام اور رشیون کا مفہوم معلوم ہے لکھتم چاچا پڑھتم بھائی اوت نگر کی چٹھی
آئی ہے وہ الہام نظم تھا یا نثر - اگر یہی موجودہ نظم تھا تو عالم بالا کی شعر گوئی معلوم ہوئی کہ دنیا کے بندون کے
برابر موزون ایک گایتری بھی نہین کہی گئی اگر نثر تھا تو نظم بناکر پرمیشور کے کلام کو کس نے دھبا لگایا ...
اور یہ بھی بیان فرمانا چاہئے کہ ویدون کے ایشور کا اتنا ہی کلام ہے کہ ویدون مین ارقام ہے یا اس سے زیادہ
بھی وہ جانتا ہے ...... اگر جانتا ہے تو بڑا بخیل ہے کہ پاس ہوتے دیتا نہین ہوسم ووقت پر خلقت
کی خبر لیتا نہین - کیا ایک اگنی کافی نتھا کہ ایک ہی وقت اور ایک ہی ملک مین چار شخص ملہم مقرر فرمائے
باقی جملہ جہان نعمت الہام سے محروم رکھا یا ایک رگوید کافی نتھا جو تین اور بنائے - اسکا کیا ثبوت ہے
کہ موجودہ سنگھتا ئین دمتن ) چار وید ہین باقی کی شاخین نہین حالانکہ انکو رشیون اور منیون نے وید ہی مانا ہے
اگر کوئی برہمن ان رشیون جیسی کرنی کرکے رگوید سے چند منتر نکال کر دوسرے رنگ مین الٹ پلٹ کر

زبانی بیان کرنے سے شرم آتی ہے -

**البتہ** ہادی مطلق کا کلام قران شریف جہان پہنچ گیا ہے وہان کچھ کھانے پکانے کا سلیقہ اوڑھنے پہننے کا طریقہ آگیا ہے اور جس جگہہ یہ نہین وہان کا وہی گیان اندھے چوپے تھوتھے دھان + جس سے عقلًا و نقلًا ظاہر ہے کہ وید نے سنظری عملی اخلاقی ہدایت کبھی نہین کی اور عمدہ تعلیم بھی نہین دی - اگر دی ہے تو صفحہ عالم مین اُسکا نشان دین - **قولہ** صـ۲

| | |
|---|---|
| چو ہیتش در افواہ دنیا فتاد<br>قرانی کرانی پرانی تمام<br>نیاورد بہتان ازان صدق تاب | تزلزل درا قوام جہلا فتاد<br>فتادند ہر یک زبنیاد خام<br>بلے سایہ بگریزد از آفتاب |
| بہا پنڈت و مولوی پادری<br>نہ لغزد صداقت ز افسون گری<br>کسانیکہ خود شپرہ طینت اند<br>بچشم خرد دید قدسن ببین | بناحق شماتت شدہ مفتری<br>چہ باک است حق را باین کافری<br>زخورشید محروم در ظلمت اند<br>منور شو از نور دنیا و دین |

**اقول** - یعنی تولد کے وقت دیانندجی کے رونے کی آواز کل عالم مین پھیلی جاہلون کی قومون مین زلزلہ آگیا سب قرآنی پرانی کرانی کچی بنیاد سے نیچے گر گئے حیرت کا مقام ہے - آپ جھوٹی تعریفین جوڑکر صداقت کا خون بہاتے ہین اور خیر سے اتنی خبر نہین کہ جہلا بروزن فعلا کا عین متحرک بغیر حذف کرنے حرکت کے اور قرآنی بمد الف وسکون رائے مہملہ بروزن فعلانی اس وزن مین نہین آسکتا قرآنی پرانی سے واو عاطفہ ندارد کرنے کے سبب مصرعہ اردو ہوگیا لوگ بہتان کے دھکے سے صدق سے اُڑاتے ہین آپ بہتان پر صدق سے تاب بڑھاتے ہین مولوی پادری بھی بے عطف ہے افسون گری اگر اہل وید کی طرف منسوب کیجائے تو بجا ہے کہ وید مین پرمیشور نے سترہ ہزار افسون بھرے ہین بعضے ایسے جامع اوصاف ہین کہ اُنکے پڑہنے سے والدہ کے ساتھ زنا کرنیوالے کے بھی قصور معاف ہیں منو کے گیارہویں باب شلوک ۲۵۰ مین ہے کہ افسون ہوتسِ نمیتم اور ہدرتیت اور پرش سکت کو جو شخص ہر روز سولہ دفعہ پڑہے والدہ کے ساتھ زنا کرنے کے پاپ سے پاک ہوجاتا ہے - کوئی شئے فیض آفتاب سے محروم نہیں شپر وغیرہ بہت سے جانور اُسکی نوری شعاعون سے آنکھ چھپاتے ہین اُسکے واسطے پوشیدہ

سام وید کی مصنف کیطرح کردی تو وہ پانچوان وید ہو سکتا ہی یا نہین اگر ہو سکتا ہے تو سام وید واقعی تیسرا وید ہے اگر نہین ہو سکتا تو یہ بھی نہین ہو سکتا کیونکہ یجر وید کی طرح سام وید بھی رگوید وغیرہ کا منجملہ انتخاب ہے - اگر وید پوجا پاٹھ اور نصیحت کے لئے ہین تو ان پر سر تال وغیرہ گانے کے نشان کسنے دئے ہین اگر گانی بجانی بانی ہے تو پوجا پاٹھ اور الہامی نہین ایجاد انسانی ہے - ترتیب موجودہ ازلی ہے یا مصنوعی - رگ وید کی اشٹک - منڈل - ادھیا - سکت - انواک ورگ رچا اور یجر کی ادھیا اور منتر نظم ونثر - اور سام وید کی پرپاٹھکا - پورب آدھ اُتر آدھ دشتی ادھیا وغیرہ اور اتھرون وید کے کانڈا - ادھیا - انواک ورگ وغیرہ بنا سجا کر اور سُر تال لگاکر اگر پرمیشور نے روانہ کئے ہین تو دفتر ہدایت سمجھنا اور عبادت مین پڑھنا درست نہین کیونکہ وید گانے کو ملے ہین اور گانا عبادت نہین بلکہ تغافل کا سبب اور لہو ولعب ہے اب جو کوئی گانے کی چیز عبادت وغیرہ کیے کام لائیگا وہ بیشک عدول حکم کہلائیگا جنت سے جہنم کو جائیگا کہ گانے کی چیز عبادت مین لگاتا ہے اگر برہمنون نے یہ نقشہ جمایا ہے تو قابل اعتبار نہین بلکہ تصرف بیجا وفعل ناجائز ہے - کیا رگوید کی ترتیب خراب تھی کہ دوسرے ویدون کو اُسکے خلاف بنایا بلکہ ہر ایک کا جدا جدا نقشہ جمایا جب تک یقینی طور پر امورات مذکورہ کا فیصلہ نہ ہو لے ویدون کو کس طرح الہامی یا وید کی رشیون کو ملہم قرار دیا جائے -

**چوتھی** ویدون مین عبادات معاملات نواہی اوامر اخلاق آداب حلال حرام پاک ناپاک وغیرہ کا بیان بالکل نہین اور اُنکے بتانے سے وہ ایسا عاجز ہے کہ جیسا دیکھنے سے اندھا پھر رہبر عالم اور کسی فضیلت کا مصداق بجز اسکے کیونکر ہو سکتا ہے کہ ؎ او خویشتن گم است کرا رہبری کند٭ بایں ہمہ خوبی بجز ہند کے چند برہمنون کی عربی رومی ترکی مصری وغیرہ انکی صورت سے ایک بھی واقف نہین افریقہ وامریکہ ویورپ وغیرہ مین صدہا فرقہ و مذاہب قدیم اب تک موجود ہین اُن کی قدیم کتابون مین وید کا نام نہین ویدک تعلیم کا نشان نہین اور نہ ویدون مین اُنکی عقاید کی تردید پائی جاتی ہے قطع نظر اسکے کہ اُنکے وہ عقائد حق ہون یا باطل البتہ نیوگ وغیرہ خلاف تہذیب باتون کا ضرور مادی ہو سکتا ہے سو اہل وید کو مبارک رہین اہل حق کو ایسی ہدایات سے دلی نفرت ہے اور سیاحان ہند کے جو دیکھنے مین آئی ہے اس سے تو یہی بھلی - ہند والون کی طرز معاشرت وآداب تقوٰی وطہارت اور طرز پوشش وکسوت سے خود ظاہر ہے

ہونا اور ظلمت مین رہنا موضوع ہے محروم نہین منور شو از دنیا و دین - نور دین تو مسلم مگر اہل عرفان کے نزدیک دنیای دون ظلمتکدہ ہے آپ اس سے نور ڈھونڈھتے ہین - ناظرین یہ آپ کی شاعری ہے جسپر ہرطرف سے صدائے آفرین آرہی ہے - اگر نثر پر نکتہ چینی کیجائے تو ایک جدی کتاب بنے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان اشعار کی اصلاح کردیجائے اور حسب منشا و مصرعہ اول مدح سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم اسمین بھر دیجائے کیونکہ آپ کی پیدائش کے وقت ایوان کسریٰ مین زلزلہ آیا اور پارس کی آگ کو آب غیرت نے بجھایا تھا اور یہی واقعہ سعدی علیہ الرحمتہ نے اس شعر مین بیان فرمایا تھا جسکو آپ نے مطلع گردانا ہے - وہو ہذا

فصیحٌ بلیغٌ کلیمٌ حکیم
شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم

رسولٌ امینٌ رؤفٌ رحیم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

چو عزمش برآہیخت شمشیر بیم
بمعجز میان قمر زد دو نیم

سر شرع پیغمبر خوش نہاد
پناہ جہان خسرو عدل و داد

شہ دین و خضر سبیل و رشاد
سر سروران مہر چرخ سداد

چو صیتش در افواہ دنیا فتاد
تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

گئی ترک و تاجیک سے افسری
رہی ٹھاکرون کی نہ کچھ ٹھاکری

ہوئی قیصر و روم کی ابتری
جو تھے آتشی وہ ہین خاکستری

یہود و نصاریٰ و ہند و تمام
فتادند ہر یک بکنج ظلام

زمانہ سے کافور ظلمت ہوئی
منور جو شمع رسالت ہوئی

مٹی دشمنی دور کلفت ہوئی
بت و بتگرون کی بری گت ہوئی

نیا ورد دہقان برآن صدق تاب
بلے سایہ بگریزد از آفتاب

مسیحی دین سے دھر روشن ہوا
نگون سر ہر اک سامری فن ہوا

عرب جو کہ بن تھا سو گلشن ہوا
زن و مرد کو دید گلخن ہوا

بسا پنڈت و آرج و پادری
بناحق شماتت شدہ مفتری

بزنگ مگس ہاتھ ملکر تمام
گلی کوچہ مین روبروئے عوام

پھرین بھن بھناتے وہ گرد طعام
لگے کرنے کھس پھس پئے طمع خام

ولیکن بہ مہ ہر کہ تف افگند
ہمانا ہمان تف بروئش فتد

اگر نور کی رہبری مانتے
تو کیون خاک دردر کی یون چھانتے

وہ یا حق کو باطل سے پہچانتے
مگر دل مین ہین خوب ہی جانتے

نہ لغزد صداقت ز افسون گری
چہ کار است حق را باین زرگری

شرارت کے پتلے وہ مشہور ہین
اندھیرے مین ویدون کی بینور ہین

قساوت سے دل انکے بھرپور ہین
اجالے سے قرآن کے بس دور ہین

کسانیکہ خود شپرہ طینت اند
ز خورشید پوشیدہ در ظلمت اند

ادھر دیکھو توحید کی شاخسار
موحد ہین جس پر سدا جان نثار

ہین کیسے پھلے پھولے قرآن مین بار
وہ گل ہے اسی باغ مین مشکبار

بیا اے طلبگار صدق و صفا
خدارا بہ گلزار معنی درآ

نیوگ اور خلاف ہدایت کلام
یہ واعظ کا کہنا سری ہے تمام

ہے ویدون مین مرقوم ای لیکھرام
غلط ہو تو از راہ لطف و کرام

منور شو از نور علم و یقین
بچشم خرد بین کلام مبین

**قولہ** صفہ ۲ چونکہ آجکل ہمارا ہنگامہ مُباحثہ گرم ہے - اور برخلاف زمانہ جہالت کے اب ہمین واقفیت رزم آزرم ہے - اسواسطے اکثر کتب غیر مذاہب دیکھنے مین آتی رہتی ہین -

**اقول** اس سے یہ ثابت ہوا کہ اہل تکذیب ابتک ہنگامہ مُباحثہ سرد رہنے کے باعث سے بحر جہالت مین غرق و ورطہٗ نادانی مین حیران و بیتاب تھے آجکل بغرض جنگ وجدل خود غرض پادریون کے اقوال اور عوام جہال کے مقال مطالعہ مین لاتے ہین - احقاق حق اور ابطال باطل کے واسطے کتب اصول مذہبی اور سچے صحیفے ملاحظہ نہین فرماتے اور وہ عربی عبرانی وغیرہ زبانون مین ہونے کے سبب انکی سمجھ مین بھی نہین آتے - عجب ہنگامہ مُباحثہ گرم ہے اور واقفیت رزم وآزرم ہے - کہ معرض بحث مین مُنھہ دکھاتے نہین - گھر بیٹھے شیخی بگھارتے شرماتے نہین -

**قولہ** صفہ ۳ اندنون ایک کتاب براہین احمدیہ نام مطالعہ سے گذری -

**اقول** - ضرور گذری ہوگی لیکن کم لیاقتی کے باعث سمجھ مین نہین آئی - اگر خود پڑھ لیتے - یا معاون ہی سمجھا دیتے - تو وہی اعتراض جو کہ دلائل کی مقراض سے مصنف براہین نے قطع کر ڈالے تھے تحفہٗ تکذیب و خبط لیکھرام مین نہ دوہراتے - کوئی نئی بات بناکر پبلک کو سُناتے - اور ذاتی قابلیت دکھاتے - اندرمن وغیرہ کی محتاجی نہ اُٹھاتے -

**قولہ** صفہ ۴ کتاب مین کہین برہم سماج والون سے گالی گلوچ ہو رہے ہین -

**اقول** - چھاج بولے تو بولے چھلنی کیون مُنھہ کھولے جسمین بہتر چھید - تکذیب کا تو ایک صفحہ بھی گالی گلوچ سبّ وشتم سے خالی نہین مگر کس نگوید کہ دوغ من ترش ست یا پر آب -

| | | |
|---|---|---|
| **قولہ** صفہ ۵ زمانہ بساط نو آئین نہاد | | شد آن مرغ کو خایہ زرین نہاد |

**اقول** سچ ہے ایک یہ تھے وہ تھی کہ برہماجی کام دیو ظالم کے شر سے لاچار ہو کر ہستی کے پیچھے دوڑتے تھے اور ایک زمانہ وہ آیا کہ ماکھن چور پرمیشور نے انت اُٹھائی متھرا اور بندرابن کی عورتون کی تو ائی ایک گھڑی آفت بھری وہ تھی کہ اندر کو حسینون کی ٹوہ تھی - ایک وقت وہ آیا کہ چندر دیوتا مرغ بنکر چلا آیا چنانچہ شوپران منظوم مین مرقوم ہے -

## نظم

سری مہیر پت نے خلوت مین بصدسوز
سری سورج سے فرمایا کسی روز

سوا کون آجکل سب سے حسین ہے
زمین حسن پر بالانشین ہے

کہا جو ہین حسینِ نازک اندام
نہین آنکھو ہیرے جلوہ سی کچھ کام

تن نازک پہ ہوتی ہے گران دہوپ
تفاوت ہے کہان سایہ کہان دہوپ

پئے نظارہ لطفِ شبِ ماہ
نکلتی ہین حسینان ہوا خواہ

عجب کیا چندرمان جی کو خبر ہو
کوئی زُہرہ جبین پیش نظر ہو

بکمر اندر نے پوچھا قمر سے
کوئی شُکل آجتک گذری نظر سے

کہان مان زوجہ گوتم اہلیا
میانِ پردہ عالم ہے یکتا

رہی باقی غرض جب دو پہر رات
گئے گہر پر وہ دریائے کرامات

جناب چندرمان جی نے کیا ساز
بشکلِ مُرغ دی صحرا مین آواز

گمانِ صبح سے رکھو اُٹھکے بارے
لئے غسل سری گنگا سدہارے

بنے سرپت بشکل گوتم پاک
درون خانہ آئے جیت و چالاک

اہلیا کھاگئی شوہر کا دہوکا
لہذا آمد و رفت سے نہ روکا

اُدہر گنگا نے گوتم کو خبر کی
خبر اسے بیخبر لے اپنے گھر کی

پھرے گوتم اُسی دم بے تامل
ہوا ثابت کہ در پردہ کھلا گُل

دعا سرپت کو دی ہو کر غضبناک
سراپا چشم بنجائے تنِ پاک

مخاطب چندرمان جی کی طرف ہو
کہا حاصل تمہین داغ کلف ہو

وہین اُسکے جبین پر پڑگیا داغ
بشکل میخ آہن گڑ گیا داغ

سیاہی چاند مین یہ جو عیان ہے
اُسی روز سیہ کا بس نشان ہے

ایک ایسا ہی زمانہ تھا کہ عشرت پرستی دستور بزرگانہ تھا چنانچہ شو پران مین ہے

رکھیشر اک جا خلوت نشین تھے
سرکیلاس پر مسکن گزین تھے

غرض اک دن وہ اربابِ پرستش
گئے کچھ لینے اسبابِ پرستش

ہوا شنبو کے دل کو جوش مستی — ہوئے آمادۂ عشرت پرستی
زنون کے پاس بیتابانہ پہنچے — کہ جیسے شمع پر پروانہ پہنچے
ہوئین غائب ہزارون صورتِ ہوش — ہزارون نے شراب وصل کی نوش
بیابان سے رکھیشر پھر کے آئے — شگفتہ غنچہ سب پژمردہ پائے
ہوئے غواص دریائے قلق مین — دعاؤن کی سدا شوجی کے حق مین
کہ لنگِ شو گرے کٹ کر زمین پر — نہ رغبت ہو کسی زہرہ جبین پر
اُسی دم لنگ شو شنکر ہوا صاف — جُدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف
مگر اُس لنگ نے آفت مچائی — قیامت دیوتون کے سر پر آئی
غریق بحر خون بیتاب تھا وہ — طپش مین صورتِ سیماب تھا وہ
اُچھلتا تھا دل بیدل کی صورت — تڑپتا تھا پڑا بسمل کی صورت
قرار اُسکو نہ تھا دم بھر کہین پر — زمین پر تھا کبھی سقف برین پر
برنگِ شعلہ تھراتی تھی خلقت — حرارت سے جلی جاتی تھی خلقت
رکھون نے فرطِ غم سے ہو کے لاچار — حقیقت کی سری برہما سے اظہار
سری برہما نے فرمایا کہ ہیہات — بڑی تم سے حماقت کی ہوئی بات
بنے مہمان شو شنکر تمہارے — ہوئے خود رونق افزا گھر تمہارے
تمھین شیرین زبانی چاہیئے تھی — ادائے میہمانی چاہیئے تھی
عوض اُسکے یہ تمنے بد دعا کی — جہالت کی حماقت کی خطا کی
کرو جاکر سری گوری کو خوشنود — کہ ہو کچھ آشکارا شکل بہبود
غرض سب رکھ ہوئے مصروف طاعت — کہ آخر تھے وہ سب مالوف طاعت
ہوا گوری کو جوشِ مہربانی — بنین خود صورتِ آرگھو بھمانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخر کار — ہوئی خلقت مئے عشرت سے سرشار

پھر ایک جگ ایسا آیا کہ زنار بندون نے منترون کے گنڈے سے پر اولاد آدم کو جہل و شقاوت کے پھندے سے مین ڈالکر پورے وحشی بنا ڈالا - پھر ایک وقت ایسا آیا کہ منو وغیرہ شاستریون

نے لکھ مارا کہ جو برہمن کشتری اور ویش وید کو نہ پڑھ سکے اور دھرم سے فرزند نہ پیدا
کرکے اور یجیہ کا انشٹھان نکر کے نجات کی خواہش کرے دوزخ مین جاتا ہے ادھیاء شلوک
۱۳۷ بیٹے کے وسیلے سے اندر لوگ کو فتح کرتا ہے اور پوتے کے وسیلے بے انتہا پھل پاتا ہے
اور پوتے کے بیٹے کے وسیلے سورج لوک کو پاتا ہے ادھیاء ۹ شلوک ۱۳۷ پت نام دوزخ کا
ہے اتر یعنے محافظ کے ہین چونکہ بیٹا باپ کو دوزخ سے بچاتا ہے اس سبب سے پُتر
کہاتا ہے اس بات کو شری برہما نے کہا ہے ادھیاء ۹ شلوک ۱۳۸ دنیا مین پوتا اور نواسہ
دونون برابر ہین نواسہ بھی نانا کو پرلوک مین مثل پوتے کے نجات دلاتا ہے ادھیاء ۹ شلوک ۱۳۹
اور خلقت کو حصولِ ولد کا شوق بغرض وصولِ جنت پیدا ہو گیا اور ہر شخص اولاد کی تمنا کرنے لگا
یہانتک کہ ہیجڑون اور نامردون وغیرہ کو بھی اولاد حاصل کرنے کا خیال پیدا ہو گیا تو منو
وغیرہ شاستریون نے اصول دھرم مین لکھ دیا کہ اولاد کے نہ ہونے مین سسر وغیرہ کے
حکم سے عورت رشتہ دار یا دیور وغیرہ سے اولاد دلخواہ حاصل کرے ادھیاء ۹ شلوک ۵۹
اور وید کے مفسرون نے لکھ مارا کہ جب مرد اولاد جنانے کے قابل نرہے اُسوقت اپنی عورت
کو حکم دے کہ تو غیر سے فرزند حاصل کرلے رگوید منڈل ۱۰ اسلوکت ۱۰ اور منو وغیرہ آریو نسے
سنسکرت کے فاضلون نے اپنی تصانیف مین نقل کیا کہ مخنث شخص بذریعہ دوسرے
شخص کے اپنی عورت سے اولاد حاصل کرسکتا ہے۔

( THE EUNLOH MAY OBTAIN ISSUE FROM
HIS WIFE BY MEANS OF AN OTHER MAN.
OHAPTER V EXCLUSION FROM IN HERITENO
U81 DAYA BHAGA) LAW.

اور قانون دہرم شاستر کی رو سے یہ مسئلہ بھی باب فرائض و وراثت مین درج ہو کر پاس ہو گیا ہے کہ جو
لڑکا غیر شخص کے ذریعہ حاصل کیا جائے وہ بھی حصہ لیوے۔

اب خیر و برکت کا وہ زمانہ ہے کہ کل عالمون کی رہبری اور بہتری کے لیئے اللہ تعالیٰ نے ہادی
دارین رسول ثقلین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا اور اُس والا منقبت ختمی مرتبت

نے بتون اور مندرون کا راج تاراج کر کے سب پر سکۂ توحید جاری کیا۔ باران رحمت سے زمین تمام سیراب ہوئی۔ باغ اسلام خوب پھولا پھلا گل چینی کے لئے ہر طرف قومین حاضر ہین سب نے گل مراد پایا۔ بحکم دھرم شاستر وغیرہ کے جنکے دادا نانا اور دادیان نانیان نیوگ وغیرہ اعمال کے ذریعہ عمدہ عمدہ جونین اور اعلیٰ اعلیٰ جنت حاصل کر چکی تھین اور ویدون کی تعلیم گلے کا ہار ہو رہی تھی۔ انہین بھی حجاب اور پردہ کا دھیان آیا اور نخلستانِ صحبت کے فیضان سے حیا و تہذیب کا پھل پایا اور بقول آپکے وہی مثل صادق آئی کہ ؎

| | |
|---|---|
| زمانہ بساط نو آئین نہاد | شد آن مرغ کو خایہ زرین نہاد |

لیکن اسکو تو وہ جانے جو دین حق اور پران اور علم تواریخ اور معجزات کی حقیقت سے واقف ہو بیچارہ مسافر کیا جانے جسکو اپنے گھر تک کی بھی خبر نہین ؎

| | |
|---|---|
| تو بر اوج فلک چہ دانی چیست | چون ندانی کہ در سرائی تو کیست |

**قولہ** ص۵ ستفترق امتی علی ثلثۃ و سبعین فرقۃ کلہم فی النار کہ جسقدر مومنون کے فرقے ہونگے سب دوزخ مین جلین گے اور بسبب نامرادی کے دست تاسف ملینگے۔

**اقول** یہ حدیث کا بیان نہین معترض کا غلط گمان ہے حدیث شریف مین صرف اتنا وارد ہے۔ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً قَالُوْا وَمَنْ هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ (مشکوۃ) ترجمہ متفرق ہوگی میری امت تہتر فرقے وہ سب جہنمی ہونگے مگر ایک جنت مین جائیگا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا ہے آپ نے فرمایا جسپر مین ہون اور میرے اصحاب ہین۔

اس سے ظاہر ہے کہ اگرچہ تمام اولاد آدم آپکی امت ہے مگر جس مسلک پر آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم چلتے تھے وہی جنتی ہے اور اُسی کو اصطلاح اسلام مین مومن کہتے ہین اور وہ ایک ہی فرقہ ہے اُسکی تصدیق مین خود قرآن ناطق ہے دیکھو سورۂ اعراف کا بیسوان رکوع آیہ شریفہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہدے اے ہر فرقہ کے لوگو مین اللہ تعالیٰ کا رسول ہون تم سب کی طرف دوسرے مقام مین ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یعنی کہدے اے لوگو اگر تمہارے دلون مین

خدا کے پیارے بننے کی تمنا ہے تو میری تابعداری کرو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ
خدا کے پیارے بنجاؤ گے اور تمہاری سب خطائیں معاف کیجائینگی - تیسرے مقام مین
ہے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ترجمہ او مخاطب
کہدے تم سب لوگ کہا مانو اللہ کا اللہ کے رسول کا پس اگر وہ پھر جاوین تو اللہ تعالیٰ منکروں بے ایمانوں کو
نہین چاہتا پیار کرنا (آل عمران)

باعتبار لغت بھی لفظ امت عام ہے ہنود آریہ وغیرہ کو حاوی لاکلام ہے اب جو فرقہ حضور ختمی
مرتبت والا منقبت کا فرمانبردار ہے وہی مومن اور جنتی اور تہتروان از روے شمار ہے
جو باغی و نافرمان ہین وہ بہتر مین معدود دھکتی دوزخ مین جائینگے دست تاسف کاٹ کاٹ کر
اسطرح کراہین گے یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ
الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ترجمہ ہائے مین اللہ تعالیٰ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی
کرتا فلان شخص کی دوستی مین دل نہ دیتا ہائے اُسنے مجھے سیدھی راہ سے ڈگایا دوزخی وجہنمی بنایا
حالانکہ مین راہ پاچکا تھا آہ آگ نے میرا سب رگ و ریشہ جلایا ۵

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | زنہار از قرین بد زنہار | | وقنا ربنا عذاب النار | |

**قولہ** ص۲ پوشیدہ نہ ہے کہ اعتراض کرنیسے پہلے فریق ثانی کی کتابون کا مطالعہ کرنا شرط اولی ہے الخ
**اقول** شرط مذکورہ پوری کرنے کے علاوہ مولف نے سنسکرت اور بھاشا بھی نہین پڑھی کہ اپنے
آبائے مذہب سے ہی واقف ہوتے علی ہذا آپکے گرو دیانندجی بھی فریق ثانی کی کتب بینی سے بے بہرہ
تھے اسکی تصدیق خود مکذب نے تکذیب ص۲۶ مین کی ہے کہ براد رہند کا رسالہ دیانندجی کے
مطالعہ مین نہین آتا تھا کیونکہ وہ فارسی اُردو مطلق نہین جانتے تھے اور ستیارتھ پرکاش کے
چودھوین باب کے شروع مین خود دیانندجی بھی اسکے اقراری ہین چنانچہ لکھتے ہین کہ قرآن شریف
جو عربی بھاشا ہے اُسپر مولویون نے اُردو معنی لکھے ہین انکو ناگری حرفون مین آریا بھاشا مین
کرا کے بڑے بڑے عربی دانون (نا معلوم) سے درست کروا کے یہان لکھا ہے پس ہندی
ہو کر جو ہندی کو بھاشا نکر سکے اور اُردو فارسی مطلق نہ جانتا ہو اُسکی تحقیق اور علم وفضل کا ٹھیک
ٹھکانا خود ہی روشن ہے پس نمعلوم کس برتے پر فریق ثانی کی کتابون کو مطالعہ کرنا شرط اولی قرار دیتے ہین

| ۵ خواجہ در بند نقش ایوان است | | خانہ از پائے بست ویران است |
|---|---|---|

**قولہ** ص۳ تمام جہان متفق ہے کہ آریہ دھرم سب سے قدیم اور افضل ہے - اسکے تمام اصول قدیم رشیون اور منیون کے دلائل منقول و معقول سے حصول ہین ۔

**اقول** - اگر آریہ دھرم قدیم رشیون کے اصول سے منقول ہوتا تو تمام جنود ہنود اُسکی تردید بہ تشدید شدید نہ کرتے اور دیانندیون کے ذمہ کوئی الزام نہ دھرتے جسطرح وام مارگ بودہ وغیرہ کا تذکرہ پران و شاستر مین آتا ہے انکی باہمی بحثون اور مخاصمانہ جھگڑون کا حال پایا جاتا ہے - اسیطرح پرانی پوتھیون مین آریہ مت کا بخوبی سُراغ چلتا اور آریہ ورت مین بھی اسلام وغیرہ مذہبون کی صورت پھولتا پھلتا - ایک آدھ شخص اس مذہب کا دیانندجی سے پیشتر بھی سُنا جاتا - گرونانک - کبیر داس وغیرہ کی تصانیف اور رامائن تلسی داس جی کہ آجکل کی بہ نسبت کسی قدر پرانی ہے اس مین بھی اسکا نام و نشان نہین - وہم و گمان نہین - توریت انجیل زبور آسمانی کتابون مین اور انکی پرانی تفسیرون مین قدیم مفسرون نے بُت پرستون اور گوناگون فرقون کی تردید بہت کچھ لکھی اور عموماً بھی مختلف فرقون کا ذکر آیا ہے - مگر تواریخی طور پر بھی اُن مین آریہ فرقہ کا پتا نہین ملتا بابل سے جدا ہونے کے بعد جو قوم ایران مین رہنے کے سبب ایرانی یا آریہ نام سے منسوب ہوئی اُسکے جدید ہونے مین شک نہین بہ نسبت اسکی صدہا قومین اور بھی قدیم ہین لیکن دیانندی خیال کا آدمی ان مین بھی کوئی نہین گذرا پس جیسے آریہ قوم قدیم نہین ویسے ہی دیانندی پنتھ بھی قدیم نہین علی ہذا پرانی تواریخون مین بھی کسی قدیم مورخ نے کسی فرقہ کو آریہ دھرم یا آریہ مت والا یا اگنوئی - انگرائی - ادیتوی دالیوئی کر کے نہین لکھا جس سے بالوضاحت ثابت ہے کہ ایسے خیالات کے لوگ زمانہ سابق مین نہین گذرے ۔

باقی اس دھرم کے اصول - سو وہ ابھی تک قرار ہی نہین پائے - ڈھونڈین تو کہان سے - اور سماج کے دس اصول جو کہ دیانندجی سے منقول ہین - ماخوذ شاستر و پران نہین - مقبولہ پیر و جوان نہین ؎

**قولہ صفحہ ۷** - اول تو ویدون کی بابت غور فرمائیے کہ وید اور قرآن اور توراۃ وغیرہ سے کون نئی پستک ہے اور کون قدیم ہے -

**اقول** - اول تو کجا آریون کی قدامت اور کجا قرآن شریف کی عظمت و شرافت دوسرے اگر یہی ضروری ہے تو اول ویدون اور پارسیون کے صحیفون کی بابت غور فرمائین کہ کون قدیم ہین اور کون جدید - رگوید کے مصنفون چیتر کا ولد مدھو چھند اور مدھو چھند اولد بسوامتر راجپوت اور بسوامتر اور نارومنی اور پراسر ولد شکتی اور واشسٹ اور گوتم اور کانو اور کانو کی اولاد اور یاگولکہ رشی وغیرہ کا وجود راجا پرشتر سے پہلے نابود تہا اور راجا پرشتر برہماجی سے پہلے اِس عالم سے مفقود تھا اور برہماجی کہ اگنی انگرا وغیرہ رشیون منیون کو پیدا کرنیوالا اور ان ویدونکو آگ سورج وغیرہ سے لینے والا ہے آریہ سمت یعنی پونے دو ارب سال سے پیشتر ناپیدا تھا اور اُس سے پہلے ہزار ہا سال اور سنکھہا برسون سے دساتیر اور دساتیر کے رسولون کا راج اور رواج تھا چنانچہ نامہ افرام جی مین لکھا ہے کہ نخستین مہاباد را برگزیدم پس از و سیزدہ پیغمبر بہم فرستادم چون زاد صد سال در بادشاہی ایشان رفت آباد آراد بادشاہ جہانداری گذاشتہ یزدان پرست شد ترجمہ یزدان فرماتا ہے کہ مین نے سب سے پہلے بابا آدم کو نبی کیا بعد ازان تیرہ رسول متواتر بھیجے جب سوزاد سال انکو بادشاہت کرتے گزرا آباد آراد بادشاہ تخت چھوڑکر فقیر ہوگیا -

**سوال** - سوزاد سال کتنے عرصہ کو کہتے ہین - **جواب** دس لاکھ سال کو ایک فرد اور ایک ارب سال کو ایک ورد اور دو ہزار ورد کو ایک زاد کہتے ہین پس سوزاد سال مضروب دو ہزار مضروب صد سال یا

........ کا زمانہ ہوتا ہے - یہ زمانہ کہ جی افرام جی نبی نے سوزاد بتایا ہے -

اور اُن تیرہ پیغمبرون کی بادشاہی کا ہے جو بابا آدم کے بعد آباد آراد تک گزرے جنکے پیچہا نبی بعد نبی زرتشت جی ہوئے ہین جنکی تعلیم سے بیاس جی پارسی ہوئے اور ویدون کی بنیاد ہندوستان مین جمی اگر آریہ سمت سے اس پارسی سمت کا مقابلہ کیا جائے تو ہر ایک انصاف پسند کہہ سکتا ہے کہ بیشک پارسی مذہب وہ ساتیر آسمانی نہایت قدیم ہے اور وید ایسے جدید ہین کہ گویا ابھی شکم مادر سے بھی برآمد نہین ہوئے

**قولہ صفحہ ۸** - جب اُنکی عمر ۴۰ سال کی ہوئی تب قدیم بُت پرستی سے جی گھبرایا اور اُسی گھبراہٹ مین قرآن کا میلان آیا -

**اقول** - بُت پرستی اکبر الکبائر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہرگز نہین ہوئی - کیونکہ آپ کے وجود مبارک مین اِس قسم کا مادہ ہی نہین تھا کہ جس سے بُت پرستی وغیرہ گناہ سرزد ہوتے ہین (شرح صدر کا بیان کتب تفاسیر و سیر سے ملاحظہ ہو) قرآن شریف عرصہ تیرہ سو سال سے نہین - خدائے قدیم کا کلام ہونیکی وجہ سے

قدیم ہے جسوقت یدہشٹر اور زرتشت کا وجود عرش و کرسی لوح و قلم کی مانند نابود تھا اوسوقت وہ اللہ تعالیٰ کے علم مین موجود تھا ٗ سند دارمی مین حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آسمان و زمین کی پیدایش سے پہلے سیکڑون برس اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین سے سورہ یٰس کو فرشتون کے روبرو پڑھا اور اونہون نے خوش ہوکر وعا یہ کہا طوبیٰ لِاُمَّۃٍ یَنْزِلُ ھٰذَا عَلَیْھَا وَطُوبیٰ لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ ھٰذَا وَطُوبیٰ لِاَلْسِنَۃٍ تَتَکَلَّمُ بِھٰذَا۔

اب ویدون کی تعلیم کی بابت ذرا غور کرنا چاہیے اگنی انگرو غیرہ رشیون کا شکم مادر مین پڑھ جانا تو آریون کے علم و عقل کے خلاف ہے اور بچپن مین تعلیم پانا بھی کسی دہرم پستک سے منقول نہین ظن اغلب یہی ہے کہ اوائل مین اونہون نے بتون کو خوب پوجا اور پوجوایا آخر عمر مین جب قدیم بت پرستی سے دل گھبرایا تب یہ وید کا دھیان آیا لیکن مشکل یہ کہ یہان پر یہ بات بھی نہین بن آتی اسلئے کہ ویدون مین تو جا بجا بت پرستی کی ہدایت موجود ہے (جیسا کہ آگے آتا ہے) اور بہر صورت یہ ثابت ہوا کہ اگنی انگرو غیرہ سے پیشتر ویدون کا وجود نہ تھا پس الزاماً کہہ سکتے ہین کہ جسطرح عرصہ ۴۰۰۰ سال سے آگے تورات اور ۱۳ سو سال سے آگے قرآن شریف بوجود خارجی دستیاب نہو سکنے کے سبب اونکے مفہم ناقص مین غیر الہامی قرار دیجاتی ہین اسی طرح وید انگرو غیرہ سے پیشتر یعنی پوتے دو ارب سال سے پہلے موجود نہو سکنے کے سبب کلام الٰہی نہین ہو سکتے اور اہل اسلام پر یہ اعتراض اسلئے عائد نہین ہو سکتا کہ وہ قائل ہین اس امر کے کہ کلام الٰہی قرآن مجید اسوقت بوجود خارجی عالم مین موجود ہے اور اس سے پہلے بوجود علمی اللہ تعالیٰ کے علم مین یقیناً موجود تھا۔

**قول۔** یدہشٹر کا سال جلوس چار ہزار نو سو اٹھائیس سال سے پر کا شمان ہے۔

**اقول۔** اسکے خلاف ستیارتھ پرکاش مطبوعہ اجمیر کے صفحہ ۳۸۹ مین مرقوم ہے کہ یدہشٹر سے یسپال تک ایکسو چوبیس پشتین چار ہزار نو سو اٹھاون سال مین گذری ہین اور سمت ۱۲۴۹ مین شہاب الدین غوری نے یسپال کو قتل کرکے دہلی کا تخت لے لیا جس کو آجتک سات سو تین سال ہوئے کہ الحال سمت ۱۹۵۲ ہے اور ۳۰۰ کو جب ۴۹۵۸ مین جمع کرین تو پانچہزار چھ سو اکسٹھ ہوتے ہین اور دیانندجی کے نزدیک یدہشٹر کا سال جلوس یہی ہے۔

اب ناظرین انصاف فرماوین اہل تکذیب سچے ہین یا اونکے گرو عرصہ ۴۹۲۸ سال کا ہوا یا ۵۶۶۱ کا اور دونو کسی طرح سچے نہین ہو سکتے کیونکہ دونو کے بیان مین ۷۳۳ سال کا فرق ہے اور محققین کے نزدیک تواریخ سے ناواقف ہونے کے سبب دونو پایہ اعتبار سے ساقط ہین کہ چیلا طوفان نوح علیہ السلام اور یدہشٹر کے جلوس کا سال ایک ہی

بتاتا ہے اور گرو شہاب الدین غوری کو بیپال کا قاتل ٹھہراتا ہے اور یہہ صحیح نہین اسلئے کہ بقول مہابھارت و شوپران بید مشٹر بیاس جی کا پوتا ہے (دیکھو حاشیہ ذیل[1]) اور بیاس زرتشت کا چیلا ہے از روے تواریخ ایران و عرب و یونان وغیرہ زرتشت سے پہلے سالہا سال طوفان نوح گزر چکا تھا اور زرتشت کا نسب نامہ حام بن نوح سے ملتا ہے اور ہندوستان ہند بن سام بن نوح کی اولاد سے آباد ہے۔ تواریخ تمر ناسک صفحہ ۴۴ مین راجا شو پرشاد جی لکھتے ہین کہ شہاب الدین غوری نے ۱۱۹۳ء مین پرتھی کو زندہ گرفتار کیا جب سے سو نمبر اوچ کی رسم موقوف ہوئی۔ پس شہاب الدین پرتھی کا قاتل ہے بیپال کا نہین ہے ببین تفاوت رہ از کجا تا بکجاست۔

[1] راجہ اپرچھر کو صحرا مین بخیال زوجہ انزال ہو گیا۔ اُس نے منی پتے مین لپیٹ کر شکرہ کے ہمدست اپنی رانی کیطرف روانہ کی لب دریا اُس سے دوسرا شکرہ آلپٹا۔ باہمی کشمکش مین پتا پھٹ گیا منی دریا مین جا پڑی اسکو ایک مچھلی کھا گئی پرمیشور کے کرنے سے اُسے حمل رہگیا پورے دس مہینے بعد دام ملاح مین گرفتار آئی جب پیٹ چاک کیا دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی نکلی وہ دونو کو راجا کے حضور لے گیا۔ راجا نے لڑکا لے لیا لڑکی واپس کی ملاح نے اسکو بیٹی بنا کر پالا جب وہ جوان ہو گئی تو ملاح نے اُسکو ایک کشتی بنا دی اور اُس نے مسافر پار اُتارنے شروع کر دیے اتفاقاً ایک مسافر پراسر نام آپہنچا۔ ملاحہ کے حُسن جمال پر فریفتہ ہو کر عازم جماع ہوا۔ اُس نے روز روشن کا عذر کیا اُس نے ایک منتر پڑھکر عالم مین اندھیرا پھیلا دیا۔ ملاحہ نے بدبوے بدن کا عذر کیا آپ نے دوسرا منتر پڑھکر وہ بھی توڑ دیا اور بکمال شوق و رغبت تمام دُرِ نا سفتہ پرو یا گوہر مراد صدف مین آیا بیاس نام ایک لڑکا جنی وہ پیدا ہوتے ہی جوان ہو گیا اور والدہ کو تسلی دیکر جنگل کو سدھارا جب روز روشن ہوا مچھوے یا مسافرون نے دریافت کیا کہ اے ملاحہ تیرا بدن کسلئے مہک رہا ہے کہا مین نے ایک مستجاب الدعوات مسافر پار اُتار دیا ہے اُسکی برکت سے نافہ مشک ختن ہو گئی ہون پھر تو سب نے اُسکا نام یہی رکھدیا کچھ دنون بعد ایک راجہ اس پر عاشق ہو گیا رفتہ رفتہ یہ بات راجا مذکور کے بیٹے بھیکم تک پہنچگئی وہ مچھوے سے عہد و پیمان کر کے ملاحہ کو لے آیا راجہ کے نطفے سے دو لڑکے اور پیدا ہوئے بھیکم مذکور نے بنارس کے راجہ کی دو بیٹیاں لا کر اُن سے بیاہ دین پرمیشور کی شان دونو لاولد اور بھری جوان ملاحہ دنون کلپتی راتون تڑپتی اولاد ہو تو کیسے ہو ناچار بھیکم سے کہنے لگی جسطرح ہو سکے تو میرے دل کی امید بر لا لیکن وہ نہ مانا آخر بیاس یاد آیا اور بھیکم اُسے ڈھونڈ لایا اُس نے پہلے ایک بھاوج کے حرم سرا مین دخول فرمایا وہ اُسکی وحشیانہ صورت دیکھکر آنکھین میچ گئی بیاس نے کہا اسکے نابینا بیٹا پیدا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اُسکا نام دھرتراشٹ رکھا گیا پھر دوسری بھاوج پر عنایت کی وہ شامت کی ماری زرد پڑ گئی

**قولہ صفحہ ۸۔** اس ردیف سے ہمارے دعوی کا اثبات ہے۔

**اقول۔** یہ مضمون ردیف ف علماء محققین کا قول نہین بزرگان ہنود کی تحقیقات ہے چنانچہ عبارت ذیل سے ہویدا ہے
بدانکہ پیشتر در ہندیان سمت راجا یدہشٹر رواج داشت و اونزدیک ایشان در آغاز کلجگ بودہ (غیاث) پس اہل
تکذیب کے مغالطہ دینے مین شک نہین خدائے علیم خوب جانتا ہے کہ نسل انسان کی ابتدا کب سے ہے علماء اسلام
جگون کی تقسیم اور واہی تواریخون کے قائل نہین غیب کی باتین سب اللہ تعالی کے سپرد کرتے ہین۔ مگر عرض ہے
کہ نسب نامہ حاشیہ ذیل اگر اسی بیاس کا ہے جو بلخ مین گیا تھا تو بیشک یدہشٹر اسکا پوتا تھا اور چارون بید اسی کے
شاگردون کی ایک جماعت نے بنائے اور وہی دساتیری عقائد اُس مین درج کرائے ہین زمان طوفان نوح
اور یدہشٹر کا سنہ جلوس ایک نہین ہو سکتا اگر کسی دوسرے کا ہے تو یدہشٹر کی وہ تاریخ کہ مکذب نے بیان کی ہے
صحیح نہین اور بیان حاشیہ کسی طرح غلط نہین کیونکہ مصدقہ جناب دیانندجی کا ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ
اجمیر صفحہ ۱۱۹ انیوگ کا بیان۔

**قولہ صفحہ ۸** صحیفہ آسمانی پارسیان مین زرتشت بتاتا ہے۔

**اقول۔** یہ آپ کا کورا جھوٹ ہے اس قسم کا ذکر اُسمین کہین نہین ہمارے پاس دساتیر مطبوعہ ایران مع شرح
موجود ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے دکھا دے۔

**قولہ۔** اسی زند اوستا کی آخری دساتیر مین تحریر ہے کہ بیاس برہمن ہند سے آیا۔

---

بیاس نے کہا اس کے زرد رنگ لڑکا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اُسکا نام پانڈو رکھا گیا ملاحہ نے زرد پڑ جانے والیکی
طرف بیاس کو پھر مستعد کیا مگر وہ اُس کے پاس نہ پھٹکی اور اپنی باندی آراستہ کرکے اُسکے پاس بھیجدی۔
الحاصل جب پانڈو جوان ہوا شکار کو گیا جنگل مین ہرن اور ہرنی کی شکل بنکر کوئی رشی جماع کر رہے تھے اُس نے حیوان
جانکر تیر مارا رشی نے تیر لگتے ہی یہ بددعا کی کہ جیسا تو میرے کام مین خلل انداز ہوا ہے ویسے ہی جماع کرتے مرے۔
پانڈو غمگین واپس آیا اور سب حال اپنی بیوی کنتی سے سنا کر کہا کہ جسطرح ہوسکے اولاد حاصل کر تاکہ مجھے سورگ نصیب ہو
اُس نے راجا پر دیا کرکے یدہشٹر۔ دہرم دیوتا سے اور بھیم سین پون دیوتا سے اور ارجن۔ اندر
دیوتا سے حاصل کیا۔ اِس لئے راجہ پانڈو اُس پر بہت مہربان ہوا۔ پھر تو اوس کی دوسری بیوی
مادری نے بھی دو بیٹے نکل سین اور سہدیو کمار دیوتا سے حاصل کئے اور بمشکل تمام راجہ کو بہشتی
بنایا۔ انتہے

اقول - زند اوستا خود ہی آخری دستور ہے - اور اس روایت سے بجز بیاس کی توہین اور ہندو کی اصلیت ثابت کرنے کے کچھ حاصل نہیں ہے ٥ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار + نامہ وخشور زرتشت مطبوعہ ایران کے صفحہ ۱۲۶ سے صفحہ ۱۵۰ تک کا ماحصل یہ ہے کہ اکنون برہمنے بیاس نام از ہند آید بس دانا کہ بر زمین کمتر کس چنان است چون این مایہ بروخوانی راست کیش شود واز ہم آئینان تو گردد شرح گویند چون بیاس ہندی بہ بلخ رسید گشتاسپ بادشاہ زرتشت را بخواند و با او آمدن آن دانا گفت وخشور پاسخ داد کہ یزدان آسان کند پس شہنشاہ فرمود تا از ہر کشورے فرزانگان و موبدان را بخواندند چون ہمہ گرد آمدند زرتشت از آفرین خانہ برآمد و بیاس نیز با انجمن آمدہ وخشور گفت ای زرتشت از پاسخ و راز گذاری شنکر جی جہانیان آہنگ کیش تو دارند و جز این فرجود یہای بسیار شنیدہ ام من مردے ہستم ہندی نژاد و بدانش بے نظیر - راز سربستہ دارم کہ از دل بزبان نیاوردہ ام گرچہ گروہے گویند کہ اہرمنان با اہرمن کیشان دیو پرستان آگہی میدہند و جز از دل من ہیچ گوش نشنیدہ گر درین انجمن از ان رازہا یک یک بر من خوانی بہ آئین تو آیم - زرتشت گفت پیش از آمدن تو اے بیاس یزدان از ان رازہا مرا آگہی بخشیدہ پس این ورسیم راز آغاز تا انجام بروخواند چون بشنید و چم رسید بغز رسید یزدان را نماز برد و بہ آئین در آمد و بہ ہند باز گشت - رحمۃ اللہ تعالیٰ - اب فرمائیں بیاس ہندو ناکارہ رہا یا زرتشت آریا سچ ہے - ٥

| | |
|---|---|
| چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد | میلش اندر طعنۂ پاکان برد |

اب شنکر جی کا حال سُنئے جسکی پاسخ گذاری سے بیاس جی کو عشق زرتشت دامنگیر ہوا تھا - سفرنگ نے ساتیر مطبوعہ ایران صفحہ ۱۳۵ مین ہے شنکر دانائی بفرزانگی وزیری کی شناختہ شدہ و موبدان بشاگردی او می نازیدند چون سخن از وخشور زرتشت شنید باہنگ برانداختن آئین وی با ایران آمد چون بہ بلخ رسید بے آنکہ از زبان سخنے بیرون دہد و پرسشہا کند زرتشت باو گفت ہرچہ در دل داری بزبان میار و راز دار پس بفرزانہ شاگرد خود گفت یک نسک اوستا بروخوان درین خجستہ نسک سراسر شرح پرسشہای شنکر بود با پاسخہا کہ با پیغمبر خود یزدان میگویم کہ چنین کسی آید بدین نام و نخستین پرسش او این است و پاسخ او چنین چون شنکر چنین فرجودی دید بآئین شد و بہند بازگشت و درین فرخندہ کیش استوار ماند -

ناظرین جسکو مکذب نے نہایت معقول و معتبر جانکر ویدون کے ثابت کرنے کے لیئے پیش کیا تھا اُسی سے ثابت ہو گیا کہ ویدوالون کا سرغنہ بیاس جی اور جوگیون کا گرو شنکر جی زرتشتی تھا اور اس ملک کا نام ہند اور یہان کے باشندونکا نام ہندو قدیم سے ہے سچ ہے شاہ ہون تو ایسے جنکی شامت اقبال سے اُلٹی ڈگری ہو اور مدعی ہندو کھلائے ٥

حقیقت جب کہ دنیا کی فنا ہے ۔ نز
کہ ہے ہونا نہ ہونا جس کا یکسان
پراسر کے لیسر شاباش تجھکو
ازل سے تھے دساتیر آسمانی
مبارک اور ہیمون آریون کو
یہ کیا ہے وید ۔ ہے زندی کی تفسیر
کلام رگ و یجر واتھر و سامن
یہ شنکر جی کی کوشش کا ہے ثمرہ
محقق ہے باہل علم واعظ

ہوئی یہان عیش و عشرت بھی تو کیا ہے
تجسس اُسکا کرنا بھی خطا ہے
تو پہلے سب سے زرتشتی ہوا ہے
انُہین زندی سے ہندی کر لیا ہے
کہ ملک ہند پارس سے بسا ہے
بنایش مہر و مہ کا ترجمہ ہے
بزعم آریہ قولِ خدا ہے
وراگ اور جوگ جو کچھ ہند کا ہے
کہ زندی آریون کا پیشوا ہے

**قولہ صفحہ ۹** ۔ وید قدیم اور اُنکی قدامت موافق و مخالف دونوکو تسلیم ہے الخ ۔

**اقول** ۔ اول تو یہ دعویٰ ہی بے دلیل ہے دوسرے یہ کہنا کہ قدامت پر سبکو اتفاق ہے غلط ہے ۔ گوتمی ۔ بودھ سراوگی ۔ دیو دہرمی ۔ دہرم سناتنی ۔ رائے داسی ۔ برہم سماجی ۔ نانک پنتھی ۔ داؤ و پنتی ۔ کوکے شاہی وغیرہ موافق اور یہودی ۔ زرتشتی ۔ عیسائی ۔ محمدی وغیرہ مخالف ویدون کو قدیم نہین مانتے پر میشور کی بنائی ہوئی کتاب نہین جانتے پھر نہ معلوم وہ کونسے موافق و مخالف ہین جو ویدون کی قدامت مین دیانندیون کے مطابق ہین ۔ اوصاف ظاہری و کمالات باطنی کے بغیر بہت معمر ہونا اور پرانا پن کوئی بزرگی اور فضیلت کی دلیل نہین ہوسکتا ۔ بالآخر اگر ہم اسقدر اوصاف اور روشن ثبوتون سے قطع نظر کر کے فرضی طور پر مان لین کہ وید سب سے پہلے اور پرانے ہین تو کیا بغیر ثابت ہوئے ذاتی خوبیون کے محض پرانا ہونا اونکو کلام الٰہی بنا دیگا ہرگز نہین بلکہ بزرگی بہ عقل ست نہ بسال ۔ حکماء جنہون نے علم حیوانات مین تحقیق کی لکھا ہے کہ کچھوے کی عمر بہت بڑی ہوتی ہے یہانتک کہ بغیر کسی خارجی صدمہ کے شاذ و نادر مرتا ہے بہتیرے ایسے ہونگے کہ جو ابتدائی زمانہ مین پیدا ہوئے اور ابتک زندہ موجود ہین پس اگر ویدونکی قدامت اندرونی کمالات کے ثبوت بغیر تسلیم کر لیجائے تو اونکا غایت درجہ ایک کچھوے کی مانند ہوگا ۔ الغرض پیرانہ سالی فضیلت پر دلیل نہین ہوسکتی بلکہ معنوی کمالات کے حصول کے سوا سن و سال مین پرانا ہونا اسی مثل کا مصداق ہے کہ گوسالہ ما پیر شد گاؤ نشد اور جیسا اوپر ذکر آچکا کہ ویدون کے پرانے ہونے پر کوئی دلیل نہین ہان اگر یہ کہین کہ پیر عیب ہونا ہی اُنکے پرانے ہونے کی دلیل ہو تو شاید قبول ہو سکے کیونکہ پیری و صد عیب چنین گفتہ اند پس

بجز ذاتی کمالات کے جسقدر خارجی بزرگیان ہین خواہ وہ بوڑھاپے یا حصول حکومت یا کثرت دولت یا شرف قومیت
وغیرہ سے ہون سب ہیچ ہین سو آپکا وید پورانا ہی سہی فرض کیا جہاں باؔ (بابا آدم) سے پہلے کا ہے مگر صرف قدامت کیوجہ سے
بزرگ نہین ٹھہر سکتا ہان اگر وید کی بزرگی ثابت کرنی ہو یا کلام الٰہی ہونے کا ثبوت اُسمین دکھلانا ہو تو اُسکی ذاتی خوبیان اور
اندرونی خاصیتین دکھلائین جنکی وجہ سے وہ بے نظیر قرار دیا جائے۔

قول صفحہ ۹ - اب رگوید کے منتر ہائے ذیل سے ہمارا نام آریہ واضح ہے نہ اور-

اقول - آریا آر مصدر سے مشتق ہے اُسکے معنی ہین کاشتکاری - زمین پھاڑنا جوتے اور شک وغیرہ بینے کا اوزار اور
بیل ہانکنے کی کیل کہ چوب دستی کے سرے پر لگا لیتے ہین پس اس لحاظ سے آریہ کے معنی ہین ہل چلانیوالا زمین کھودنیوالا جوتنے
بینے کی اور بیل ہانکنے کی آر رکھنے والا ہنٹر صاحب اور میکس مولر اور مختصر تواریخ اہل ہند کے مولف وغیرہ علماء یورپ نے
لکھا ہے کہ پرانی سنسکرت مین آریہ کے معنی قلبہ ران اور کھیتی کرنیوالے کے ہین ہندو اپنے کو آریہ کہتے ہین اسواسطے شریف
اور عالی خاندان کے معنی لیتے ہین اور یہ معنی اس لحاظ سے بجا ہین کہ سب روزگارون سے افضل بقول اُنکے کاشتکاری ہی مثل ہے
اُتم کھیتی مدہ بیوپار درحقیقت آریہ کے معنی شریف اور نیک بخت عالم فاضل نہین اوایل مین کاشتکارونکو آریہ کہا کرتے تھے۔ اُنکا
بقیہ اروہا اور ارائین اسی نام اور پیشے سے ابتک مشہور ہین ڈیرہ جات کیطرف یہ قومین ہنود بھی پائیجاتی ہین اور مسلمان بھی آریہ کے
معنی لکھ رمسی کھیرا او کھبودہ اور امرکوش مطبوعہ بمبئی کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے کہ آریا یا اروتی کا نام ہے اور رگوید کے اکثر منترون سے ہویدا ہے
کہ آریا ویش کی اور کسان کی جورو کو کہتے ہین اب نہ معلوم رگوید کے منتر ہائے ذیل سے اہل تہذیب کا نام کونسا آریہ واضح ہے
ذاتی کمال اور بزرگی حاصل کئے بغیر کسی فرقہ یا قوم کا نام عالم و فاضل نیکبخت و خداشناس نہین ہو سکتا اور یہ عجیب آدمی ہین کہ بلا تعلیم
یافتہ ہونے اور زہد کمانے کے ملتجی ہین کہ لوگ ہمین نیک بخت اور عالم و فاضل وغیرہ کہا کرین وید و تواریخ کی رو سے بجز کاشتکاری
و قلبہ رانی کے کسی فضیلت کے مصداق نہین ہو سکتے اور بن سیکھے پنڈت کہلانا اور سود خوری و رشوت ستانی وغیرہ فسق و فجور کے باوجود
اور نیک بخت کہلانا بھی نادانی ہے ؎ کار شیطان میکند نامش ولی ÷ گر ولی این است لعنت بر ولی۔

قول صفحہ ۹ پرمیشور اگیا دیتا ہے کہ ای جیو تو آریا یعنی سرشیٹ اور دسیو یعنی دُشٹ سبہاو یکت ڈاکو آدمی نامون سے پرسدہ
منشون کے دو بھید جان لے اور راستی کا آچرن کر اور ناراستی سے پرہیز-

اقول یعنی ای روح تو انسان دو قسم کے جان نیک اور بد لیکن یہ معنی صحیح نہین کیونکہ دیوتا پرستی چھپانیکی نیت سے کئے گئے ہین چونکہ
آریہ کھیتی کرنیوالے کو اور دسیو خدمت کرنیوالے کو بھی کہتے ہین سو اسواسطے اسکا صحیح ترجمہ مختصر "یہ ہے منتر کا مصنف دیوتا سے ملتجی ہو کر کہتا ہے
کہ ای دیو تو مجھ کسان اور میرے سیوک کی غریبی پر رحم کر اس سے تو مکذب ہین کہ نیک بخت اور خداشناس ہونا ہرگز نہین پایا جاتا۔

دیانندجی نے پوتھی آریہ بھوین مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے اے پرمیشور تو نیک چلن آریون کو جان بدچلن ڈاکوؤن کا
جڑ نہ ہمیت ناس کر اس سے پرمیشور کی جانب خطاب معلوم ہوتا ہے - اب ناظرین فرمائین سچا مترجم گرو ہے
یا چیلا - روح مخاطب ہے یا پرمیشور - ہر فرقہ مین دو قسم کے آدمی پائے جاتے ہین یا نہین - اگر پائے جاتے
ہین تو ویدون نے کیا تعجب کیا کہدیا انسان دو قسم کے ہوتے ہین -

**قولہ** صفحہ ۱ پرمیشور فرماتا ہے کہ سبہا کے سوامی سنسارک پدارتھون کے دہارن کرنے والے ودوان کو چاہیئے کہ
بجر ہتیار کو پراکرم سے عمل مین لاوے اور آریہ یعنی سرشٹون کے بل دھن کی سہاتا کرے -

**اقول** - اگر کسی گٹھری مین کنکر بہر کر کھڑا کا دیتے اور کہتے کہ پرمیشور فرماتا ہے تو وہ اس ترجمہ سے بہتر ہوتا کہ شایقین کیجی دل دیکھنے اہل تلک پر کیا
راز کھلتا کہ سنسکرت وغیرہ کچھ نہین جانتے کہ اردو نہین کر سکے یا ویدین ذاتی قصور ہین جنکا اظہار مناسب نہین -

صحیح ترجمہ یہ ہے بجر سے ہتھیار بند ہو کر اپنی قوت پر بھروسا کر کے وہ دسیو یعنی ہند کے قدیم باشندونکی شہر غارت کرنیکو
گیا ہے اے گرجنیوالے اپنے پوجاری کی تعریف قبول کر اپنا تیر دسیو پر مار اور آریون کی شان و شوکت بڑہا -

ابتدا مین دو قومین لڑتی تہین ایرانی وغیرہ کہ شمال و مغرب کیطرف سے ہند مین داخل ہوئے وہ اپنے کو آریا کہلاتے تھے
دوسرے اصلی باشندے انکو وہ دسیو و زبون کہکر پکارا کرتے تھے - اس منتر مین وید کا مصنف اندر دیوتا سے التجا کرتا
ہے کہ ہماری فتح اور دشمنونکو شکست ہو کسی مذہب و ملت کا نام آریا ہونا نہین پایا جاتا اہل تکذیب اصلی مطلب چھپاتے
اور زبردستی آریا بنتے ہین خصوصیت کی وجہ بیان نہین کرتے اگر کوئی یہ کہے کہ ان منترون سے تو انکا نام دُشٹ
واضح ہوتا ہے نہ معلوم پھر کیا جواب دینگے -

**قولہ** صفحہ ۱۱ شلوک ۱۷ - سورستی اور درشدتی جو دیوتا کی دو ندیان ہین انکے درمیانی ملک کو برہماورت کہتے ہین الخ -

**اقول** - برہماورت کے معنی اگر آریہ دیس لیتے ہین تو دیوتا کے وجود سے بھی انکار نکرین کیونکہ یہان سے اونکا وجود بھی
پایا جاتا ہے شلوک ۱۷ بغور ملاحظہ ہو -

**قولہ** صفحہ ۱۱ شلوک ۲۲ بحر شرقی سے بحر غربی تک ہمالیہ اور بندھیاچل کے درمیان جو ملک آباد ہین انکو آریہ ورت کہتے ہین الخ -

**اقول** - حدود اربعہ کے بیان کرنے سے قومی تعصبات اور مذہبی عظمت برخاست ہوئی یہان کے چوہڑے چمار وغیرہ
بھی ان حدود کے اندر پائیجانے کے سبب آریہ ثابت ہوئے آریہ مذہب کی جائے سکونت تو معلوم ہوئی کہ زیادہ
سے زیادہ چھ لاکھ مربع میل ہے مگر یہ معلوم ہنوئے بحر شرقی و غربی کونسے سمندر قرار دے رکھے ہین جس حصہ ہند کے شمال مین
ہمالیہ اور جنوب مین بندھیاچل ہے اُسکے مشرق مین برہما آسام وغیرہ اور مغرب مین بلوچستان وغیرہ ملک ہین

زیرہ بحر شرقی و غربی - جھوٹون کے پیر کو سچا جانکر اگر سورستی اور ورشدتی ندی کو (کہ زمانہ سابق مین تھانیسر اور الہ آباد کے قریب واقع تھین -) دریائے اٹک و برہم پوتر فرض کرلین تو بھی بات نہین بنتی کیونکہ برہم پوتر ہمالیہ پہاڑ سے پرلی طرف اور اٹک ملیچھون کو ملک مین آریہ ورت سے کوسون فاصلہ پر واقع ہے اور نیز منو کا وہ شلوک رد ہوتا ہے کہ جسمین اُس نے مشرح کر دیا کہ ہمالیہ اور بندھیا چل کو درمیان اور حصار سے پورب اور الہ آباد سے دکھن جو ملک آباد ہے وہ آریہ ورت نہین درمیانی قومون کی جائے سکونت ملک متوسط کہلاتا ہے حالانکہ وہ رد ہونے کے قابل نہین کیونکہ محقق وید کا قول اور مقولہ اہل وید ہے چنانچہ اسی کے مطابق امر کوش مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۴ کانڈ ۲ شلوک ۷ سے ہویدا ہے اور یہی مہابہارت کا قول ہے - مکذب اور اُسکے پیشوا کی جغرافیہ دانی معلوم ہوئی کہ اپنے گہر کا رستہ بھی نہین جانتے ؎

وزیر چنین شہریارے چنان ‖ جہان چون نگیرد قرار چنان

اصلی حقیقت یہ کہ جس طرح بھیلواڑہ اُس ملک کا نام ہے کہ جسپر قابض و دخیل کار پشتہا پشت سے بھیل چلے آتے ہین اور شروع مین کسی بھیل نے آباد کیا تھا اسیطرح آریہ ورت ہندوستان کے اُس ٹکڑے کا نام ہے جسکو گنگا جمنا نے گھیر رکہا ٹیلون پہاڑون سے خالی زراعت کے قابل کاشتکارون کا آباد کیا ہوا ہے زمین ہموار زرخیز کاشت کے قابل تھی آریہ ورت نام سے مشہور ہوئی آریہ قوم کا ملک اوائل مین انڈی پنڈنٹ ٹاٹری (تاتار) جسکا حدود اربعہ یہ کہ مغرب مین کسپین سے مشرق مین کوہ کیلاس شمال مین قزل قوم تک تھا جنوب مین آریہ کشو (ہندوکش) پہاڑ انکا ابتدائی پیشہ آریائی (کاشتکاری) تھا نیز مویشی پالنا ڈھور چگانا تھا - باہمی خانہ جنگی و نا اتفاقی کے سبب آمو دریا و مرغاب کا پانی چھوڑا اور گنگا جمنا پر کہیتی کرنے لگے آریہ کہائے جب کہیتی چھوڑی دوسرے پیشون مین پڑے ہندو کہائے (جیسا خلقت نے دیکہا ویسا ہی کہا)

**قولہ** صفحہ ۱۲ - آریون کی تعریف منو نے یہ کی ہے

**اقول** آریہ مذہب والون اور دیانندیون کا ذکر منو مین نہین بلکہ پرانے کسانون اور زراعت پیشہ کا ہے سو مذہبی تعریفون اور اخلاق حمیدہ و اوصاف فاضلہ کے علاوہ کاشتکاری اور اُسکے

متعلقات آہنگری ورودگری اور دوسرے پیشون صناعی خیاطی دباغی صباغی وغیرہ مین سب سے افضل اور غیر محتاج ضرور ہونگے لیکن مذہبی برتاؤ اور اُن کے چال چلن اور رویہ کی بابت جو ویدون کی تفسیرون ایتری وغیرہ اور مذہبی تواریخون پرانون مین لکھا ہے وہ ناگفتہ بہ ہے اسکا سُننا سنانا شرفا کا کام نہین اور منوجی کے مرقومۃ الصدر شلوکون سے یہ پایا جاتا ہے کہ لیکہرام جی اور اُنکا گرو پنڈت دیانند آریہ دیسی نہین پہلا شخص تو پشاور کے دیہات کا رہنے والا ہے اوسکا مکان کہوٹہ اٹک سے پار بتیس کوس کے فاصلہ پر اور دوسرے صاحب کاٹھیاوار کے باشندہ ہین اون کا گہر بندھیاچل سے دکہن کیطرف تین سو کوس کے فاصلہ پر ہے بقول جاگرفیان قدیم وامرکوش وستیارتھ پرکاش کے آٹھوین باب کے یہ ملک آریہ ورت سے باہر ملیچھ وغیرہ قومون کے ہین۔ فافہم وتفکر۔

## آریون کے قدیم نہ ہونے کا تواریخی ثبوت

**قولہ** صفحہ ۱۳۔ اب تواریخ پر غور کرنا چاہیئے۔

**اقول**۔ آریون کے گہر کی تواریخ کوئی نہین ہندوؤن کے پرانون اور تواریخ مروجہ مدارس پر غور کرنے سے صاف روشن ہے کہ آریہ مذہب آجتک نہین ہوا اور ہندوستان کے کاشتکار اہنی ہندوؤن کے باپ دادے نو وارد مسافر تھے ایران کابل وزابل طوران وتاتار وغیرہ ملیچھون کے دیس سے آکر یہان آباد ہو گئے چنانچہ اُردو کی پانچوین کتاب مطبوعہ مفید عام لاہور ۱۸۹۳ء مین لکھا ہے کہ قدیم زمانہ مین کسی کو ملک ہندوستان مین یہ خیال نہین آیا کہ جو واقعات اُس نے اپنی آنکھون دیکھے یا کانون سُنے قلبند کرتا مسلمانون کی عملداری سے پہلے ہندوستان مین کوئی معتبر تواریخ نہین لکھی گئی ہندوستان کے قدیم حالات جسقدر معلوم ہوئے ہین تواریخون سے نہین ہوئے بلکہ اونکا ماخذ پرانی کہانیان یا قدیم روایتین ہین جو خلائق کے زبان زد تھین۔ (اس سے ہندوستان کی تواریخ کا غیر معتبر ہونا ظاہر ہے)

اتہاس تمرناسک مین راجا شوپرشاد صاحب نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

مختصر تواریخ اہل ہند حصہ اول مین ڈاکٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر صاحب بہادر لکھتے ہین کہ آریہ شمال کے

سرد ملکون سے ہند مین آئے انکو اپنے صاف رنگ پر بڑا فخر تھا (ایرانی یا ترک ہونیکے باعث) سنسکرت مین ورن رنگت کو کہتے ہین اس لفظ کے معنے رفتہ رفتہ نسل یا ذات ہو گئے (در اصل ورن کے معنی ذات نہین) نہایت قدیم زمانہ سے ایک اعلیٰ درجہ کی قوم شمال و مغرب کی جانب سے ہند کے اصلی باشندون کو زک دیکر ہند مین داخل ہونی شروع ہوئی - یہ قوم آریہ نسل سے تھی - چنانچہ برہمن اور راجپوت انہین کی اولاد ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصل مین وسط ایشیا سے آئے تھے - ہمین انکا ابتدائی حال جبکہ وہ وسط ایشیا مین بود و باش رکھتے تھے کچھ معلوم نہین مگر ان اس قوم کی دور دراز نسلون یعنی اہل ہند اور اہل یوروپ کی زبانون مین ایسے الفاظ مشترک پائےجاتے ہین کہ جن سے اہل علم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ وہ لوگ ایشیا کے وسیع سبزہ زارون مین اپنے مویشی پالنے کے لئے خانہ بدوش پھرتے اور اناج کی فصل جمع کرنیکے واسطے گاہ عرصہ دراز تک ایک جگہہ قیام بھی کرتے تھے - انھون نے اکثر گھریلو جانور اپنی تابع کر لئے تھے اور (آر وغیرہ) لوہے کے استعمال سے واقف تھے سینے اور بننے کو (نوربافی اور خیاطی) بھی جانتے تھے ایسے محنتی اور جفاکش تھے کہ جیسے منطقہ معتدلہ کے رہنے والے ہوتے ہین - اس نسل کی مشرقی اور مغربی شاخون مین زمانۂ دراز تک اپنے اصلی وطن کی سردی کی یادگار قایم رہی - چنانچہ وید سے ظاہر ہے کہ جب آریہ شاعر ہند کے گرم ملکون مین درازی عمر کی دعا مانگتے تو بجائے سو برس کے سو جاڑون کی التجا کرتے - اول آریون کی جو پنجاب مین آباد ہوئے تھے رگوید ایک مشہور علمی یادگار ہے - رگوید ایکہزار سترہ مختصر نظمونکا نہایت پرانا مجموعہ ہے - جسمین دس ہزار پانسو اسّی منتر ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کیطرف ہے - ان مجموعون سے آریون کے حالات دریافت ہوتے ہین کہ دریائے انڈس کے کنارے متعدد فرقون مین تقسیم ہوکر کبھی آپس مین بر سر جنگ ہوتے اور کبھی متفق ہوکر سیاہ فام اصلی باشندون کا مقابلہ کرتے ان بے ریا فرقون کو اپنے دیوتاؤن پر اور اپنی ذات پر کمال اعتبار تھا کہ ہم اور ہمارے دیوتا ملک مفتوحہ کے باشندون اور ان کے ذلیل دیوتاؤن سے کہین افضل ہین - ان کے دیوتا عالم حدوث کے قوائے عظیمہ تھے - وہ آسمان کے دیوش پتر کی سنسکرت کے نام سے بحیثیت پدر حقیقی کے پرستش کرتے تھے ان مین اکاش کی بھی جو کہ سب پر محیط ہے پرستش ہوتی تھی جسکو سنسکرت مین ورن اور لاطینی مین یورنیس اور یونانی مین اورنوس کہتے ہین -

سب سے زیادہ بھجن اندر بادلون کے دیوتا کی شان مین ہین - اندر کے بعد آگ کے دیوتا اگنی کا
مرتبہ باعتبار بھجنون کے شمار کے دویم تھا - اس لحاظ سے کہ وہ دیوتامین سب سے صغیرسن اور
دولت کا مالک اور عطا کرنیوالا ہے - اُسکے بعد مارت یعنی طوفان کے دیوتا جنسے پتھر کے
چٹان تھراتے ہین اور جو بن کو اُجاڑتے ہین - اُشا یعنی صبح صادق اور اسون یعنی سورج
کی کرنین سوریہ یعنی سورج وایو یعنی ہوا یا روز روشن متر اور سوم کے پودے کا منشی عرق جو
چترماوے کے کام مین آتا ہے اور بہت سے دیوتاؤنکا ذکر وید مین آیا ہے جو شمار مین تینتیس ۳۳
ہین جنمین سے گیارہ آسمان پر اور گیارہ زمین پر اور گیارہ ہوا مین باجاہ و حشمت رہتے ہین -

آنجناب کی مسلمہ مقبولہ مختصر تواریخ ہندوستان کے باب دوم مین لکھا ہے کہ ایک قوم
نے جانب شمال و مغرب سے ملک ہندوستان پر چڑھائی کی اصلی باشندون کو زک دیکر
دریائے سندھ کے کنارون پر آباد ہوئے اور رفتہ رفتہ ترقی کرتے گئے یہانتک کہ دریائے گنگ کے
کنارون تک پھیل گئے اور اُسی قدر ملک پر بھی قابض ہوگئے - یہ لوگ ملک فارس کی جانب سے
آئے تھے اپنے کو آریہ کہتے تھے - اُن کا نام آریہ ہونا درست ہے کیونکہ فارس کا نام ایران بھی ہے
اور یہ لفظ آریہ ایران سے منسوب ہے یعنی ایرانی لوگ ان سے مراد ہین - دوسرے یہ لفظ مصدر
آر سے نکلا ہے جسکے معنی مین ہل چلانا یا زمین کھودنا لہذا اُنکو ہل کا کام کرنیوالا سمجھنا چاہئے جو لوگ
آریا لفظ سے برتر ہونیکا مطلب لیتے ہین اُنکا منشا یہ پایا جاتا ہے کہ جس زمانہ مین یہ لوگ کاشت
کرتے تھے اُسوقت مشرق کے لوگ زیادہ تر وحشی تھے اور اس ہنر سے بہرہ ور نہین تھے پس
وحشیون کے مقابل مین کاشت کرنیوالونکو برتر کہنا درست ہے چونکہ بعدازان ان لوگون کا نام
ہندو مین تبدیل ہوگیا لہذا لفظ ہندو سے مراد آریا لوگ لینا چاہئے ان لوگونکی تواریخ قابل اعتبار
نہین کیونکہ اُسکے بنانے والے شاعر تھے - جنہون نے اصلی واقعات کو ایسے مبالغون سے مخلوط کردیا ہے
کہ وہ تواریخین اپنے اصلی درجہ سے بڑھکر فسانون مین داخل ہوگئین جو پرستش کا طریق ویدون مین ہے
وہی ان لوگون کا مذہب قدیم ہے - یہ وید مختلف مصنفون کی تصنیفات از قسم بھجن و دعا
کا مجموعہ ہے جسکو ایک بڑے نامی شخص بیاس برہمن نے یکجا کیا ہے -

راجہ شیو پرشاد صاحب اتہاس تمر ناسک مین تحریر کرتے ہین کہ ہندو لوگ ہندوستان کو

بہارت ورش کہتے ہین اور راجہ بہرت کے نام سے موسوم کرتے ہین کہ راجہ نے تمام ہندوستان چودس ہزار برس تک حکم رانی کی گو اسبات مین بھی کچھہ جہوٹ کی آمیزش ہے تو بھی اتنا ضرور مان سکتے ہین کہ یہ راجا بڑا نامی گرامی ہوا ہے مگر جبکہ اسکی عمر دس ہزار سال کی بیان کی جاتی ہے اور اسپر یہ طرہ اور بھی غضب کا لگایا جاتا ہے کہ راجا صاحب مرنے کے بعد آہو یعنی ہرن بن گئے تھے -

اب ناظرین بچشم انصاف ملاحظہ فرمائین کہ اس تواریخ کو تواریخ کہین یا قصہ کہانی -

رسوم ہند مروجہ مدارس پنجاب مین مرقوم ہے کہ ہندؤن کی قدیم مذہبی کتابین چار ہین جنکو وید کہتے ہین مگر بہت سے لکھے پڑھے ہندو ان مین سے تین ہی کو مانتے ہین (اتھرون وید کو نہین مانتے) وید کی مختلف باتون کو جو مدت سے لوگون کی زبانی یاد تھین حضرت عیسیٰ سے چودہ سو برس پہلے بیاس جی نے جمع کیا ان کتابون مین یہ بھی لکھا ہے کہ خدا ایک ہے اور سب سے بڑا ہے اور کل جہان کو اُسی نے پیدا کیا ہے - اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہوا - آگ - پانی - سورج - چاند - ستارے - اور بعض نیکیان مثلاً انصاف حکمت سب کے سب دیوتا ہین - اور انکی پوجا کرنے سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہین ان دیوتاؤن کے راضی رکھنے کیواسطے ویدون مین کئی طرح کی پرستشین مقرر ہین - چنانچہ اکثر گھی چانول سوم کارس اور کبھی کبھی ذبح کئے ہوئے جانور بھینٹ چڑہاتے تھے - اور منتر کے زور سے دیوتاؤن کو بُلا کر کہتے تھے کہ آپ ہماری نذر قبول کیجئے اور ہمکو دونون جہان مین عزت دیجئے ویدون مین بڑے بڑے راجاؤن کے واسطے گھوڑے کی قربانی جائز رکھی ہے اور کہین کہین انسان کی قربانی کا بھی ذکر آیا ہے مگر اکثر بجائے انسان کے کسی اور جانور کو ذبح کرتے تھے ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندؤن نے گھوڑے کی قربانی کا ڈھنگ دریائے سندہ کے پار رہنے والون سے اُڑایا ہے - اور آدمی کی قربانی کا طور ہندوستان کے اصلی باشندون سے سیکھا ہے آریا لوگ اصلی ہندوستان کے باشندے نہین بلکہ کسی زمانہ مین پچھم کیطرف سے آئے تھے اُنھون نے آہستہ آہستہ سارے ہندوستان پر اپنا قبضہ کر لیا پھر ان لوگون کو جو پہلے سے اس ملک مین رہتے تھے اپنے فرمانبردار بناکر اُن کا نام شودر یعنی خدمتگار رکھدیا اپنے تئین بڑا جانکر دوج یعنی افضل اور دوبارہ جنمی کہلایا -

مین شمال مغرب سے آئے تھے ان کی سب سے پرانی مذہبی کتاب رگ وید ہے اُس سے ان کے اوضاع واطوار اور ان کے رسم ورواج اور طریق معاشرت کا کچھ کچھ حال معلوم ہوتا ہے اسوقت وہ آریہ کہلاتے تھے ان کے ریوڑ اور گلّے تھے وہ زراعت بھی کرتے تھے اُن مین پوجاری اور سپاہی بھی تھے گوشت کھانے سے پرہیز بھی نہ تھا سورج - چاند - اگنی - صبح - دن - رات زمین - آسمان - ہوا - مینہ کے دیوتا اندر اور ظہورات طبیعی کی پرستش کرتے تھے اور انکو پھول گھی - چانول - سوم - رس - چڑھاتے تھے - بعض جانورون کی قربانی بھی کرتے تھے انہی سے وہ گناہون سے بچنے کے لئے ہر قسم کی دعائین مانگتے تھے کہ مویشی بڑھین عمر واولاد زیادہ ہو زندگی مین مزے اُڑاتے اور اپنی بیویون کا ادب کرتے تھے ان مین بڑا عیب یہ تھا کہ جوئے کے بڑے شوقین تھے اور جُواری کے بیوی بچے جیسے پریشان اور خستہ ہوجاتے ہین رگوید مین اسکو بہت زور سے بیان کیا ہے (دیوالی کا جُوا اسوقت مین شب قدر کی عبادت سے ہزار گُنا زیادہ خیال کیا جاتا ہے) جس زمانہ رگ وید کے بھجن لکھے گئے تھے آریون نے دریائے سندہ سے لیکر سرسوتی تک ہمالیہ کے جنوب کا سارا ملک فتح کرلیا تھا اس زمانہ مین سرسوتی ایک بڑا دریا تھا جمنا کے مغرب کوہ ہمالیہ سے نکلتا تھا اور اب جہان ستلج سندہ سے ملتا ہے اسی سے ذرا نیچے جاملا تھا -

ویدون کے بعض حصے تین ہزار دوسو برس سے بھی پہلے کی تصنیف خیال کئے جاتے ہین غرض آریہ ہندو دریائے سرسوتی اور نیز پنجاب کے دوسرے دریاؤن کے کنارون پر کئی سو برس تک آباد رہے وید کی دعاؤن مین جس زمانہ کا ذکر ہے اسوقت غالبًا وہ یہین بود وباش رکھتے تھے ھ ہند کے آریون مین یہ دستور تہا کہ اپنے غیر آریہ بھائیون کی طرح جو مغرب کیطرف یورپ مین آباد ہوئے دعوتون کی تقریبون مین شراب وکباب کھایا پیا کرتے تھے ھ

بقول لیتھرج وغیرہ مؤرخان اہل یوروپ کے صحیح یہی ہے کہ ویدون کا کوئی حصہ ساڑھے تین ہزار سال سے پیشتر کا نہین اور آریے وسط ایشیا سے چلکر ہند مین آبسے ہین -

پس جملہ موافقین ومخالفین کی ان توضیحات وتشریحات سے یہ ثابت ہوکہ آریہ کے معنی کاشتکار ہین یہ لوگ ہندوستان کے قدیم باشندے نہین نو وارد مسافر ہین رگ

پرچہ کالیستھ سماچار مجریہ الہ آباد ۱۳ جنوری ۱۸۹۱ء؁ ۶ مین بعنوان وید مقدس کے لکھا ہے
کہ کسی زمانہ مین آریہ قوم کے بزرگوار ایشیا کے بالائی حصون مین سکونت پذیر تھے جو ہندوستان
کی نسبت ایک سرد ملک تھا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے برسون کا شمار جاڑون سے کرتے تھے۔ وید
کی دعاؤن مین جہان ان لوگون نے درازی عمر کی خواہش ظاہر کی ہے وہان شردہ شتم یعنی
سَو جاڑون کا لفظ مذکور ہے یہ لوگ اقوام شمالی کیطرح اسومیدہ یگ یعنی گھوڑون کی قربانی
پر زیادہ تر زور دیتے تھے۔ اپنے ہمسایہ قومون کے مقابل مین سُرخ اور سفید رنگ یعنی گورے
چِٹّے تھے جب آریون کی نسل اسقدر بڑھی کہ اُن کا وطن مالوف گذران کے قابل نرہا تب اُنہون نے
جوق جوق مہاجرت اور جلاوطنی اختیار کی کچھ لوگ مغرب کیطرف گئے اور ممالک یورپ کو
بسایا اور کچھ مشرق کو وادی سندھ کی جانب بڑھے اُن کا ایک بڑا گروہ اہل عیال سمیت
خدمتگار اور مویشی لیکر آگے بڑھا غالباً یہ لوگ سب سے پہلے بولان اور خیبر وغیرہ کی درون سے
پشاور مین داخل ہوئے یہ حملہ آور لوگ پہلے پنجاب مین وارد ہوئے اور گاؤن اُن مقامون پر
بسائے جہان دریا اور نالے تھے آریون نے جن ملکون یا علاقون پر تسلط کر لیا تھا۔ اس مین
مختلف قومین آباد تھین۔ رگوید مین بہت سے راجاؤن کے نام درج ہین اُن کی دوستانہ
صحبتون اور مخاصمانہ جلسون کا بھی ذکر ہے وید کے زمانہ مین ایک بیوی کرنے کا دستور تھا
بعض حالتون مین سوئمبر رچا جاتا تھا اُس مین دُلہن اپنا شوہر آپ پسند کرتی ایک رشی یعنی صحرا
نشین نے ایک روز مین دس بیاہ کئے (اگر دنیادار ہوتا تو سو کرتا) ڈاکٹر چندر لال منتری
لکھتے ہین کہ رگوید کے رو سے کثیر الازدواجی اور نیوگ کی اجازت تھی بیواؤن کا عقد ثانی ہوتا
تھا اندیو ھا وائے پر امم انادیم ین ماسم وغیرہ منترون مین مُنشّی عرقیات کا بھی ذکر ہے۔ رگوید کا
تقریباً ایک حصہ سوم لتا کی تعریف و توصیف مین نظم ہوا ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش مطبوعہ اجمیر کے
صفحہ ۲۲۴ مین لکھا ہے کہ آریہ تبت کے ملک سے نکلکر ہندوستان مین آباد ہوئے۔
(لیکن تبت مین سنسکرت زبان کا اور وید مت کا اور دیا نندی پنتھ کا پتہ نہین اگر آریہ تبتی ہوتے تو تبت
مین انکا بقیہ مذہب و زبان وغیرہ کا نشان ضرور ملتا اسلئے ستیارتھ پرکاش کی تحریر قابل قبول نہین)
اُردو کی پانچوین کتاب مطبوعہ مفید عام لاہور ۱۸۹۳ء؁ کے صفحہ ۱۴۸ مین لکھا ہے کہ ہند و پنجاب

وغیرہ وید انکی تصنیف سے ہے دیوتا پرستی ہوسم پرستی عنصر پرستی قربانیان کرنا مویشی پالنا پہاڑون اور ندیون کے کنارے آباد ہونا بڑھ بٹے اور پہیلیان کہانا اور درختون کے سایہ تلے عمر بسر کرنا وغیرہ انکا شیوہ و پیشہ تہا اسکی تصدیق منترہائے ذیل سے بھی ہوسکتی ہے یوَم بر کیتیا اشونا وَ پنیتے تشندو انجر پہلی منڈل سکت ایک سو تیرہ منتر اکیس ترجمہ اے اشونون تم نے اُن کہیتون مین جوہل پہیرنے سے کاشت کے قابل ہو گئے تہے جو بو اگر منو کی خاطر بادلون سے پانی نکالا اور بُرے لوگون کا بجر سے ناس کرکے کاشتکارون کو بڑی عزت بخشی - اور یجر وید باب ۱۲ منتر ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۱ مین و شوا و سو - نکارہارت وغیرہ رشیون نے بھی اپنی سنتان کو بہی کہیتی باڑی کرنے ہل چلانے وغیرہ کا تاکیدًا حکم دیا ہو کہ اے کسان تو ہل ایسے جوڑ ولیسے جوا بیل کے گلے مین ڈال اور زمین کو اسطرح کہود اور اسطرح بوٹیان نکال -

प्रेष्ठं वो अतिथिं स्तुषे मित्रमिव प्रियम्। अग्ने रथं न वेद्यम्॥५॥

یہ سام وید کی پہلی دستی کا پانچوان منتر ہے اے لوگو (مترمیو پریم) مہربان مشفق (پریشٹم اَتیتھم) پیارے مہمان (رتھم نہ) سب سے پہلے آنیوالے دیوتاؤن کو بلانیوالے اگنے) اگنی کو (وہ) تمہارے لئے (استوشے) بولاتا ہون -

कृष्णा ग्रीवा आग्नेया बभ्रवः सौम्याः श्वेता वायव्या अविज्ञाता अदित्यै सरूपा धात्रे वत्सतर्यो देवानां पत्नीभ्यः ॥९॥ कृष्णा भौमा धूम्रा आन्तरिक्षा बृहन्तो दिव्याः शबला वैद्युताः सिध्मास्तारकाः ॥१०॥

धूम्रान् वसन्तायालभते श्वेतान् ग्रीष्माय कृष्णान् वर्षाभ्योऽरुणान् शरदे पृषतो हेमन्ताय पिशङ्गाञ्छिशिराय ॥११॥२४

उपह्वरे गिरीणां सङ्गमे च नदीनाम्। धिया विप्रो अजायत ॥१५॥

(کرشن) کالی (گریوہ) گردن والا (اگنیا) اگنی دیو کے لئے (وبھروہ) بھورے نیولے کی رنگت والا (سومیا) سوم دیو کے لئے (شویتا) سفید رنگ والا (وایویا) وایو دیو کے لئے (اوجیاتا) بے داغ (ادیتیا) ادیتی دیو کے لئے (سروپا) عمدہ صورت و شکل والا (دہاتری) دہاتر دیو کے لئے (وتستریہ) بچھیان (دیوانام) دیودن کی

(پتنی بھیہ) بیویون کیلئے ہے (کرشنہ) کالا (بھوما) زمین کے لئے (دھومرا) دہوان سا
(انترکشا) آسمان کے لئے (وربہنتو) بڑھنے والا (دویابا) دیوون کے لئے (شبلا) کم سفید
(ویدتابا) بجلی کے لئے (سدھماء) خوش منظر (تارکابا) تارک دیو کے لئے ہے - (وستنائے)
بسنت موسم کے لئے (دھومران) دھوان سا (گرشمائے) گرم موسم کے لئے
(شوتیا) سفید (برشابھیا) برسات کے لئے (کرشنا) کالا (شردی) جاڑون کے لئے
(ارونان) لال (ہمینتائے) ہمنت یعنی برسات کے بعد کے لئے (پرشٹہ) موٹا تازہ
(شتیلاے) شروع جاڑون کے لئے (پشنگان) سرخی مائل زرد حیوان (آلبتے) قربان کرتا ہے
ہے جو شخص (گرینام) پہاڑون کے (اپھورے) قریب (چہ) اور (ندینام) دریاؤن کے
(سنگمے) میل مین رہتا ہے وہ (دھیا) بڑا عاقل (ویپرہ) دانا (اجایت) ہوتا ہے
یجروید بھاش حصہ سویم صفحہ ۱۰۵ - باب ۲۱ - منتر ۵۶ - مین لکھا ہے (سوپپلا) خوبصورت
پھلون والا پیپل ذی روح کے لئے (مدھو) میٹھا پھل جیسے (پچھتے) کچھ پک دیسے پکتا اور درست
ہوتا ہے - اور اُسی کے صفحہ ۲۱۱ - مین بشرح منتر ۱۳ کے لکھا ہے (رچمسی) بادلون سے
(نیگرودھا) بٹ یعنی بلکھن کا درخت (وردھیا) عمدگی کے ساتھ (شمالہ) سیمبل کا
درخت (تواہ) تجکو (اوتو) پالے یعنی ہوا اور مینھ سے بچاتے اور پکے پکے پھل تیری نظر
کرے - اسی قسم کے ویدون مین اور بھی صدہا منتر ہین -

اڑیسہ کے پتے پوش ہندھیاچل کے تگڑی پوش اور ہندوستان کے عابد و زاہد (ناگے)
برہماکی تن برہنہ وغیرہ گھاس پھونس پر گذر کرنے والے اور چرمار اور اہیری وغیرہ سب کے
سب اُنھی کی اولاد موجود ہین جنکی طرز معاشرت سے صاف عیان ہے کہ وید وان کے بانی مبانی
(اُنکے باپ دادے) واقعی معاملات و معاشرت مین ایسے ہی تھے جیساکہ اوپر مذکور ہوا مسلمانون
عیسائیون اور مغلون کی بدولت اوڑھنے پہننے کا طریقہ کھانے پکانے کا سلیقہ آگیا اُن کے
ممنون نہین ہوتے اسلئے اپنے استادون پر فوقیت چاہتے اور اپنے منھ سے (آریہ) بنتے ہین
اس سے زیادہ اگر کسی مورخ یا وید کے مفسر نے لکھا ہو تو دیانتدی شوق سے پیش کرین حق قبول کرنے
مین بھی عذر نہو گا اگر سب نے یہی بیان کیا ہے جو اوپر مذکور ہوا تو فضول گوئی سے باز آئین -

# ہندو لفظ کی تحقیق

**قولہ** صفحہ ۱۶۔ اب ہندو لفظ کی بابت تھوڑا سا ذکر کرنا خالی از لطف نہو گا۔

**اقول** مکذب کی تو ایک بات بھی لطف سے خالی نہین ہوتی جدھر دیکھو اُدھر ہی نور برستا نظر آرہا ہے ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ لفظ ہندو مفرس ہے سنسکرت زبان مین اسکی اصلیت سندھو ہے۔ ایران سے آریا چلکر اوایل مین دریائے سندھ پر آباد ہوئے وہ ملک کہ دریائے سندھ سے سیراب ہوتا ہے سندھ کہلاتا ہے اسوجہ سے یہ بھی سندھو کہلائے۔ س مہملہ چونکہ ہائے ہوز سے اکثر بدل جاتا ہے۔ اسواسطے اس مقام پر بھی وہ ہائے ہوز سے بدل گیا اور سندھو سے ہندو ہوا۔ چنانچہ اسکی تصدیق حروف ہجائے نقشہ ذیل سے ہوسکتی ہے۔

| سنسکرت الفاظ | دس | ماس | سور | سپت | سم | سمست | ہنس | باس |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فارسی زندی الفاظ | دہ | ماہ | ہور | ہفت | ہم | ہمہ ہست | ہمہ | باہ |
| ترجمہ | ۱۰ | مہینہ | آفتاب | سات | برابر | ہر ایک | سلام | آباد ہونا |

پس جسطرح ان الفاظ مین س مہملہ ہائے ہوز سے بدلگیا ہے اسیطرح سندھو کا سین بھی ہ سے بدلا ہے در اصل لفظ ہندو فارسی نہین بلکہ فارس والون نے بھی اہل ہند سے لیا ہے اسیطرح لفظ ستان اور استھان کو بھی ایک ہی جاننا چاہئے کیونکہ تھ ہندی اور زندی ت کا باہم ربط ضبط ہے اور ایسے مقامون مین الف کثرت استعمال کے سبب سے گر جاتا ہے۔ اسلئے ہندوستان کی اصلیت سندھو استھان پائی جاتی ہے فافہم وتفکر۔

**قولہ** سنسکرت لغت مین ہندو لفظ کا نام و نشان ندارد ہے اور نہ اسکے معنی کچھ بن سکتے ہین۔

**اقول** آپ غلط کہتے ہین لفظ سندھو اور سندھ جو کہ ہندو اور ہند کی اصل ہے۔ وہ آپکی پوتھیون مین سب جگہہ موجود ہے دیکھو نگھنٹو باب اول منتر ۱۳۔ اور اونادی کوش پاد ۱ سوتر ۱۱ اور مہابھارت کے شانت پرب مین لکھا ہے کہ بھشما جد ھشٹر کے جواب مین یون کہتا ہے کہ

گندھاری (قندہاری) اور سندھو اور سودری نیزہ بازی کی لڑائیون مین سب سے اچھے ہین۔
اور وشن پوران مین لکھا ہے کہ ہندستان پانچ بڑے حصون پر منقسم ہے۔ مغرب مین
سودریے اور سندھاوی رہتے ہین۔ دیکھو وشن پوران مطبوعہ ولسن صاحب جلد دوسری
کتاب تیسری باب تیسرا صفحہ ۱۳۲۔

**قولہ** فارسی لغات کے دیکھنے سے اُسکے معنی چور اور سیاہ وغیرہ پائے گئے۔

**اقول** جو لفظ ہندو کہ سندھو سے مفرس ہے۔ اُسکے معنی یہ نہین آپ ناحق تجاہل عارفانہ برتتے
ہین اور تمام کتب لغت مین لکھا ہے کہ ہندو وہ جو ملک ہند سے نسبت رکھے۔ اسی لحاظ
سے اہلی اور لاہوری نمک اور عود وغیرہ کو تمر ہندی بلیلہ ہندی عود ہندی کہتے ہین حالانکہ ان
چیزون مین سے چور اور غلام اور سیاہ وغیرہ ایک بھی نہین۔

**قولہ** دیکھو غیاث اللغات ردیف (ہ) ہندو منسوب بہ ہند درین لفظ واؤ برائے نسبت
است وخصوصیت بذوی العقول دارد و لفظ ہندو در محاورہ فارسیان بمعنی دزد و رہزن و غلام
می آید و ہندو زن زن ساحرہ را گویند۔

**اقول** اوّل تو ملا غیاث الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ خود محقق نہین ناقل ہے اور اُسکی نقل
بھی محققین کے نزدیک چندان معتبر نہین۔ دیکھو رسالہ عود ہندی مصنفہ اُستاد غالب
دہلوی دوسرے اِس عبارت سے بھی ہمارا ہی مدعا ثابت ہوتا ہے کہ ہندو ہند کے رہنے
والے کو کہتے ہین اور لفظ ہندو مین حرف واؤ نسبتی ہے اور یہ نسبت ذوی العقول سے خصوصیت
رکھتی ہے فارسی باصطلاح خود اگر چور وغیرہ کے معنی مین استعمال کرتے ہین تو کچھ مضائقہ
آپ شق اوّل پر صبر فرمائین۔ شق ثانی کی راہ بتائین۔ بقول مولانا روم
ع ہر کسے را اصطلاح دیگر است + اکثر لفظ ایسے ہوتے ہین کہ اُن مین اشتراک
معنی پایا جاتا ہے مگر وہان سمجھ کے موافق کام لیا جاتا ہے جیسا کہ برہم
پوتر سیتا کا پھل رام سر کرم کا گاؤ زبان لسان العصافیر کہ لغت کی
انکا ترجمہ برہما کا بیٹا سیتا پھل رام کا سر کرم کا سر گائے کی جیبھ چڑیون کی
زبان ہے اور محاورہ کے اعتبار سے دریا۔ شریفہ۔ بانس۔ کیوڑا۔ گوبھی۔ گاؤ زبان

اندرجو وغیرہ کو کہتے ہین - اسی پر لفظ ہندو کو قیاس فرمائین -

**قولہ** فارسی کی ایسی کوئی کتاب نہین کہ جسمین اس لفظ کو بڑے معنون مین استعمال کیا ہو -

**اقول** یہان پر صریح جھوٹ بولنے کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ کسی طرح ہندؤن کو اس نام سے نفرت ہو اور خواہ مخواہ دام تزویر مین پھنسکر آریہ کہلانے لگ جائین اور اسی پر دغا حکمت عملی سے کسی قدر ہندو دیانندی بھی بن گئے ہین ورنہ کجا وید کا مذہب اور کجا یہ دیانندی آریے خصوصًا اہل تکذیب جنھون نے ابھی اچھی طرح آنکھون سے ویدون کی صورت بھی نہین دیکھی فارسی کتابون مین یہ لفظ بُرے معنون مین کہین نہین استعمال کیا گیا - یہ حضور ہی کی خوش فہمی ہے کہ نیک بات کو بھی بُرے معنون مین تعبیر کرکے اُس کا مرجع خود بن جاتے ہین ع برین عقل و دانش بباید گریست ٭ ہان البتہ لفظ دیو کو ہر ایک کتاب مین کیا باعتبار لغت اور کیا از روئے اصطلاح بیشک بہت بڑے اور رذیل معنون مین استعمال کیا ہے بلکہ ہر جگہہ نہایت ہی توہین وتحقیر کے ساتھہ اس کا نام لیا ہے اگر فارسیون کی تقریر وتحریر پر سب دارومدار ہے اور اپنے لکھے کا پاس یا دنیا کی شرم وعار ہے تو از راہ حمیت کچھ غیرت فرمائین پرمیشور کو دیوؤن کا دیو مت کہا کرین - معبود حقیقی سے ڈرین -

**قولہ** گلستان سے لیکر بدرچاچ اور درہ نادری وغیرہ تک اس سے بھی بُرے معنون مین استعمال کیا گیا ہے

**اقول** ع آنکھین اگر مندھی ہین تو دن بھی رات ہے ٭ ناظرین عبارات ذیل ملاحظہ فرمائین اور جھوٹے کو گھر تک پہنچائین ؎

| | |
|---|---|
| چہار ہندو دریکی مسجد شدند [1] | بہر طاعت راکع و ساجد شدند |
| زلف دلبندش صبا را بند در گردن نہد [2] | با ہواداران رہ روحیلۂ ہندو ببین |
| اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا [3] | بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را |

[1] اس شعر مین ہندو بمعنی عابد اور نمازی کے آیا ہے اسکی عبادت گذیعنی رکوع اور سجود دائی نماز کو ہندو اپنی ہونہ ببین

[2] اسمین زلف دلبند سے تشبیہ دی ہے جو کہ معشوق کی خوبصورتی کا مصداق ہے [3] یہان خال کی صفت ہو کہ جسکی پسندیدگی پر عاشق سمرقند اور بخارا کی بخشش کو ہیچ سمجھتا ہے -

خواجه‌ئه[54] را بود هندو بنده — پروریده کرده او را زنده
دو[55] هندو برآمد ز هندوستان — یکے دزد باشد یکے پاسبان
سعدیا روزِ ازل حسن به ترکان دادند — عقل و دانش همه با مردم ایران دادند
شوخی و ناز و کرشمه با مردم هند — خری و احمقی و جهل بافغان دادند
آفرین باد بر هندوان هر باب — مرده را مے دہند دایم آب
اے پسر تو عجب مسلمانی — زنده جانم بآب ترسانی
چو هندو ملک دید کان پاک مغز — نداوش درین کار در پائے لغز
زپیران هندو یکے نام دار — فرستاده با قاصدِ شهریار
پس آنگه بآن هندوی نرم گو — بسوگند و پیمان شد آزرم جو
پری پیکرِ چون گل آراسته — پری لعبت از هندوان خاسته
ہے ترک رخسار ہندی سرشت — زہندوستان داد شد و را بہشت
نہ ہندو کہ ترک خطائی بنام — بدزدیدن دل چو ہندو تمام

**قولہ** صفحہ ۱۶ - پس زیادہ تحقیق اور تمثیل کی ضرورت نہین -
**اقول** اشد ضرورت ہے آپ ویسے ہی آریون کا جی بہلاتے ہین اور دھوکہ بازی سے کام چلاتے ہیو
**قولہ** جس سے ہر طرح ثابت ہے کہ یہ نام ہمارے واسطے ملیچھ بادشاہون نے موضوع کیا تھا -
**اقول** یہ نام ملیچھ بادشاہون کا وضع کیا ہوا نہین آپ غلط کہتے ہین اور مسلمانون کو ملیچھ کا خطاب دیتے ہین - علی سبیل تسلیم اگر یہ خطاب آریون نے ملیچھ بادشاہون سے حاصل کیا ہے تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ وہ ملیچھ کون ہین اگر ایرانی ہین تو مضایقہ نہین گھی بگھرا تھالی - طعن نہ گالی - گھر کی بات گھر مین رہی اگر عرب کے مسلمان ہین تو سراسر

۵۴ یہان معشوق مراد ہے ۵۵ یہان مساوات کا حکم ہے ۵۶ یہان ازلی تقسیم کا بیان ہے کہ ہندوؤن کو وہ چیز ازل سے عطا ہوئی کہ عقل و ہوش وغیرہ کو فراموش کر دیتی ہے یعنی ناز و شوخی اور کرشمہ یہ ہندوؤن پر ہی ختم ہے - ناظرین انصاف فرمائین اور نرا کھٹ پٹ اچارج کو دھوکے مین نہ آئین - اگلے شعرون کا مضمون صاف ہے اب بھی اگر مکذب کی تشفی نہوئی ہو تو آیندہ زیادہ تحقیق کر دی جائیگی اس وقت اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے -

جھوٹ ہے قابل اعتماد نہین کیونکہ اوّل توکسی کا برا نام رکھنا بحکم قرآن صادق البیان
وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ درست نہین مسلمان کسی کا برا نام نہین رکھ سکتے بلکہ برے کو اچھے
سے بدل ڈالنا اونکا شیوہ ہے چنانچہ جو ہندو آریہ مسلمان ہوتا ہے اُسکا نام فوراً ہی بدل ڈالتے
ہین کیونکہ ہندوُن کے نام اچھے نہین ہوتے - دوسرے یہ جمع خرچ محض زبانی ہی
سُنا جاتا ہے کسی تواریخ مین نہین لکھا دیکھا کہ محمود غزنوی یا فلان بادشاہ
نے ان نیک بختون خوبصورتون کا نام چور سیاہ وغیرہ (ہندو) رکھدیا ہے اور نہ کوئی
وجہ تسمیہ ہی بیان کرتے ہین کہ اس سبب سے ہمارا نام ہندو رکھا گیا ہے -
تیسرے مسلمانون کی سلطنت دہلی مین شہاب الدین غوری نے سنہ ۱۱۹۳ عیسوی مین قایم
کی اور عرصہ چھ سو سال کے اندر تمام ہوئی جسپر طرہ یہ کہ پورا پورا تسلط تمام ہندوستان پر
مسلمانوں کا کبھی نہین ہوا پھر قرین قیاس کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ نام جو کہ پونے دو ارب
سال سے چلا آتا ہے ایک چار یا پانچ روز مین الیسا مٹ جائے کہ پتا ہی نہ چلے اور مسافرون
کا عطیہ ایسی شہرت پائے کہ اظہر من شمس ہو جائے - چوتھے قسام ازل نے جس
ملک کی جو ہیئت بنائی ہے اور جس اعتبار سے اُس کا نام جو کچھ رکھدیا وہی ابتک
چلا آتا ہے ایک بھی نہین بدلا بڑے حیف کی بات ہے کہ ایسی تبدیلی وقوع مین آوے
اور تاریخ مین اُسکا پتا نہو اور ہفت اقلیم مین وہی شہرت پا جائے یہانتک کہ چینی - روسی
رومی - عربی - یورپی وغیرہ سب ہی شاہان اسلام کی تان مین تان ملالین اور ر
آریہ ورت نام کو بالکل بھول جائین بلکہ تواریخون سے بھی مٹ جائے اور بجائے اُسکے
ہندوستان ہی ہندوستان لکھا ہوا نظر آئے - بھلا اس جھوٹ کا بھی کچھ
ٹھکانا ہے - زیادہ نہ سہی مگر اتنا ضرور ہی بتادین کہ ہندو نام آریون کو کس جہت سے
عطا ہوا ہے - چور اور لوٹیرے یا جادوگر یا غلام ہونے کی وجہ سے یا کالی رنگت یا سیاہ
بختی کے باعث اور فلان بادشاہ نے فلان وقت مین یہ عطیہ آریون کو بخشا تھا -
کیونکہ شاہی کام بڑی شہرت اور پورے اہتمام کے ساتھ ہوا کرتے ہین اُس وقت
ضرور ہی پورب پچھم کے راجے مہاراجے اس خطاب کو حاصل کرنے کے لیئے آئے ہونگے بلکہ ایک بڑا

عظیم الشان جلسہ ہر خاص وعام کا ہوا ہوگا - تکذیب البراہین صفحہ ۹ - مین جو کہ بیاس جی کا
بلخ مین جانا مذکور ہوا ہے اُس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اِس ملک کا نام ہندستان قسام
ازل کا رکھا ہوا قدیم سے چلا آتا ہے کیونکہ اس واقعہ کو بھی عرصہ پانچہزار سال کا گذرا ہے
اِسکے علاوہ راجہ شیو پرساد صاحب تاریخ تمر ناسک مین لکھتے ہین کہ ہندوستان مین
قدیم سے ہندؤن کا راج سورج بنسی اور چندر بنسی دو گھرانون مین چلا آتا ہے ڈاکٹر ایس ای
ہل صاحب جغرافیہ ہندوستان مین تحریر کرتے ہین کہ کولمبس نے جسوقت جہاز (نی)
کی اور چلتے چلتے اُسکو ملک امریکہ نظر آیا اُسوقت اُس نے اس گمان سے کہ شاید
یہ ملک ہند ہے وہان کے آدمیون کو انڈین (ہندی) کہکے پکارا (جس سے واضح ہے کہ
اہل یورپ بھی اُسکو ہمیشہ سے ہندوستان کہتے چلے آئے ہین) یونانی مؤرخون نے
جہان ہند مین سکندر اعظم کی تشریف آوری بیان کی ہے اور تیرلس شاعر جس جگہہ ہند کے
ہاتھیون کی تعریف کرتا ہے اور پلائینی رومیون کا بڑا جاگرفی جس مقام پر یہان کا حال بیان
کرتا ہے وہان اس ملک کا نام ہند اور یہان کے باشندون کو ہندو (انڈین انڈیا) کرکے
لکھتا ہے - امیر معاویہ کی مان کا نام ہندہ تھا - حالانکہ وہ کالی نہ تھی اور چور اور
جادوگرنی اور کسی کی کنیز بھی نہ تھی اور شاہ سلام سے ازروئے عمر بہت بڑی تھی - نوح علیہ السلام
کے پوتے کا نام ہند تھا جس کی اولاد باشندگان ہند ہین - پس ان روایات
سے ہرطرح ثابت ہے کہ یہہ نام شاہان اسلام کا بخشا ہوا نہین - حاسد ہی تہمتین
لگاتا اور صحیح لفظ کے غلط معنی چور غلام اور سیاہ کرکے اپنا خاکہ آپ ہی اڑاتا ہے
حالانکہ اس بات کے ہندو بھی اقراری ہین کہ ہندو لفظ سنسکرت زبان کا ہے دیا ہندی
غلطی پر ہین کہ اسکے خلاف تبلاتے ہین چنانچہ بھجن مالا مطبوعہ سیالکوٹ مین لکھا ہے ؎

| | |
|---|---|
| ہندو لفظ کے معنی کرکے چاکر چور بتاسا | اپنی ذات کو آپ ڈبووت کرم دہرم سب ناسا |
| ہن دیا تو ہیر ہنسا پاپ کا دُوکی دور ہے بہاشا | ہن اور دو کا میل کرنے سے ہندو بھیا پرکاشا |
| نیکبخت سو جو تجے پاپ کو رب پر درڑہ وشواسا | اُسکو وید پکارین ہندو بچھہ نہ مورکھ ناسا |
| بہارت کا دستور بگاڑ کر بنتا پھرے مہاشا | ہری آسیوک نن چار ٹھہر جانت نرک مین واسا |

قولہ صفحہ ۱۶۱ - آریہ بمعنی نیکبخت و خدا شناس الخ

اقول - یہ معنی اُس آریہ لفظ کے نہین جو کہ آریہ ورت سے منسوب اور پُرانی سنسکرت مین مروج ہے نیز یہ معنی ہر فرد بشر پر صادق نہین آسکتے کیونکہ ہر شخص عالم و فاضل نیک بخت و خدا شناس نہین ہوتا یہ ڈگری علم تحصیل کرنے و زہد کمانے پر موقوف ہے دیانندی جس سے خصوصًا محروم ہین پس اس معنی کر یہ لوگ کسی طرح بھی آریہ کہلانے کے مستحق نہین ہو سکتے اور لفظ آریہ کے صحیح معنی وہی ہین جو اوپر گذرے یعنی کاشتکار اور جوتی وغیرہ سینے کی اور بیل ہانکنے کی آر رکھنے والا وغیرہ -

بد لگامون کے دہان سے الامان
قہر حق سے مطلقًا ڈرتے نہین
باندہ لی ہے جھوٹ بکنے پر کمر
ظلم کی ظلمت سے تیرہ ہو گیا
آریون کا ہے جبھی سے ملک ہند
شیوہ الزام و بہتان آج کل
غیظ اور تکذیب کے مضمون سے ہین
آب تکذیب و صرصر الزام سے
چشم اہل حق سے پُر از خون دل
کشتی اہل ہدے کا ناخدا
امتیاز حق و باطل واعظا

بد کلامون کی زبان سے الامان
چھیڑ لاتے ہین وہ ناحق درمیان
خوف مولا ہے نہ شرم بندگان
سارا عالم صورت روئے مغان
آ بسے ہین چھوڑ ایران کو یہان
رکھتے ہین لاریب بعضے پنڈتان
برق سوزان کی طرح سینے تپان
موج زن ہے بحر شر حاسدان
ابر کی مانند آنسو ہین روان
اس گھڑی ہے وہ خدائے انس و جان
کور باطن کو میسر ہے کہان

## ویدون کے ترجمون اور تفسیرونکا ذکر

قولہ صفحہ ۱۷۰ - ویدون مین ہر ایک امور روحانی اور جسمانی کی اس خوبی سے ہدایت ہے کہ کسی طرح محتاج کمزوری اور شکایت نہین -

اقول - یہان پر صریح جھوٹ بولنے کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ کسیطرح عام ہندو

بن دہ یکبھی جیز ویدون کے معتقد ہوجائین اور مکذبین کی وید خوانی پر یقین لاکر دام و درم سے قدردانی فرمائین۔
ورنہ کجا ویدون کے نغمات اور کجا امورات روحانی کی ہدایت بھلا جنکے باب باب اور منتر منتر مین خیال لکھ رہے
ہین وہ کیونکر دفتر ہدایت ہوسکتے ہین ہان منبع غنا و سرود کہئے تو بجا ہے کیونکہ اُنمین بجز راگ رنگینون کی تعلیم
کے حلال و حرام پاکی و ناپاکی وغیرہ شریعت علم توحید و حکمت علم فقہ و فرائض علم معاملہ علم مکاشفہ وغیرہ کے
دس دس مسئلے بھی نہین اگر حامیان وید سچے ہین تو اس شکایت کو رفع کرین اور مُنہ مانگا انعام لین۔ ویدون مین
تو منترون کو استعمال کی بابت بھی کچھ نہین لکھا کہ کس وقت اور کونسی رسم مین پڑھنا چاہئے۔ وید والے اپنی
مرضی سے یا پُرانے ہندؤن کی تقلید سے جسکو چاہتے ہین اپنے نہانے اور دھونے
کے وقت پڑھ لیتے ہین اور جسکو چاہتے ہین بیاہ شادی اور مرنے پرنے کی رسمون وغیرہ مین
استعمال کرتے ہین دیکھو سندھیا بقول ہنود کیسی متبرک عبادت ہے لیکن ہیئت کذائی اس کی
اجازت بھی ویدون نے نہین دی۔ اور موجودہ پوجا پاٹھ نہان اسنان وغیرہ طریق عبادت انگیا لہنگا
دھوتی لنگوٹی وغیرہ کسوت سود و رشوت ڈنڈی مارنا وغیرہ طرز معاشرت پر غور کرنیسے تو یہی معلوم ہوتا ہے
کہ ویدون مین امورات روحانی و جسمانی کی ہدایت کوئی نہین اگر ہوتی تو وید والے اُسپر ضروری عمل کرتے
اور جو کچھ وید بھاشیہ بھومکا اور ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی وغیرہ مین آریہ دھرم درج ہے ویدون کی باتین
نہین مہ دیانندی تعلیم اور ایسی مشکل ہو کہ کسی مہذب انسان سے اُسپر عمل نہین ہوسکتا کیونکہ قومی شرم و دنیاوی عار ہر شخص
کے دلمین گھر کئے بیٹھی اور تعلیم مذکورہ پر عمل کرنیسے برباد جاتی ہے مشتے از خروارے ملاحظہ ہو

(۱) ۱۶ برس کی لڑکی اور ۲۵ برس کا لڑکا شادی
کے وقت ضرور ہونا چاہئے سنسکار ودھی
صفحہ ۳۰ و صفحہ ۱۳۱ (۲) جیسے شوہر پسندی کی رسم
ہمیشہ سے چلی آتی ہے وہی عمدہ ہے یعنی حسب
رسم قدیم لڑکیان اپنا شوہر آپ پسند کرین ستیارتھ
پرکاش صفحہ ۱۰۵ سنسکار صفحہ ۱۱۶ (۳) لاولدی کے وقت
نیوگ کرکے ضرور اولاد حاصل کرنا چاہئے ستیارتھ
صفحہ ۱۱۵ بھومکا صفحہ ۲۱۲ (۴) وید کے دستور موافق ایک

१६ वर्षकी कन्या २५ वर्षका पुरुष अ-
वश्य हो ॥ जैसे स्वयम्बरकी रीति आर्यो-
वर्तमें परम्परासे चली आती है वही
बिवाह उत्तम है ॥ आपत्काल में
नियोग अवश्य होना चाहिये ॥ वेद
रीतिसे एक पुरुषके लिये एकही स्त्री
एक स्त्रीके लिये एकही पुरुष होना
चाहिये अधिक नहीं ॥ और न कभी

इन द्विजोंका पुनर्विवाह वा वियोग होना चाहिये ॥ हे स्त्री तू नियोग में ग्यारह पति तक कर ॥ गर्भस्थित दिन निश्चय होजाने से एकबर्ष पर्यंत स्त्री पुरुषका समागम कभी न होना चाहिये ॥ गर्भवती स्त्रीसे एकबर्षसमागम न करनेके समयमें पुरुष वा स्त्रीसे न रहाजाय तो किसी से नियोग करके उस के लिये पुत्र उत्पत्ति करदे ॥ जो बिवाहित पति धर्मके अर्थ प्रदेशमें गया हो तो आठ विद्याके लिये गया हो तो ६ - धन के लिये गया हो तो ३ बर्ष तक बाट देखे. फिर नियोग करके सन्तान उत्पत्ति करले जब बिवाहित पति आवे तब नियुक्त पति छूट जावे ॥ जो पुरुष अत्यंत दुखदायक हो तो स्त्रीको उचित है कि उसको छोड़कर दूसरे पुरुषसे नियोग कर संतानोत्पत्ति करके उसी बिवाहित पति के दायभागी सन्तान करलेवे ॥ मूलेन्द्रिय और योनीन्द्रियके ऊपर को संकोच और वीर्य्यको खेंचकर स्त्री गर्भाशयमें स्थित करे ॥ सदा पुरुष ऋतुकालमें स्त्रीका समागम करे ॥

مرد کی ایک عورت ایک عورت کا ایک مرد ہونا چاہئے زیادہ نہین اور نہ کبھی ان رجپتون برہمنون اور بنیون مین دوسرا گھر بسانا نکاح ثانی و طلاق ہونا چاہئے بھومکا صہ ۲۱۲ سیتیارتھ صہ ۱۱۳ و صہ ۱۱۶ (۵) اے عورت تو نیوگ مین گیارہ خصم تک کر (وید) سیتیارتھ صہ ۱۲۴ بھومکا صہ ۲۱۲ (۶) ظہور حمل کے دن سے ایک برس تک حاملہ سے خاوند جماع نکرے ستیارتھ صہ ۹۴ سنسکار صہ ۴۴ (۷) حاملہ سے ایک برس تک جماع نکرنے مین عورت یا مرد سے اگر رہا نہ جائے (صبر نہو سکے) تو کسی سے نیوگ کرکے اُسکے لئے بیٹا جن دے سیتیارتھ صہ ۱۲۱ (۸) جو خاوند مذہب کے لئے پردیس گیا ہو تو آٹھ برس علم کے لئے گیا ہو تو چھ برس دولت کیلئے گیا ہو تو تین برس تک رستہ دیکھے پھر نیوگ کرکے اولاد حاصل کرلے جب اصلی خاوند آجائے نیوگ والا علیحدہ ہوجائے ستیارتھ صہ ۱۲۰ (۹) جو خاوند بالکل ایذا بخش ہو تو عورت پر واجب ہے کہ اسکو چھوڑکر دوسرے سے نیوگ کرکے اصلی خاوند کے مال کی وارث بنانے کو اولاد حاصل کرے ستیارتھ صہ ۱۳۰ (۱۰) قبل دو بجے کی

शेष घृतको वधू स्नानके घरमें जाके
सब अंगोंपर मर्दन करके स्नान करे फिर
शुद्ध वस्त्र धारण करके समीप कुंड के आवे॥
वरवधू सूर्य्य का दर्शन करें॥ शुभासन पर
वेदीके पश्चिम भागमें बैठके वामदेव गान
करें॥ गर्भके दूसरे तीसरे महीने में बर वृक्ष
की जटा वा उसकी पत्ती लेके स्त्री को दक्षिण
नासापुट से सुंघावे॥ पुंसवन संस्कार॥
अपने हाथसे पत्नीके केशोंमें सुगंध तेल
डाल कंघे से सुधार पट्टी निकाल पीछेकी
ओर जूड़ा सुन्दर बांधकर यज्ञशालामें
आवे उस समय वीणादि बाजे बजवावे॥
सामवेदका गान करें॥ गर्भिणी स्त्री उस
खिचड़ी को खावे और वृद्ध समीप बैठी
हुई ऐसा आशीर्वाद देवें फिर स्त्री पुरुष
विदा हों॥ जिस तिथि जिस नक्षत्र में जन्म हुआ हो
उसके नामसे ४ आहुतियां दे १ तिथि २ तिथिके देवता
३ नक्षत्र और
नक्षत्रके देवता॥ ग्यारहवें दिन वा दूसरे वर्ष
की
के आरम्भ तक जिस दिन जन्म हुवा हो उस
दिन नामधरे लोगोंको बुलाकर क्रियाआ-
रम्भ यजमान बालक का पिता और ऋ-
त्विज करें॥ पत्नी पतीके पीछे होकर उत्तर
भागमें पूर्वाभिमुख बैठे॥ इन मंत्रों को

بالائی حصہ کو فراہم کر کے زیر ناف کی ہوا
کے زور سے زن نطفہ کو قرارگاہ کی جانب
کھینچے ستیارتھ صہ ۹۳ سنسکار صہ ۱۴ (۱۱)
ہمیشہ حیض کی حالت میں جماع کرنا چاہیے سنسکار صہ ۴۳
(۱۲) ہون کا باقیماندہ گھی جو ہو غسل خانہ میں جا کے
سر سے پانک ملے اور غسل کرے پھر عمدہ لباس پہنکر
ویدی کے پاس آوے - بی بی میان سورج کی
زیارت کریں پھر ویدی کے پچھم عمدہ بستر پر بیٹھکر
بی بی میان وام دیو کی گاوین سنسکار صہ ۴۴ و صہ ۴۵
(۱۳) حمل کے دوسرے تیسرے مہینے میں بڑ درخت کی
داڑھ یا پتون کی بو باس بناکر حاملہ کو منتر پڑھ پڑھ
سونگھاوے سنسکار صہ ۴۵ و صہ ۴۶ (۱۴) حاملہ عورت
کا خاوند وضع حمل سے دو مہینے بعد تک رہبانیت اختیار
کرے سنسکار صہ ۴۷ (۱۵) خاوند اپنے ہاتھ سے جورو کے
بالون میں پھلیل ڈالے کنگھی کرے بال سدھار پٹی
نکال پشت کیطرف خوبصورت چوٹی باندھے اور ہوم خانہ
میں دونوں آوین اسوقت بین باجے وغیرہ بجواوین
اور سام وید گاوین سنسکار صہ ۴۹ و صہ ۵۰
(۱۶) حاملہ کھچڑی کھاوے بوڑھیا پاس بیٹھی ترقی
کی دعائیں دیں پھر لوگ وداع ہون سنسکار صہ ۵۰
(۱۷) جسدن جس نچھتر میں لڑکے نے جنم لیا اسدن کی اور اسکے دیوتا
کی اور نچھتر کی اور اسکے دیوتا کی ایک ایک آہوتی دے سنسکار صہ ۵۰
(۱۹) بچہ کی والدہ خاوند کی پشت سے پھر کر ویدی کے شمالی حصہ میں پورب

نچ بیٹھے سنسکار ص۵۹ (۲۱) ان منتروں کو پڑہکر بیٹے کا سر سونگھے

اور جب پردیس سے آیا کرے جب بھی سونگھا کرے سنسکار ص۵۹ (۲۲)

بچہ شالا مین ماں بچہ لیکر آوے سنسکار ص۶۲

(۲۲) اور ہون کرکے عورت کے سر کو خاوند

چھووے (بچہ شالا مین) سنسکار ص۶۳

पढ़कर पुत्र का शिर सूंघे इसी प्रकार जब प्रदेश से आवे तब भी करे ॥ बालक को माता लेकर आवे ॥ और पिता मौन करके स्त्री के शिर को स्पर्श करे ॥ धर्माचरण से नीच वर्ण उत्तम वर्ण को प्राप्त होता है ॥

بنے تہذیب کے لحاظ سے لفظ بلفظ ترجمہ نہیں کیا نوٹ کے طور پر خلاصہ عبارات لے لیا ہے ناظرین معاف فرمائیں۔

---

خلاف تہذیب ہونے کی وجہ سے ہم نے مسائل مذکورہ پر عمل کرتے کسی کو نہیں دیکھا کنواری اور بیوہ وغیرہ ہزار ہا موجود ہیں لیکن کیا مجال کہ غیر مرد کا سایہ بھی دیکھہ سکیں یا کوٹھے پر کھڑی ہوں یا کسی ناپاک اور ناقص خیالات کی گرد ہی اپنے دل کے آئینہ یا دامن عصمت پر پڑنے دیں بالخصوص محصنات مومنات جنکے کانون مین قرآنی ہدایت و نصیحت پڑی ہے وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ترجمہ۔ اور وقر سے بیٹھی رہو اپنے گھروں میں اور مت سنگار کرو پہلی جاہلیت (غیر قوموں) کے سنگار بحکم آنکہ ؎ صحبت صالح ترا صالح کند ۔ جو مومنات صالحات کے پڑوس مین رہتی ہیں وہ بھی قابل شرم و باعث عار کوئی کام نہیں کرتیں بلکہ ماں باپ نے اگر سمندر کے پار یا اسی برس کے بوڑھے سے بیاہ دی تو بھی بجز دم قبولیت کے لب نہ ہلایا اور اُف نہ کی اسیواسطے یہ کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی رذیل کی لڑکی نے بھی والدین کی مرضی کے خلاف یا بطریق سوئمبر کسی مرد کو قبول کیا یا کسی غیر متمند نے نیوگ وغیرہ متذکرہ بالا ہدایات وید پر عمل کیا اور نہ آئندہ کرنے کی امید۔

یہ باتیں محض آریہ بنانے کی نیت سے کتابوں مین درج کرائی گئی معلوم ہوتی ہیں شاید اسی دھوکے مین اگر کچھ لوگ آریہ بن گئے۔ جو ناکامی و نامرادی کے سبب پچھتارہے ہیں لیکن ؎ اب پچھتائے کیا ہو جب چڑیا چگ گئیں کھیت ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم | نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے رہے

اگر ہماری مانیں تو کتب مذکورہ سے قابل شرم باتیں نکال ڈالیں اور گناہ آلودہ باتوں کو ست

دھرم کہنا چھوڑ دین تاکہ تہذیب قایم و باقی رہے اور عوام دہوکا نہ کھائین - وما علینا الا البلاغ

**قولہ** - شتہ پتھ ایتری گوپتہ سام و دبا ان یہ جو ویدون کی تفسیر ہین ان مین مفصل و مشرح آریہ دھرم کے اصول کی تشریح و توضیح موجود ہے -

**اقول** - جس طرح بار و برگ توحید سے نخل وید معرا ہین ویسے ہی اُن کی تفسیرون کے شجر بھی مبرا ہین - پہلی تین تفسیرون مین تو وہی شرمناک و بعید از قیاس کہانیان درج ہین کہ جو بیاس جی کے پرانون کا مادہ ہین - اسصورت مین پرانون کا جھٹلانا تفاسیر مذکورہ کو جھٹلانا ہے کیونکہ جو اُن مین ہے وہی اِن مین ہے -

سام و دباان نقش سلیمانی کی طرح ایک پرانا نسخہ ہے - جسمین سام وید کے منترون کی بابت لکھا ہے کہ یہ منتر فلان مطلب کے لئے اور وہ فلان مراد کیواسطے کار آمد ہے مگر بے سود کہ اثر ندارد - اس زمانہ مین گائے جانے کے سوا اور کسی کام نہین آتے اور دیانندی دہرم کا اُس مین پتا نہین اگر یہی توضیح ہے کہ کسیقدر اوپر مذکور ہوئی تو جادوگری قصہ کہانی وغیرہ کی مانند نظر آتی ہے نادان آدمی بن پڑھے شیخیان بگھارتے ہین اور یہ نہین سوچتے کہ جب سرے سے ویدون مین شرعی احکام توحید و فقہ و فرائض وغیرہ علوم کا نام نہین تو اُن کی تفسیرون مین کہاسنے اور کیونکر دستیاب ہو سکتے ہین ؎ فَحُشِنْ ثَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ کَرَمِ الْبَذْرِ -

لنکا کے راجا راجچندر کے حریف راون برہمن نے اور اُوٹ اور مہی دھر وغیرہ نے بھی اپنے اپنے مذاق پر ویدون کی تفسیرین لکھی ہین - لیکن خاص و عام پنڈتون سے یہی سُنا گیا ہے کہ دیانندی دھرم کا پتا اُن مین بھی نہین ہے -

ساین اچارج بجانگر راجا کے وزیر کے بھائی نے جن دنون مسلمانون کا راج ہندوستان مین تپ رہا تھا یعنی چودھوین صدی عیسوی مین ویدون کی تین حصون مین تفسیر لکھی پہلی مین فقرہ فقرہ کا ترجمہ حال کی سنسکرت مین اور موقع موقع پر ہر اجمال کی تفصیل و تشریح و نکات دوسرے مین صرفی قواعد نحوی ترکیب معقولی قوانین تیسرے مین سنسکرت محاورات درج ہین ہر فرقہ کے عالمون نے اسی تفسیر کو بہتر کہا اور اسی کی انگریزی جرمنی بنگالی وغیرہ مین ترجمے ہوئے - یہ تفسیر کیا ہے مفسر نے سنسکرت علوم کا دریا کوزہ مین بھر دیا ہے - سائن

وقت کا مجدد تھا اُسنے راجہ کی مصاحبت اور دولت غنیمت جانی کئی ہزار برہمن فاضل نوکر رکھے کتب متداولہ کے شروح بنوائے اور عام ہندوستان مین شایع کرائے۔ مسلمان بادشاہ کے فیضان سے سنسکرت کو ترقی جیسی اُسوقت ہوئی برہما جی سے لیکر آجتک کبھی نہین ہوئی وجہ یہ کہ مسلمان قدردان ہین علم کی ترقی چاہتے ہین اور دیوتا وغیرہ راج رشی یوگ وغیرہ کے خوابان تھے اُنہین اسکی فکر دوسرا کام کرنے سے روکتی تھی اس زمانہ کے چند جاہل جو کہ مسلمانونکو ہندؤن کی پستک جلانیوالے بتاتے ہین مفتری ہین اسکا ثبوت اُنکے پاس کوئی نہین اگر مسلمان جلانیوالے ہوتے تو اُسوقت شایع کیون کر دیتے۔

بے ریا مفسرون نے منترون کو بڑی احتیاط سے حل کیا اور ترجمہ مین اس بات کا لحاظ رکھا کہ لفظ کم و بیش نہ ہونے پائے اور عام فہم ترجمہ ہو۔ اخفائے مطالب اور تاویلون کی راہ نہین چلے بلکہ منترون کے متعلق کچھ ایسی سرگزشتین اور کہانیان لکھدین۔ جنسے قدیم آریون کے حالات و مذہبی رسومات و خداداری کے اصلی طریقے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین۔ لیکن دیانندی دھرم کا بیان کسی نے نہین لکھا۔ یہ مکذبین کی صریح مغالطہ وہی ہے کہ ایک سراسر جدید چیز کو قدیم بتاتے ہین اور قدیم کتابون سے نکالکر نہین دکھاتے بلکہ فرضی حوالون اور بہانون سے ٹلاتے ہین۔

آجکل کی نئی روشنی والون نے مسلمانون کی تقلید سے آبائی طریقہ چھوڑا مشرک سے موحد ہندو سے آریہ بنے۔ پچھلی باتین چھپائین اور اہل کتاب بننے کی نیت سے وید منترونکا گرسی شجرہ بدلا تمام عمر مین مرچکر پونے دو ویدون کی تفسیر شایع کی جسمین لفظی ترجمہ کہین نہین۔ رچاؤن لعبتون کو تصنع کا لباس اور جودت طبع کا زیور پہنا کر ایسا ولربا بنا رکھا ہے کہ لوہے سونا بازاری ہٹ مار اور گنوار اُنپر دولت دھرم نثار کرتے ہین اور علمائے خداشناس و برہمنان نیکو اساس اُنکی صورت سے ڈرتے ہین ؎

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | وزدرون قہر خدائے عزوجل | | ازبرون چون گور کافر پر خلل | |

اس تفسیر مین اول توان مسلمات کا رد کیا گیا ہے جنکو قدیم آریہ صحیح جانتے تھے۔ جیسے سورگ نرگ آسمان دیوتا اگنی شمس وغیرہ کا وجود دیو پوجا پتر پوجا شرادھ ترپن مورتی پوجن وغیرہ کہ جمہور سلف ہنود صحیح مانتے تھے۔ وہ سب اس تفسیر کی رو سے خام خیالی اور غلط ثابت ہوتے ہین۔

دوسری۔ لفظ کچھ ہین اور معنی کچھ ہین جو وید کے لفظون سے ثابت ہوتا ہے وہ اس مفسر کے تاویلی معنون سے رد ہوتا ہے۔ یجروید کی چودھوین باب کا بیسوان منتر مع ترجمہ ملاحظہ ہو۔

تیسرے تصرف بیجا و تصنع سے کام لیا اور اپنی غرض پوری کرنیکیلئے خود نرکت نگھنٹ وغیرہ لغات

کے خلاف لکھا ہے چنانچہ لغت اتھا इत्था کا ترجمہ نگھنٹ باب ۳ کھنڈ ۱۰ مین ست نام सत्यनाम

راستی لکھا ہے۔ اور اس تفسیر مین یجر باب ۲۶ منتر ۱ سے ہے یوشو بروانی مین (اسوجہ سے) لکھا ہے

اور باب ایک کھنڈ ۱۲ مین जल جل کا ترجمہ پانی اور کھنڈ تین مین [illegible] اکاش کا ترجمہ آسمان اور باب ۲

کھنڈ ۱۰ مین بندھو کا دولت اور کھنڈ ۷ مین अन्न ان کا غلہ۔ اور نرکت دیوت کانڈ مین اگنی اندر برھما

برہسپت وشن وغیرہ کو مختلف مقامات کے دیوتا بتایا ہے اور اس تفسیر مین سب کو پرمیشور کے

نام بتایا ہے۔ حالانکہ راشٹری राष्ट्री اریہ ا अर्यः نیتوان नियुत्त्वान- इनश्चनः اِنَنہ

سوا وید کے پرمیشور کا نام اور کوئی نہین۔ دیکھو نگھنٹ باب ۲ کھنڈ ۲۲۔ جس سے بخوبی ثابت ہے

کہ ان چار نامون کے سوا ویدون سے ماخوذ مستنبط ایک بھی نہین۔ جو لوگ پرمیشور کے ہزارون

نام بتاتے ہین از خود اختراع کرتے ہین۔ اگر اور دو چار ہوتے تو انکو بھی منی جی ضرور ہی نقل کرتے

چونکہ انہون نے اکاش اجل وغیرہ کو اشیا کا نام بتایا اور اگنی وایو وغیرہ کو دیوت کانڈ مین درج کیا

پرمیشور کے نام نہین بتایا اسواسطے ظاہر ہے کہ اسما مذکورہ پرمیشور کے نہین اشیا اور دیوتا کے

نام ہین۔ مفسر نے اصلی مطلب چھپانے کی نیت سے صریحاً خلاف کیا ہے۔

چوتھے۔ اپنے مطلب براری کیلئے صدہا جگہہ علم کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ از روے علم ادب

علم کا ترجمہ کرنا درست نہین۔ اسلئے کہ اصلی مطلب ہاتھ سے نکلجاتا ہے اور کچھ سے کچھ بنجاتا ہے۔ یجر

باب ۲۷ منتر ۱۹ کی تفسیر ملاحظہ ہو۔

तिस्रो देवीर्बर्हिरेदं सदन्त्विडा सरस्वती भारती ॥ मही गृणाना ॥

اس منتر مین اڑا۔ سرسوتی۔ بھارتی۔ تین اسم مؤنث ہین۔ زبان سنسکرت کے فاضلون وید کے

مفسرون نے انکو اپنی اصل پر رہنے دیا اور ترجمہ اسطرح کیا ہے کہ (پرجاپتی رشی یجہ مین ہے دیویون کو بلاتا ہے)

یگیہ (تسرہ) تینون (دیویہ) دیویان (مہی) بڑی (گرنانا) سراہنے والی۔ (اڑا) اور (سرسوتی) اور (بھارتی)

(ایدم) اس (ورھیہ) کشا کے مسند پر (آسدنتو) بیٹھین۔

تفسیر مذکورہ مین اسطرح درج ہے کہ اے انسانون تم لوگ جو (مہی) بڑی (گرنانا) تعریف کرتی ہوئی

(اڑا) تعریف کرنے کے لائق (سرسوتی) حمیدہ صفات ستودہ

شناخت والی اور (بھارتی) شاستروں کو رکھنے والی جو (تسرہ) تین (دیوی) دل پسند بولی (ایدم) اس (ورہی) خلا کو (آسدنتو) اچھی طرح حاصل ہون - ان تینون طرح کی بولیونکو تم لوگ سب جانو - اس سے تین زبانون کی قدامت وہدایت ظاہر ہوتی ہے اور اڑا وغیرہ نامون کا ترجمہ کر ڈالنے کا سبب یہ بھی ہے کہ اس مفسر کو بہ تقلید سید صاحب دیوتا اور دیویون کے وجود سے انکار ہے اور وہ یہان سے ثابت ہوتا تھا مجبوراً نامون کا ترجمہ کرنا پڑا حالانکہ یہ انکار جمہور مفسرین اور خود ویدون کے خلاف ہے -

پانچوین - ترجمہ کے ضمن مین مفسر نے اپنی رائے کو اس انداز سے ملا دیا ہے کہ دیکھنے والے کو وہ لغت کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے اور حقیقت مین وہ اُسکی رائے ہے ترجمہ نہین جیسا کہ لفظ मातापिता ماتا پتا کا ترجمہ پرتھوی کے تل شمبن شیل ماتا اور سورج کے سمان تجبھوی پالن کرنے والا باپ حالانکہ لفظ بلفظ ترجمہ ماتا کا مان پتا کا باپ ہے -

چھٹے - ویدون کی سُرخیون کی رعایت بالکل نہین رکھی چنانچہ جس طرح قرآن شریف کی سورۃ سورۃ پر لکھو رہا ہے کہ اس سورت کا نام یہ اور فلان وقت نازل ہوئی اور اتنی آیتین ہین اسیطرح رگوید کے سکتون اور یجر وسام وغیرہ کے بابون پر لکھ رہا ہے کہ اس سُکت یا باب مین اتنے منتر فلان شخص کی تصنیف فلان دیوتا کی تعریف مین ہین - فلان راگ یا فلان سُر مین گائے جائین جس سے وید کے منتر منتر کی اصلیت وحقیقت کما ہی ظاہر ہوتی تھی اس نئے مفسر نے حق چھپانے اور ویدون کو کلام خدا بنانے کی نیت سے انکو بالکل اُڑا دیا اور اپنی مصنوعی سُرخیون سے پرمیشور کی عروس خیال کی مانگ بھری اور فرضی فقرون سے نقش ونگار کیا حالانکہ ارباب معنی کے نزدیک ویدون کو اُنسے کچھہ زینت نہین یجروید کا باب ۳۰ منتر ایک کی سُرخی ملاحظہ ہو - قدیمی سُرخی یہ ہے کہ دیوس منتر کا رشی یعنی بنانیوالا اتھروَن ہے دیوتا سوتیا اور وزن بحر ترشٹپ ہے وحیمی سُر ہے اور نئے مفسر نے اُسکی جگہہ یہ سُرخی قایم کی ہے کہ اس منتر مین بیوی کو کیسی ہونا چاہئے اُسکا بیان ہو -

देवस्येत्यस्याथर्वण ऋषिः सविता देवता ॥ निचृत्त्रिष्टुप छन्दः धैवतः स्वरः ॥ अथ पत्न्याभविष्य मित्याह: ॥

ناظرین دوسری سُرخیون کو بھی اسیطرح خیال فرمائین - اگرچہ پرانی سُرخیان البتہ جو کتابین متقدمین نے

اسماء الرجال کے طور پر ویدون کے مصنفون کے باب مین لکھی ہین گل ردّی ہین تو یہ نئی سُرخیان اور معنوی کارروائی سب درست و مناسب ہے اور نزاعی صورت مین الہام ثانی کی اشد ضرورت ہوگی کہ فیصلہ کرے بدون الہام کے نئی سرخیون کو ترجیح دینا جمہور سلف کے خلاف و صریحاً بدعت ہے قابل پذیرائی نہین اور بڑے اندھیر کی بات ہے کہ تمام دنیا کے خلاف ناجائز اختراعات کو نادان آدمی بلا دلیل قبول کرتے ہین اور قدیمی بیانات کی راہ نہین چلتے ہمارے نزدیک تو پرانی سُرخیون کو اور سلف کی تفسیرون کو غلط اور باطل ٹھیرانے کی اغلب یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ خود مختاری و آزادی حاصل ہو پھر جو چاہین از خود بےباکانہ لکھا کرین چنانچہ اس نئی تفسیر مین ایسا ہی کیا گیا ہے کہ موجودہ حالت وطرز معاشرت کو مدنظر رکھکر جھٹ لکھدیا کہ پُرانے مفسرون کا بیان غلط اور قدیمی سُرخی ردی یہ منتر پیشور نے کپڑا سینے آٹا پیسنے۔ جہاز چلانے ریل تار کل وغیرہ بنانے مین الہام کیا ہے۔ دیکھو تفسیر مذکور کا دیباچہ خصوصاً صفحہ ۱۰۹ تا صفحہ ۲۰۰ حالانکہ ویدون کے اگنی انگرا وغیرہ سے لیکر انگریزون کے تار جہاز وغیرہ نکالنے اور ہندوستان مین لانے تک کی پوتھیون مین ذکر تک نہین کہ اشیاء مذکورہ کا نام کیا اور کیسی ہوتی ہین۔

تھانیسر کی زمین کھودنے سے پُرانی ہڈیان اور بڑے بڑے گھونگ نکلتے ہین جنسے پانچہزار برس کی لڑائی کا پتا لگتا ہے کہ یہان ہوئی تھی مگر پُرانے کھنڈر اور ٹیلے اور کوئین کھودنے کیوقت ریل کا ٹکڑا یا انجن کا پرزا یا تار کا ستون یا سڑک کا سلیپر کبھی نہین نکلا کہ جسپر اگنی انگرا وغیرہ وید کے بنانے والون کی سواری چلتی اور خبرون کے گھوڑے دوڑتے تھے اور نہ کوئی انکا مقلد ہی شت پتھ نرکت نگھنٹ اور معتبر شاسترون سے اشیائے موجودہ کا نام یا بنانے کی ترکیب یا رشیون کے سوار ہونے اور آپسمین تار دینے کا بیان دکھلا سکتا ہے جس سے من کل الوجوہ ثابت ہے کہ مضامین مذکورہ بالا سر تا سر تاویل اور بالکل طبعزاد ہین۔ اگنی انگرا برہما وشنو تو در کنار یاسک منی اور یاگولکہ رشی وغیرہ لوگون سے بھی منقول نہین بلکہ سب نرالے اور بالکل جدید ہین۔ پس جب ویدون کا وہ حصہ کہ مفسر نے ریل تار وغیرہ کے علوم و فنون مین خیال کیا تھا ٹھیک نہ نکلا بلکہ قدیمی تفسیرون کے خلاف ثابت ہوا تو باقی کی تفسیر کیونکر درست و صحیح ہو سکتی ہے ذرا غور کرو جس کتاب کے ترجمہ مین مترجم کی طرف سے دو چار جگہ تبدیلی وقوع مین آئے وہ قابل اعتبار

نہین رہتی پھر جس کتاب مین شروع سے آخر تک تحریف ہی تحریف کردی جائے وہ کیونکر ماننے
کے لائق رہسکتی ہے - اگر میری سمجھ کی غلطی نہین تو تفسیر مذکورہ مین بعینہ وہی کاریگری گئی ہو
جو ذیل کے حل مین ہو رہی ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا | | بخال ہندویش بخشم سمرقند و بخارا را | |

**حل** - اے سینکڑون یا ہزارون طرح کی علم و عقل والے فاضلو (اگر) جو (آن) وہ (ترک)
ایران کا خوبصورت مغل (شیر) اگائے کے تازہ دودھ کی (آزی) بیائے نسبت آس رکھنے والا
آز بمعنی حرص (غیاث) (بد) بُرا (است) ہے - جملہ شرطیہ ختم ہوا - آگے اُسکی جزا ہے (تو) سرجملہ
محذوف تھا ترجمہ مین لایا گیا (آرد) عقلمند علم والی خوبصورت بچے جننے والی خاوند کی - یا دیور
کا مناکر نیوالی کے کومل ہاتھون سندر چکی مین پسا ہوا مہین آٹا (دل ما) مضاف و مضاف الیہ
لائق مدرس کی طرح عمدہ خیالات سوجھانے والے عنصری کوٹھری مین رہنے والے ہماری
دل (را) کو بس ہے - یعنی اگر وہ مغل فی الحقیقت بُرا ہے تو مجھے روٹیان بس ہین (ب) برائے قسم ہے
(خال) اسم فاعل عربی خلوت مین سمجھانیوالے دوست یا ذہن (ہندو) قتل وغیرہ گناہون سے (دو)
دور رہنے والے یا نوکر یا معشوق کی کہ ہندو بمعنی غلام و معشوق محاورہ فارس مین آیا ہے (ش) ضمیر
ہے اُسکے کی (بخشم) بانٹ دونگا مین بخش بمعنی حصہ (سمر) قصے اور (قند) گوڑ (بخار) غصہ (آرا) لانے
والی چیزین کثرت استعمال کے سبب ایسے مقامات مین سے الف گر جاتا ہے اسباب کو تم سب لوگ
جانو یا جیساکہ مین کرتا ہون ویسے ہی تم لوگ بھی کرو -

یہ آپ مان انکار ہے اس اپدیش کا مطلب یہ کہ آدمی صحبت بد سے پرہیز کرے اگر شراکت کے بعد برائی معلوم
ہو تو فوراً مال و اسباب تقسیم کرالے ایسا ہو کہ اُسکے زہریلے اثر سے یہ بھی برا ہوجائے سچ ہے ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| صحبت صالح ترا صالح کند | | صحبت طالح ترا طالح کند | |

## ویدون کی ہدایت اور مفسرونکی فراست کا بیان

ناظرین ہم عام ہندؤن کی اسبات پر یقین کر سکتے تھے کہ ویدون مین خلاف تہذیب باتین نہین یہ
پنڈت دیانند کی فہمید کی غلطی ہے کہ اُنہون نے ویدون کا ترجمہ بدلدیا ہے لیکن جب وہی باتین
دوسری تفسیرون مین بھی موجود ہین تو مجبوراً ماننا پڑا کہ محض دیانندجی کی سمجھ کا ہی قصور نہین بلکہ یہ ویدون

کے ذاتی نقائص ہین - کہ ہر ایک تفسیر مین خلاف تہذیب باتین موجود ہین -
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ مین وید تصنیف ہوئے یا بیاس جی نے جمع کرائے تھے ہندی شعراء
کی توجہ تہذیب کی جانب مائل نہوگی یا یہی خیالات تہذیب مین داخل ہونگے - کیونکہ وید و تفسیرات
وید مین بکثرت پائے جاتے ہین اگرچہ دیانند جی نے اُلٹ پلٹکر مہذبانہ کلام بناڈالا ور مفسرین عام
کا خلاف کیا تو بھی اتنے اُلٹ پھیر مین یہ تھوڑی سی کسر باقی ہے کہ وہی باتین برابر موجود ہین بقول
شخصے جائے اوستاد خالی است -

محافظان وید اگر مانین تو بغرض خیر خواہی قوم خلاف فطرت انسانی خیالات اور شرمناک تعلیم
وید و تفسیرات وید سے علیحدہ کردین اور بجائے اسکے عمدہ عمدہ خیالات بھردین تاکہ عفت و عصمت
پھیلے اور وید مہذبانہ کلام بنجائین ؎ گر نیاید بگوش رغبت کس ÷ بر رسولان بلاغ باشد و بس ۔

उत्सकथ्या अव गुदन्धेहि समंजिं चारया वृषनाय स्त्रीणां जो भोजनः ॥

परमेश्वर कहता है कि हे कामना की वृष्टि
करने वाले और उसकी प्राप्त कराने वाले
सभाध्यक्ष सहित विद्वान् लोगो तुम सब
एक सम्मति होकर इस प्रजा में ज्ञान को
बढ़ा के न्याय पूर्वक सब को सुख दिया करो
तथा जो कोई दुष्ट स्त्रियों में व्यभिचार
करने वाला. चोरों में चोर ठगों में ठग. डा
कुओं में डाकू प्रसिद्ध दूसरों को बुरे काम
सिखाने वाला इत्यादि दोष युक्त स्त्री को
तथा व्यभिचार आदि दोष युक्त स्त्री को
ऊपर पग और नीचे शिर करके उसको
टांक देना इत्यादि अत्यन्त दुर्दशा कर
के मार डालना चाहिये ॥

ہو بذا
اُت سکتھیا او گو دند سے ہی - سمنجم چار
یا برشن - استریانام جیو بھوجنہ -
یہ یجر وید کے تیئیس باب کا اکیسوان
منتر ہے - اسکا ترجمہ دیانند جی نے یہ کیا
ہے - پرمیشور کہتا ہے کہ اے میر مجلس
سمیت دانا لوگو جو کوئی عورتون مین زانی
چورون مین چور - ٹھگون مین ٹھگ
ڈاکوؤن مین ڈاکو - دوسرون کو بُرے
کام سکھانے والا وغیرہ بدکار
آدمی ہو یا عورت تو اُس کے اوپر
کو پیر اور نیچے کو سر کرکے ٹانگ دینا
وغیرہ بالکل بُری گت کرکے
مار ڈالنا چاہئے -

यजमान अश्वको अभिमंत्रण करता है हे शक्ति अपनीमें इन्द्रियों के नसीचने वाले निरुद्धेन्द्रिय अश्व वा मानस सूर्य्य तुम ऊरु से ऊपर प्राण को धारण करो लिंग शरीरको पराशक्ति में प्रवेश करो॥ जो लिंगशरीर अहंकारमें प्रत्व में आशक देहाभिमानी प्रकृति रूप जीवोंको जीवन और भोगका साधन है॥

پنڈت جوالاپرساد نے برہم بھاشیہ مین اسکے معنے یہ لکھے ہین کہ یجمان (مہتم ہیج) گھوڑے سے کہتا ہے کہ اے اپنی طاقت سے حواسون کو قابو مین رکھنے والے تندرست گھوڑے یا انسان تم رانون سے اوپر پران کو دھارن کرو۔ لنگ شریر کو پراشکتی مین داخل کرو وہ لنگ شریر جیو کو زندگی اور بھوگ کا ذریعہ ہے۔

यजमान घोड़े से कहता है हे वीर्यके सीचने करने वाले अश्व तू मेरी स्त्रीके जंघा ऊपरको करके उसकी गुदाके ऊपर वीर्य डालदे अर्थात् उसकी योनि में लिंग चलादे वह लिंग किसप्रकार का है कि जिस समय योनि में जाता है उस समय उसी लिंगसे स्त्रियों का जीवन होताहै और उसी से वे भोगको प्राप्त होती हैं इससे तू लिंगको मेरी स्त्री की योनि में डालदे॥

علاوہ وقت پنڈت بھی دھرم سرگ واسی نے پرانی سنسکرت کے محاورہ کے موافق اپنی تفسیر مسمئے وید دیپ مین اس تاویلی حجاب کو اسطرح توڑا ہے۔ کہ یجمان اس منتر مین گھوڑے سے کہتا ہے کہ اے طاقتو رسانڈ تو میری عورت سے جماع کر۔ تیرا جسم عورتون کیلئے روح کی غذا ہے۔
انتہے بلخضا۔

यकाशकौ शकुन्तिकाहलगितिवंचितिच्चा इंति॥ भेयसोनिगलालीतिधारका॥

یکاسکو شکنتکاہل گتی ونچتی۔ آہنتی گبھے پسو نگلا لیتی دھارکا۔

(यकाशकौ) प्रजाका नाम शकुन्तिका है कि जैसे वाजके सामने

یہ یجروید کی تیئیسوین باب کا منتر دیانندجی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے کہ یہان رعیت کا نام شکنتکا ہے کہ جیسے باز کے سامنے

| | |
|---|---|
| छोटी २ चिड़ियाओं की दुर्दशा होती है वैसे ही राजा के सामने प्रजा की जहाँ एक मनुष्य राजा होता है वहाँ प्रजा ठगी जाती है ॥ तथा प्रजा का नाम गभ और राज्य का नाम पस है जहाँ एक राजा होता है वहाँ वह अपने लोभ से प्रजा के पदार्थों की हानि ही करता चला जाता है इस लिये राजा को प्रजा का घातक अर्थात् हनन करने वाला भी कहते हैं इस कारण से एक को राजा कभी नहीं मानना चाहिये किन्तु धार्मिक विद्वानों की सभा के आधीन ही राज्य प्रबन्ध होना चाहिये ॥ | یہان رعایا کا نام (شکنتا) ہے جیسے باز کے روبرو چھوٹی چھوٹی چڑیون کی حقیقت ہوتی ہے ویسے ہی راجا کے روبرو رعیت کی ہوتی ہے (آہل گتے) جہان ایک شخص راجا ہوتا ہے وہان رعایا غارت جاتی ہے علی ہذا رعایا کا نام (گبھ) اور راج کا نام (پس) ہے جہان ایک شخص راجا ہوتا ہے وہان وہ اپنے لوبھ وطمع سے رعیت کے سامان واسباب کو نقصان پہونچاتا چلا جاتا ہے اسلیئے راجا کو رعیت کا گھاتک (غارت کرنیوالا) کہتے ہین اسواسطے ایک شخص کو راجا کبھی نہین ماننا چاہیئے بلکہ دہرم والے پنڈتونکی سبھا کے حکم موافق کاربند ہونا چاہیے ۔ |
| ब्रह्मा उद्गाता हो वा ब्रह्मा देवियों के साथ सम्वाद करता है जो अपरा प्रकृति है वह ठगती है यह जो वही संगी होता है उस कारण लिंग शरीर को उत्पत्ति, पालन, संहार गुणवाली पराशक्ति में लय करते हैं गौरी लक्ष्मी सावित्री रूपवाली सर्वाधार पराशक्ति उस लिंगशरीर को भक्षण करती है ॥ | برہم بہاش مین اسکے معنی یہ لکھے ہین کہ برہما و دگاتا ہوا گشتا دیویون کیساتھ سنواد کرتا ہے کہ جو اپرا پرکرتی ہے وہ ٹھگنی ہے یہ جو ہی جمع ہونیکے سبب (پس) لنگ شریر کو (گبھ) تین صفت سے موصوف پراشکتی مین (انتہی) داخل کرتا ہے (گلی) گوری لچھمی سب کو دہارن کرنے والی شکتی اس لنگ شریر کو نگل جاتی ہے (اگلی منتر مین اسکا جواب ہے) |
| यज्ञशाला में अध्वर्यु आदि ऋत्विज लोग कुमारी और स्त्रियों के साथ उपहास पूर्वक सम्वाद करते हैं इस प्रकार से | بہی دہرجی نے اپنی تفسیر (وید دیپ) مین اس منتر کو اسطرح روشن کیا ہے کہ یگ کے مکان مین یگ کرانے والے برہمن فاضل |

कि योनिको अंगुली से दिखलाके हंसते हैं ॥ जब स्त्री लोग जल्दी२ चलती हैं तब उनकी योनिमें हलहला शब्द और जब भग लिंग का संयोग होताहै तब भी हल हला शब्द होता और योनि और लिंग से बीर्य्य भरता है कुमारी अध्वर्यु का उपहास करतीहै कि जोयह छिद्र सहित तेरे लिंगका अग्रभाग है सोतेरे मुखके समान दीखपड़ताहै ॥

کنواری لڑکیوں اور جوان عورتوں سے انکی ستر گاہ کی طرف اشارہ کر کے یوں مسخرہ پن کرتے ہین کہ عورتین جس وقت جلدی جلدی چلتی ہین تو انکی ستر گاہ سے ہل ہلا آواز برآمد ہوتی ہے اور وقت مجامعت بھی یہی آواز نکلتی ہے آب منی بھی طرفین سے برآمد ہوتا ہے - اگلے منتر مین کنواری لڑکیاں مہتمم کو ہنسکر جواب دیتی ہین کہ تیری عضو کا سر تیرے منھ کی مانند نظر آتا ہے

माताचेत पिताचेतेऽग्रंवृक्षस्यरोहतः । प्रतिलामीतितेपिता गभेमुष्टिमतं सयत् ॥

(माताचते) सब प्राणियोंकी पृथिवी और विद्या माता के समान सब प्रकारके मान्य कराने वाली और सूर्य्य लोक विद्वान् तथा परमेश्वर पिताके समानहै क्यों कि सूर्य्य लोक पृथिवी के पदार्थों का प्रकाशक और विज्ञान दान से पंडित तथा परमात्मा सबके पालन करने वाला है ॥ इन्हीं दोनों कारणों से विद्वान लोग जीवों को नाना प्रकारका सुख प्राप्त करा देते हैं (अग्रंवृक्षस्य०) श्री जो लक्ष्मी है सोही राज्यका अग्र भाग अर्थात् शिरके समान है क्यों कि विद्या और धन ये दोनों मिलके ही

ماتاچ تے پتاچ تے اگرم ورکشسی روہتہ پرتلامی تے پتا گبھے مشٹ متم سیت یہ یجروید کے ۲۳ باب کا ۲۴ منتر ہے دیانند جی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے سب ذی روحوں کی زمین اور علم ماں کی مانند سب طرح سے ناز اوٹھانے والی اور سورج کا کرہ ویسے ہی پرمیشور باپ کی مانند ہین کیونکہ سورج کا کرہ زمین کی اشیا کو روشنی بخش اور عمدہ شعور دینے سے پنڈت ویسے ہی پرمیشور سبکا پروردگار ہے انہی دونوں علتوں سے دانا لوگونکو طرح طرحکا آرام و سرور حاصل کراتے ہین - ثروت جو دولت ہے وہی راج کا اگلا حصہ یعنی سر کی مانند ہے

जीव को शोभा और राज्यको सुख
की प्राप्ति कर देतेहैं (प्रतिलामीति०)
फिर प्रजाका नाम गभ अर्थात् ऐश्वर्य्य
की देनेवाली और राज्यका नाम
मुष्टि है क्योंकि राजा अपनी प्रजा के
पदार्थों को मुष्टि से हर लेताहै कि
जैसे कोई बलकरके किसी दूसरेके
पदार्थ को अपना बनालेवे वैसेही
जहाँ अकेला राजा होताहै वहाँ वह
पक्ष पात से अपने सुखके लियेजो२
प्रजा की श्रेष्ठ सुख देने वाली लक्ष्मीको
लेलेता है अर्थात् वह राजा अपनेराज्य
कर्म में प्रवृत्त होके प्रजा को पीड़ा देने
वाला होता है इसलिये एक मनुष्यको
राजा कभी मानना न चाहिये किंतु सब
लोगों को उचित है कि अध्यक्ष सहित
सभाकी आज्ञा में ही रहना चाहिये ॥

کیونکہ علم اور دولت یہ دونو ملکے ہی
جاندارون کو نیکنامی اور راج کو آرام
وعیش حاصل کرا دیتے ہین پھر
رعایا سے مراد دولت اور سرداری کے
دینے والی اور مٹھی سے مراد راجا ہے
کیونکہ راجا اپنی رعایا کی چیزین زور سے
چھین لیتا ہے جیسے کہ کوئی زور کرکے
کسی دوسرے کی چیزون کو اپنا لیوے
ویسی ہی جہان اکیلا ایک شخص راجا ہوتا ہے
وہان وہ ضد مین آکر اپنے فائدہ کے لئے
رعیت کی عمدہ اور سودمند نفع بخش چیزین اور
دولت لے لیتا ہے یعنے وہ راجا اپنی تمام
سلطنت مین پورا پورا تسلط کرکے رعایا کو
ستانے لگ جاتا ہے اسلئے ایک آدمی
کو راجا کبھی نہین ماننا چاہئے بلکہ سب لوگون
پر واجب یہ ہے کہ میر مجلس سمیت سماج کے
حکم مین ہی رہنا چاہئے

ब्रह्मा महेशी से कहता है ॥ तेरी माता
पराशक्ति और तेरा पिता महा नारायण
भी संसार वृक्षके अग्रभाग ब्रह्मास्वरूप
जलों पर चढ़ते हैं तब तेरे पिता महा
नारायणने यह बात कहतेकि मैंतेरे भोगसे
प्रसन्नहूं पराशक्ति मेंसृष्टितुल्यबीजकी छोड़ा

پنڈت جوالا پرشاد جی نے برہم
بھاشیہ مین یون ترجمہ کیا ہے کہ برہما مہیشی سے کہتا ہے کہ
(رتے) تیری ماتا (مان) پراشکتی ہے اور تیرا پتا (باپ) مہا
نارائن بھی (سنسار کشتے) درخت کے اگلے سرے یا نیون پر اروہن
چڑھتے ہین اسوقت تیرے باپ کو اتنی بات کہتے کہتے انزال ہوگیا
کہ (پراشکتی) مین تیرے بھوگ سے خوش ہون۔

अब ब्रह्मा हंसता हुआ यजमानकी स्त्री से कहताहै कि जब तेरी माता और पिता पलंग के ऊपर चढ़ के तेरे पिताने मुष्टि तुल्य लिंग को तेरी माताके भग में डाला तब तेरी उत्पत्ति हुई उसने ब्रह्मासे कहा कि तेरी भी उत्पत्ति ऐसे ही हुई है ॥

پنڈت بہی دھرجی نے اپنی تفسیر ویدوید مین اس طرح قمطرازی کی ہے کہ پہلے منتر مین برہماہنستا ہوا یجمان کی عورت سے کہتا ہے کہ جب تیری ماں باپ نے پلنگھ پر چڑھکر جماع کیا جب تو پیدا ہوئی دوسرے منتر مین وہ اُسکو ہنسکر جواب دیتی ہے کہ تیری پیدائش بہی تو اسیطرح ہوئی ہے

यद्धरिणोयवमत्तिन पुष्टं पशु मन्यते। शूद्रा यदर्य्यजारा न पोषाय धनायति ॥

یدھرنو یومتے نہ پشٹم پشو مینتو
شودرای دری جارا نپوشای دھنایتے

(यद्धरिणो०) यहां प्रजाका यव और राजा का नाम हरिण है क्यों कि जैसे मृग पशु पराये खेत में जवोंको खाकर आनन्दित होते हैं वैसे ही स्वतन्त्र एक पुरुष राजा होने से प्रजाके उत्तम पदार्थों को ग्रहण कर लेता है अथवा जैसे मांसाहारी मनुष्य पुष्ट पशुको मार के उसका मांस खा जाता है वैसेही एक मनुष्य राजा होके प्रजाका नाश करने हारा होताहै क्यों कि वह सदा अपनी ही उन्नति चाहता रहता है और शूद्र तथा वैश्य का अभिषेक करने से व्यभिचार और प्रजाका धन हरण अधिक होताहै इसलिये किसी एक मूर्ख वा लोभी को भी समाध्यक्षादि उत्तम अधिकार न देना चाहिये ॥

یہ باب مذکور کا ۳۰ منتر ہے دیانندجی نے اسکا ترجمہ یہ کیاہے کہ یہان (یو) سے مراد رعیت اور (ہرن) سے مراد راجا ہے کیونکہ جیسے ہرن پرای کھیت مین جو کہاکر خوش ہوتے ہین ویسے ہی ایک شخص راجا ہونیسے رعیت کی اچھی اچھی چیزین لے لیتا یا جیسے ماس خور آدمی موٹے تازے حیوان مار مار کہا جاتے ہین ویسے ہی ایک شخص راجا ہوکر رعیت کو تباہ و فنا کرڈالتا ہے کیونکہ وہ مدام اپنی ہی بھلائی چاہتا ہے اور خدمتگارون اور کاشتکارون وغیرہ کی آبرو اور مال کا نقصان زیادہ ہوتا ہے اسلئے کسی ایک نادان سے نادان یا لوبھی (طماع) کو بھی اعلےٰ اعلےٰ درجہ ملکی معاملات مین نہ دینا چاہئے۔

क्षत्ता पाला गली से कहताहै ॥ जब वासना विषयको भोगती है तब परमात्मा बासनावन्तजीको सद्गुण सम्पन्न नहीं मानता ॥ जब द्वैतोपासक जीवकी पत्नी बुद्धि पूरण ब्रह्म को त्यागकर अन्य देवताओं की भक्ति होती है यह मोक्ष लाभके लिये समर्थ नहीं होती ॥

برہم بھاشی مین اس منتر پر اسطرح جو شرح دکھائی گئی ہی کہ پہلے منتر مین کسان خدمتگار کی بیوی سے فرماتا ہے جب واسنا وشے کو بھوگتی ہے اسوقت پرماتما روح کو سمپن نہین مانتا - جسوقت غیر کی پرستش کرنیوالے روح کی بی بی عقل برہم کو چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤن کو پوجنے لگتی ہے وہ نجات کے حصول کیلئے قوت نہین پاتی -

क्षत्ता सेवक पुरुष शूद्र दासी से कहता है कि जब शूद्रकी स्त्री के साथ वैश्य व्यभिचार कर लेताहै तब वह इसबातको तो नहीं बिचारता कि मेरी स्त्री वैश्य के साथ व्यभिचार कराने से पुष्ट होगई किंतु वह इस बातको विचार को दुःख मानताहै कि मेरी स्त्री व्यभिचारणीहोगई अब वह दासी क्षत्ताको उत्तर देतीहै कि जब शूद्र वैश्य की स्त्रीके साथ व्यभिचारकर लेता है तब वैश्यभी इस बातका अनुमान नहीं करता कि मेरी स्त्री पुष्ट होगई किन्तु नीच ने समागम कर लिया इसबातको बिचार के क्लेश मानता है ॥

وید دیپ مین بھی دھر صاحب نے اس گورکھ دھندے کو اس طرح کھولا ہے کہ کسان خدمتگار کی بی بی سے کہتا ہے کہ جب کسان خدمتگذار کی بیوی سے زنا کر گزرتا ہے تو شودر اس بات کو نہین سوچتا کہ میری بی بی مضبوط ہو گئی بلکہ اس خیال سے کہ زانیہ ہو گئی سخت کڑھتا ہے اگلے منتر مین وہ جواب دیتی ہے کہ جب شودر کسان کی جورو سے زنا کر گزرتا ہے تو وہ بھی یہ نہین سوچتا کہ میری بی بی مضبوط ہو گئی بلکہ اس خیال سے کہ شودر نے اس سے زنا کیا سخت رنجیدہ ہوتا ہے -

द्विजों में पुनर्विवाह वा अनेक विवाह कभी न होना चाहिये ॥ द्विजों में स्त्री और पुरुष का एक ही वार विवाह होना वेदादि शास्त्रों में लिखा है द्वितीय वार नहीं ॥ और न कभी इन द्विजों में पुनर्विवाह वा वियोग होना चाहिये ॥ नियोग जीते पती पर भी होता है और मरे पर भी ॥ नियोग करने में ऐसा नियम है कि जिस स्त्री का पुरुष वा किसी पुरुष की स्त्री मर जाय अथवा उनमें किसी प्रकार का स्थिर रोग होजाय वा नपुंसक बन्ध्यादि दोष पड़ जाय और उनकी युवावस्था हो तथा संतानोत्पत्ति की इच्छा हो तो उस अवस्था में उनका नियोग अवश्य चाहिये ॥ हे स्त्री जो तेरा पति तुझ को प्राप्त होता है उसका नाम सोम है जो नियोग से प्राप्त होती है वह एक स्त्री से संभोग करने से गंधर्व जो दूसरे के पश्चात तीसरा पति होता है वह अग्नि संज्ञक और जो तेरे चौथे से लेकर ग्यारहवें तक नियोग से पति होते हैं वे मनुष्य नाम से कहाते हैं जैसा

ان برہمنوں رچھتریوں اور ویشوں مین دوسرا بیواہ (نکاح ثانی) ہرگز ہرگز نہین ہونا چاہئے دوجون یعنی مذکورہ بالا قوموں مین عورت مرد کا ایکدفعہ نکاح بیاہ ہونا وید وغیرہ شاستروں مین لکھا ہی دوسری دفعہ (نکاح ثانی) نہین لکھا - اور مرقومۃ الصدر قوموں مین کسی کا دوسری مرتبہ نکاح بیاہ اور طلاق تیاگ ہرگز نہین ہونا چاہئے رہان لاولدی وغیرہ مصیبت کے وقت نیوگ ہنون یعنی ........ عمل کرلینا چاہئے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۳ و صفحہ ۱۱۷ وید بھاش بھومکا صفحہ ۲۱۲ نیوگ خاوند کی زندگی مین بھی ہوتا ہی اور خاوند کے مرنے پر بھی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۹ اور نیوگ کی بابت وید بھاش بھومکا مین صفحہ ۲۱۱ لکھتے ہین کہ نیوگ کرنیکا قاعدہ و اصل اصول یہ ہی کہ جس عورت کا مرد یا جس مرد کی عورت مرجائے یا دائم المرض یا خنثے یا بانجھ یا نامرد وغیرہ ہو دلمین حصول اولاد کی تمنا ہو تو اُسوقت اُنکا نیوگ ضرور ہونا چاہئے اور ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۵ مین ہے کہ مصائب مذکورہ بالا کیوقت نیوگ بالضرور ہونا چاہئے تاکہ انکی امید دلی برآوے اور خاندان ڈوبنے نپائے بھومکا صفحہ ۲۱۲ پرمیشور فرماتا ہی کہ اے عورت جو تیرا خاوند تجھکو پہلا ملتا ہے کنوارے پن سے اُسکا نام سوم ہی جو نیوگ سے دوسرا ملتا ہے اُسکا نام زن دیدہ ہونیسے گندھرو ہے جو دو کے بعد تیسرا ملتا ہی وہ البتہ شعلہ یکتی ہونیکے سبب

| | |
|---|---|
| اگنی اور جو تیسری چوتھی سے لیکر گیارھوین تک ہوتی ہین وہی انسان نام کہاتے ہین جیساکہ تم اوم اندر منتر سے گیارہ شخص تک عورت نیوگ کرسکتی ہے ویسے ایک شخص بھی گیارہ عورتون تک نیوگ کرسکتا ہے۔ | इमा मत्व मिन्द्र मंत्र से ग्यारह पुरुष तक स्त्री नियोग कर सकती है वैसे पुरुष भी ग्यारह स्त्री तक नियोग कर सकता है ॥ |

(توبند رمیڑوہ) منتر کی تفسیر مین لکھا ہے کہ فعل نیوگ دس بار ہونا چاہئے اور نیوگ کے ذریعہ دس اولاد سے زیادہ اولاد نہین پیدا کرنی چاہئے اور منتر مذکور کا ترجمہ اسطرح مرقوم ہے پرمیشور اجازت دیتا ہے کہ صاحب والے مرد تو اس عورت سے ہمبستر ہوا اسکو اولاد والی کر۔ اس منکوحہ اور اولاد کی خواہش کرنیوالی کو دس بیٹے جنا زیادہ نہین۔ اے عورت تو بھی نیوگ مین گیارہ مرد تک کر ایک پہلا بیاہنے والا اور دس اس سے علاوہ کر اس سے زیادہ نہین اسکی یہ بیوستھا ہے کہ اصلی خاوند کے مرنے یا بیمار ہونے پر دوسرے سے اور دوسرے کے مرنے یا بیمار ہونے پر تیسرے سے ہمبستر ہووے اسطرح گیارہ تک کی اجازت ہے۔

مطلب یہ کہ دوج قومون کی عورت نکاح ثانی نکرے اور نہ طلاق لے اگر خاوند مرگیا یا بیمار یا پردیس مین ہو تو خاوند کے علاوہ دس مردون تک نیوگ کرکے دس تک اولاد حاصل کرلے لیکن شرط یہ ہے کہ اصلی خاوند کو فراموش نکرے بلکہ اُسی کی عصمت خانہ مین رہے اسی کی خدمت کرے (ستیار تھ صفحہ ۱۱۹) بالفرض دس مردون تک نیوگ کرنے سے بھی اولاد کی خواہش کرنے ہاری صاحب اولاد نہوئی تو بیمار قرار دیجائیگی اور یہ ظاہر ہے کہ اس سے پہلے اگر بیمار قرار دیجاتی تو خاوند کی نسل بڑھانے کی خاطر اپنی حرمت نکھوتی۔ اسیطرح مرد جب خانہ برباد ہو یا بمخوابہ کو عقیمہ پاوے تو دس بیواؤن یا سوہاگنون سے نیوگ کرکے دس فرزند تک اولاد حاصل کرلے غرضیکہ لاولد نہ مرین کیونکہ بقول دیانند جی لاولد مرنے مین خاندان ڈوب جانیکا اندیشہ ہے اور بقول منو وغیرہ ویدوالون کی لاولدی حرمان جنت کا باعث ہے۔ جیساکہ اوپر گذرا۔

علے ہذا وید تفسیرات وید مین اور بھی صدہا مضامین قابل شرم خلاف تہذیب پائے جاتے ہین یہان بغرض اختصار انہی پر اکتفا ہے ناظرین انکی اصل ملاحظہ فرمائین اور اس خاکسار کی بغرض احقاق حق سُنین اور باغ وید سے گل تہذیب چُنین۔

اگر یہی دھرم صاحب کا ترجمہ سنسکرت لغت اور محاورہ وید کے موافق ہے تو وید دفتر تہذیب

نہین ہو سکتے اور پایا گیا کہ ہوم خانون مین تمسخر اور فحش گوئی آریہ فاضلون کا دستور تھا جیساکہ ایام ہولی مین گنوار گنواریون سے اس زمانہ مین بیہودہ بکواس بکتے ہین ویسے ہی وہ بھی بکا کرتے ہونگے چنانچہ اُسکے ترجمہ سے ظاہر ہے بالفرض پنڈت جوالا پرشاد کا برہم بھاشہ صحیح ہے تو ثابت ہوا کہ جو کچھ وید کے رشیون کا چال چلن اور کرسی نجرہ پرانون مین مرقوم ہے سب درست ہے جن باتون کو ہم لوگ خلاف تہذیب شمار کرتے ہین وہ اُنکے روزمرہ مین داخل ہونگی وحشی قومون خانہ بدوشون کی صورت انہین اہل اخلاق کی صحبت بہت کم نصیب ہوتی ہوگی یا حیوانات کی طرح ایک دوسرے کے روبرو جماع کرنا اُن کے عندیہ مین معیوب نہوگا ورنہ ساس اور سسر کی مجامعت و انزال کا حال داماد کیونکر بیان کر سکتا ہے جیساکہ اوپر گذرا اگر دیانندی تاویلات ہی قابل تسلیم مین تو ویدون کا یہ موکد فرمان کہ ایک شخص کو راجا کبھی نہین ماننا چاہیے فی الواقعہ خلاف عقل اور نقض امن کا سامان ہے ملک بے بادشاہ اور رعایا بے رعیت پناہ ممکن نہین کہ آباد رہجائے یا زبردست زیردست کو نہ ستائے کیا بکریون کا ریوڑ گڈریے کے بغیر جنگلی درندون سے محفوظ رہسکتا ہے ہرگز نہین۔ اسی طرح اگر بادشاہ کی اطاعت نہ کیجائے تو غریب غربا ظالمون کی شر سے محفوظ نہین رہسکتے ایام غدر مین باوجودیکہ راعی القوم موجود تھے مگر عدم اطاعت و سرکشی کے باعث باغیون نے کیا کیا ظلم کئے خلق خدا کو کیسا کیسا جھنبوڑ جھنبوڑ کھایا کیا اندنون کی وارداتین نسیا منسیا ہوگئین نہین نہین بچہ بچہ مین مشہور ہین بس وہ کیا تھا راجا کو راجہ نہ ماننے کا نتیجہ جسکی ہدایت وید کرتے ہین خواہ مخواہ بادشاہون کو خود غرض بتانا رعیت مار خونخوار جاننا اگرچہ ویدون کی تعلیم اور وید والون کا تکیہ کلام ہے اور نئی نئی تماجین جوڑ کر انکی پیروی اور جھگڑے پیدا کرنا یعنی آدھے سا جھے پر اولاد جننا اور جنوانا دستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۹) ویدون کا حکم اور اہل وید کا کام ہے لیکن مسلمان حسب فرمان مالک الملک ذوالجلال والاکرام اُلی الامر کے مطیع اور فرمانبردار از دل وجان ہین کیونکہ ہر قسم کے بادشاہ کے زیر فرمان رہنا اور سب طرحکے جور و ستم سہنا بلکہ کافر بادشاہ کا ادب کرنا اور بدعہدی و نقض امن و خلاف عقل باتون سے پرہیز کرنا قرآن کریم نے مسلمانون کو سکھایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے ہرقل کو اِلٰی عظیم الروم ادب سے لکھا اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ و ہارون کو کافر بادشاہ سے بات چیت کرنیکا ادب سکھایا ہے فقولا لہ قولا لینا کہ تم فرعون سے باادب باتین

کچھیو اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانون پر کافر بادشاہ کا ادب بھی ازروے قرآن واجب اور اس سے انحراف وروگردانی ناروا ہے اِسی لئے مسلمان ویدون کی تعلیم پر دل دیکر نہین بغاوت کے بیج کشت دہر مین بوتے نہین بلکہ بادشاہ وقت کو ظل خدا مانتے ہین۔

جسطرح گندے اور سڑے عضو صحیح بدن سے ڈاکٹر جدا کر دیتے ہین اور اس جدا کئے ہوئے عضو کی مریض پرواہ نہین کرتا چاہے کوا لے اڑے یا کتا کھائے۔ اِسیطرح اُس عورت کا حال ہے کہ جسکی بھی یا بیحیائی اہل اسلام دیکھ لین طلاق دیکر فوراً علیحدہ کر دیتے ہین اور علیحدہ کر دینے کے بعد اُس سے کسیطرح کا سروکار نہین رکھتے جہان چاہے جائے اور ضرورت کے وقت ایک مرد چار تک نکاح کر سکتا ہے کیونکہ جسطرح ایک کنوان صدہا کھیتون کو سیراب کر سکتا ہے اسیطرح ایک مرد چار عورتونکو حمل ٹھیرا سکتا ہے اور چار مردون سے ایکدم ایک عورت حاملہ نہین ہو سکتی البتہ کسبی بن سکتی ہے اور نسب کی صحت بھی اُسی حالت مین رہیگی کہ ایک سے نکاح ہو اسلئے ایک عورت کیلئے دو مردون نکاح خلاف عقل ہے۔

اب کثرت ازدواج اور مسئلہ طلاق پر اعتراض کرنیوالے ذرا غور سے سُنین اور معقول جواب دین (۱) کیا خاوند کی حمیت اس امر کی مقتضی ہو سکتی ہے کہ اپنی سیرھون کی وواھتا کو وید کی تعلیم موافق حکم دے کہ ایم اچھو سو بھگے انم ای رونق افزائے دودمان بن تو میرے لئے دس مردون تک نیوگ کر کے دس بالک جن (۲) یا سو بھگے لفظ کہکر بی بی کو پکارے کہ عبارت ہذا مین واقع اور دھرم شاستر کے رو سے بھن کیواسطے مقرر اور عموماً اجنبیہ پر بولا جاتا ہے۔ اگر مقتضی ہو سکتی ہے تو اس سے بڑھکر اور کون شخص نامہذب ہوگا کہ اپنا خاندان چلانیکے لئے اپنے گھر غیر بلائے یا بیوی کو سو بھگے کہکر نیوگ کیطرف متوجہ کر کے اپنی آبرو مین بٹا لگائے اور اس سے زیادہ احمقہ کون ہوگی جو بیوہ ہو کر خصم نکرے اور مرے خاوند کی نسل بڑھانیکیلئے دس مردون تک نیوگ کر کے دس بالک جنے یا زندہ خاوند کی آنکھہ ٹھنڈی کرنیکیلئے بغرض حصول قرۃ العینین گند ھروپتی سے ہمبستر ہووے اگر کسی وجہ سے مراد نہ بر آئے تو اگنی پتی سے چراغ دودمان جلائے بالفرض وہ بھی خاکستر (بیچارہ) نکلے تو اندر بجرمی کی جو بنا کرا اور کسی ویری داتا سے دیری دان لیکے شوم پتی کو شیشتر بنائی بقول عوام در در بھیکھ مانگنی مین ستی پلید کرے اور مانگے تانگے سے خاوند کی گود بھرے (۳) یا طلاق لیکر غیر سے نکاح کر لے

اور ایسے خاوند کی صورت نہ دیکھے کہ جو خلاف تہذیب حکم دی (۴) کیا مذکور الصدر نیوگ سے اولاد صحیح النسب یا خاندان کی شرافت اور ترقی کا باعث ہو سکتا ہی (۵) یا جو کتاب اس قسم کی تعلیم دی وہ کلام الٰہی ہو سکتی ہی یا نہین۔
عقل سلیم تو یہی جواب دیتی ہی کہ بیوہ نکاح ثانی کر لی اور مخنث کی عورت اگر اولاد کی خواہشمند ہو تو طلاق لیکر غیر سے عقد کر لے اور ساس سسر وغیرہ کے کہنے سے معصیت کی سیاہی منہہ پر کبھی نہ ملے چنانچہ مرد کامل و فہیم کا قول ہے کہ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ کہ جسکام مین خدائی خالق کی نافرمانی ثابت ہی اسمین مخلوق کی حکم برداری درست نہین۔ بالفرض مان باپ جنکا درجہ بجہت خلقت سے بالاتر ہے اگر وہ بھی کچھ خلاف حکم دین تو ہرگز نہ مانے چنانچہ وارد ہے وَإِنْ جَاهَدَاكَ فَلَا تُطِعْهُمَا اور ایسی اولاد صحیح النسب نہین ہو سکتی چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ اور وہ کتاب بھی کلام الٰہی یا مہذبانہ دستور نہین ہو سکتی جو خاوند والی کو غیر سے اولاد حاصل کرنیکا حکم دی فافہم وتذکرہ واللہ اعلم

فائدہ مفسرون کے نزدیک یہ یم راج بھائی اور یمی بہن کا باہمی مکالمہ ہی اس سے وہ بہن خواہر جب دنیاداری کی درخواست کی تو یم جی نی کہا ایم اچھسو اہ کہ ای سو بھگے تم کسی اور مرد کو تلاش کرو مین تمہارا بھائی ہون چنانچہ رگوید منڈل دس کی دسوین سکت پر بھی یہی لکھ رہا ہی کہ यम यम्योः संवाद یہ یم یمی کی بات چیت ہی دیکھو رگوید مطبوعہ بمبئی اشٹک سات باب چھہ سکت چار کی سرخی اور یہی قرین قیاس بھی ہی کیونکہ محاورہ مین سو بھگے کا لفظ بیوی کو لئے نہین بلکہ خواہر کیلئے مقرر و مخصوص ہے چنانچہ منو باب ۲ شلوک ۱۲۹ مین ہے کہ غیر عورت کو جس سے رشتہ کوئی نہین سو بھگے (सुभगे) بھوتی भवती بھگنی भगनी دان سبکا ترجمہ بہن ہی کہکر پکارے اور وہی سو بھگے لفظ اس مکالمہ مین موجود ہی جس سے بہمہ وجوہ ثابت ہے کہ یہ بہن بھائی کی جواب سوالات کا ایک حصہ ہی خاوند کا حکم نہین و پانڈتون نی اس قصہ کو چھپایا اور ویدونکو مہذبانہ دستور بتاتی ہین۔

قربان قرآن شریف کی تعلیم مقدس پر جسنے ہمکو حیوان سے انسان بنایا ہر قسم کا علم سکھایا اور تہذیب و ہدایت کا عمدہ سبق پڑھایا کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ترجمہ تم زنا کے نزدیک بھی مت جاؤ بیشک اسمین کچھ شک نہین وہ ہی کھلی بے حیائی اور پوری بد راہی قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ۔ (نور) اے مخاطب کہدے ایمان والے مردون عورتونکو اپنی نگاہین پست کرین اور شرمگاہین محفوظ رکھین (یعنی زنا اور بدنظری سی بچکر محفوظ رہین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زِنَاہُ العُیُونِ النَّظَرُ کہ بری نگاہ آنکھون کا زنا ہے وزِنَاہُ الیَدَانِ اللَّمْسُ اور چھونا پکڑنا ہاتھون کا زنا ہے وَالقَلبُ یَتَمَنّٰی اور بری خواہش دلکا زنا ہے۔ سواے لوگو تم اگر دین وایمان روح وروان کی سلامتی اچاہتے ہو تو ہر قسم کے زنا و مقدمات زنا سے بچو اور صراط مستقیم کتاب وسنت پر چلو نظم

اگر ہین وید ہندو کے وگر ہے زند ایرانی
خدا کے پاک مصحف کا نہین ہرگز کوئی ثانی

ہوئے ہین منسلک قرآن مین دُرّ بے بہا ایسے
نہین پاسنگ جنکی گوہر ولعل بدخشانی

سبیل اللہ کا ہادی کلام اللہ قرآن ہے
بھٹکتے اس سے ناحق ہین یہودی اور نصرانی

جسے سمجھے ہین ویدی دل مین اپنے وید کا ایوان
کھنڈر سے کم نہین زنہار پیش قصر فرقانی

بصارت اور بصیرت جنکے چشم ودل رخصت ہے
نہین کچھ سوجھتی اونکو خور وحدت کی تابانی

حمیت اور غیرت کی گلی سے جس نے منھ پھیرا
یقین جانو وہ سورکھ ہے گدھا ہے شکل انسانی

کرین گر وید کے مندر مین درشن اُسکی مورت کا
مگر رہ سکتے کے عالم مین وہین بہزاد ومانی ..

جو ہین برگشتہ اقبال اُنہین ادبار نے گھیرا
سر آنکھون پر نہین رکھتے کبھی ارشاد سلطانی.

بصیرت سے کرین کچھ غور گر ویدون کے معنوں پر
عیان ہو جائے سب پر انکا ہر یک راز پنہانی ..

ہنسی ٹھٹھے اڑائین بن سنور کر ہولیان کھیلین
بسنت اور ریچ کو جلسون مین پنڈت اور گیانی ..

بنین دیوث یکسر اور ہو شرم وحیا رخصت
چلے ایشور کے حکمون پر اگر ہر پرش وپرشانی ..

خم تن سے مے نخوت اُلٹ دین منھ سے اب تو
بناؤ کاسۂ سر کو ہین ناحق جام نادانی ..

بھلا جاکر شوالے مین یہ منھ کسکو دکھائینگے
جنینگی جبکہ دس پرشون سے دس بچے وہ مہرانی ..

نہ کھو بحر گنہ مین پاؤن جون کنعان خدا سے ڈر
کہ یہ پانی ہے وہ ممکن نہین جس سے امان پانی ..

نہین شیرین لب لعل حسین و دلبش کے تیے مین
جب انکا ذائقہ چکھا ہوئی پیر وجوان فانی ..

عبور بحر ہستی کر عبادت کے سفینے پر
حباب آسا نہ بھولا پھر میان موج طغیانی ..

نہو غافل تو عیش چندروزہ پر ارے نادان
غنیمت جان ہستی کو قضا ہے ایکدن آنی ...

جب اُکھڑا عرصۂ عالم سے رشیون کا علم اک آب
رہا باقی مدھو چندانہ گلگشیوان و ہوگانی ...

کہان راون کہان انکا کہان وہ بھوتکنی والے
ہوئے سب چھوڑ کر فانی نہ راجا ہے نہ رانی ...

طلا زر تشت مٹی مین ہوا آتشکدہ ٹھنڈا
پھرا جمشید کا بھی جام عمر آخر ہوا پانی ...

| | |
|---|---|
| نہ رکھہ پاؤن مناظرہ مین نہ منتر تو زبان پر لا | پڑھا کر روز قرآن کو جو چاہے قرب ربانی |
| نہ بن نادان ارے واعظ تو بید انجیر احمق پر | پھٹیگا پیٹ جب اُسکا تجھے ہوگی پشیمانی |

**قولہ** صفحہ ۱ منقول از مباحثہ چاندا پور کہ چند مولوی صاحبان نے دیانندجی کی ڈیرہ پر تشریف لیجاکر فرمایا کہ بہتر ہو اگر اہل ہنود اور اہل اسلام ملکر پادریون کی مذہب کی تردید کرین۔

**اقول**۔ اول تو یہ مضمون بحث سے خارج ہے۔ دوسری ایک ایسی شخص کے پاس علمائے اسلام کا جانا جو اردو بولنے اور سمجھنے کا بھی محتاج ہو خصوصًا اسلیئے کہ آؤ ہم تم ملکر عیسائی مذہب کی تردید کرین بالکل غلط ہے کیونکہ جسقدر علمائے اسلام انجیل کی حقیقت سے واقف ہین ہندو وغیرہ اُسکا عشر عشیر بھی نہین جانتے اور جتنا وعظ و کلام کا ملکہ ہماری علما کو ہے اتنا کسیکو نصیب ہی نہین ہے پھر ظاہر ہے کہ تو پھر کیون اُدھر ان کیے پاس جانے لگے تھے تیسری ہماری اور عیسائیون کے اصول مسئلہ تثلیث کے سوا اکثر ایک اور اکثر ملتے جلتے ہین اور ہندؤن سے ہمارا کسی مسئلہ مین کچھہ لگاؤ بھی نہین پھر بالکل مخالفونکے پاس علمائے اسلام کیون جاکر ملتجی ہوتے تھے البتہ یہ تو قرین قیاس بھی تھا کہ عیسائی اور مسلمان ایک ہوکر ہندؤنکے مذہب کی تردید کرتے کیونکہ عقائد مین ہندو مذہب دونون کے خلاف ہے۔ چوتھے چاندا پور کا میلہ خدا شناسی اور مذہب حق کی تحقیق کیلیئے قائم کیا گیا تھا نہ اسلیئے کہ کسی کی ہار جیت ہو سو خدا کے فضل سے وہان پر بھی اسلام ہی کو دلائل غالب رہے دیکھو مباحثہ شاہجہانپور۔ ابھی پنڈت جی ناحق جھوٹ بولتے اور شیخیان بگھارتے ہین۔ اور دیانندجی کی علمی فضیلت سیتارتھ پرکاش دھرم والون نے آجتک جو کچھہ چھاپی ہے وہ بھی سب پر عیان ہے محتاج بیان نہین۔ ہم کسی دوسرے رسالہ مین ضرور ہی بیان کرینگے۔

## ویدون کے مضمون کی فہرست

**قولہ**۔ صفحہ ۱۹ موسیٰ و اسمٰعیل و اسحاق وغیرہ کے قصہ جات کو توارت موسیٰ سے اُڑایا۔ الخ

**اقول**۔ اہل تکذیب اصلی حقیقت سے محض ناواقف اور نادانی سے قرآن شریف کو کتب سابقہ کا انتخاب بتاتے ہین ارباب علم پر مخفی نہین کہ ۳۱۔ نبیون کی ۳۹۔ کتابین اور یہود کی تالمود وغیرہ اور یونانیون کی تواریخ اور پارسیون کی وساتیر عبرانی سریانی یونانی زندی فارسی وغیرہ زبانون مین ہین جنکو اُمی ہونیکے سبب ہمارے ہادی (فداہ ابی و امی) مطلق نہین جانتے تھے اور آپکی ذات مبارک پر آجتک کسینے یہ الزام بھی نہین دیا کہ مینے آپکو فلان شخص عربی یا پارسی یا پادری یا برہمن وغیرہ سے پڑھتے دیکھا یا سُنا اور کوئی کتب خانہ بھی آپکے یہان جمع نہ تھا خصوص اُس زمانہ مین کہ جناب مبعوث ہوئے کیونکہ کتابین قلمی اور بیش قیمت تھین پھر ایسی حالت مین مختلف مذاہب اور مختلف زبانون کی کتابین آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کیونکر خرید سکتے اور انتخاب کر سکتے تھے اور یہ بھی قیاس مین نہین آتا کہ اُمی شخص تین سو جلد کے قریب کتابین اپنے پاس رکھے اور ایک جلد کتاب اُن سے انتخاب کرے اور کسی پر ظاہر نہو کیا اُسوقت کے لوگ نپٹ اندھے تھے یا آریون طرح پیٹ کے بندے تھے کہ اپنے معبودون اور مندرون کے حقیقی دشمن کی اِن خفیہ کارروائی سے آگاہ نہ ہوئے یا قصداً معترض نہین ہوتے تھے اول تو یہ محض تہمت اور کور جھوٹ ہے آنحضرت صلعم نے ہرگز ہرگز ایسا نہین کیا قرآن شریف بیشک کلام الہی ہے بالفرض ایسا ہوتا بھی تو ابوجہل وغیرہ کافر فوراً کہہ دیتے کہ یہ کلام الہی نہین محمدی کتب خانہ کا انتخاب ہے مگر یہ الزام کسی نے نہین دیا باوجودیکہ اُن سے ہر روز بڑے دعوے اور تحدی کے ساتھ کہا جاتا تھا فاتوا بسورۃ من مثلہ بلکہ بڑے بڑے فصحا بلغا قرآن شریف کی بینظیری پر فدا ہوئے اور مان گئے کہ فی الواقع یہ کلام الہی ہے پر اسکو تو وہ جانے جو علوم عربیہ سے واقف اور تواریخ اسلامیہ سے مہارت رکھتا ہو بیچارے گرہون کا اثر ن کھا نیوالا کیا جانین مثل مشہور ہے ؎ ہما کو چغد کب پہچانتا ہے۔

اب ویدون کا ورتانت سنئے بیاس جی نے چند گیت پنجاب کے نواردون سے اُڑائے سوم لتا وغیرہ نشی بوٹیون کے دو ہے ہمالیہ کے سوم نوشون سے پائے مہرنیائش شستکاخ سے سورج اگنی چاند ہوم کی تعریف چرائی تناسخ کا مسئلہ گوشت کی ممانعت معقولات عشرہ کے فسانے شت گلشاہ سے لئے جانورون کی کہانیان پہاڑون اور دریاؤن کے حال شت شاسان سے اخذ کئے وراگ اور جوگ کی کہانی تصوف اور زہد کی بانی گبرون سے پائی نیوگ اور بے پردگی وحشی قومون سے لی وشوامتر سے گایتری اور اُسکے بیٹون مدھو چھند او غیرہ سے چند شعر بنوائے انگرا اور کنو اور اسکی اولاد سے سہارے لگوائے گوتم اور اُسکی اولاد سے اجی گرت اور سو نہ شیپ وغیرہ سر بالون کر باب لکھوائے کچھ اِدھر اُدھر کے قصے راچا۔ بیون کے بنائے تھوڑی بہت توحید کی عبارت کتب سماوی سے نکالی اور کچھ از خود لشٹم پشٹم بنالی کچھ لوگون کی شنی شنائی رگ بحث وغیرہ شاگردون سے جمع کرائی غرضیکہ کہین کی اینٹ کہین کا روڑا بھان متی کا کنبا جوڑا فہرست محررہ ذیل غور سے دیکھین اور انصاف سے کہین کہ یہ اعتراض کس پر عائد حال ہے کس کا قالب جعلی کارروائیون سے پر اور کون الہام رب ذوالجلال ہے۔

| نام وید | حصہ وید | کونسی سوکت سے | کہاں تک | نام مصنف معہ ولدیت | |
|---|---|---|---|---|---|
| رگوید | منڈل ۱ | ۱ | ۱۱ | مدھوچھند ولد وشوامتر | मधुछन्दा |
| | ״ | ۱۲ | ۲۴ | میدھاتی ولد کانوا | मेधाति |
| | ״ | ۲۴ | ۳۲ | شونہ شیپ ولد اجی گرت | शुनःशेप |
| | ״ | ۳۲ | ۳۷ | ہرن ستپ ولد انگرا | हिरण्य स्तुप |
| | ״ | ۳۷ | ۴۵ | کنو ولد گھورہ | कण्व |
| | ״ | ۴۵ | ۵۱ | پرس کنو ولد کانوا | प्रस्कण्व |
| | ״ | ۵۱ | ۵۹ | سوی ولد انگراس | सव्य |
| | ״ | ۵۹ | ۶۶ | نودھاس ولد گوتم | नोधास |
| یہ فہرست ہمنے رگوید مطبوعہ بمبئی سے منتخب کی ہے | ״ | ۶۶ | ۷۴ | پراشر ولد شکتی | पराशर |
| | ״ | ۷۴ | ۹۳ | گوتم ولد راہوگن | गोतम |
| | ״ | ۹۳ | ۹۸ | کتسہ ولد انگرسا | कुत्सः |
| | ״ | ۹۸ | ۹۹ | رجر ولد باشاگراس | ऋज्र |
| | ״ | ۹۹ | ۱۰۴ | کتسہ مذکور | कुत्सः |
| | ״ | ۱۰۴ | ۱۲۴ | ککشی وان ولد دیرگھتما | कक्षीवान |
| | ״ | ۱۲۴ | ۱۳۷ | پارک شیپ ولد دیوداس | पारुछेप |
| | ״ | ۱۳۷ | ۱۶۲ | دیرگ تما ولد اوتھتھ | दीर्घ तमा |
| | ״ | ۱۶۲ | ۱۸۴ | اگست ولد اوروش | अगस्त्य |
| | منڈل ۲ | ۱ | ۵ | گرتسمد ولد شونک | गृत्समद |
| | ״ | ۵ | ۹ | سوماہوتی ولد بھارگو | सोमाहुति |
| | ״ | ۹ | ۲۸ | گرتسمد مذکور | गृत्समद |
| | ״ | ۲۸ | ۳۱ | کورما گرتسمد | कूर्मो गृत्समद |
| | ״ | ۳۱ | ۴۴ | گرتسمد مذکور | गृत्समद |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| विश्वामित्र | وشوامتر ولد گاتھن | ۱۳ | ۱ | منڈل ۳ | رگوید |
| ऋषभः | رشبھ ولد وشوامتر | ۱۴ | ۱۳ | " | |
| उत्कीला | اُتکیلا ولد کتگا | ۱۶ | ۱۴ | " | |
| कतः | کتا ولد وشوامتر | ۱۸ | ۱۶ | " | |
| गाथी | گاتھی ولد کوشک | ۲۱ | ۱۸ | " | |
| देवश्रवः | دیو شروا ولد بھرت | ۲۲ | ۲۱ | " | |
| विश्वामित्र | وشوامتر مذکور | ۵۳ | ۲۲ | " | |
| प्रजापति | پرجاپتی ولد وشوامتر | ۵۶ | ۵۳ | " | |
| विश्वामित्र | وشوامتر مذکور | ۶۰ | ۵۶ | " | |
| वामदेव | وام دیو | ۴۲ | ۱ | منڈل ۴ | |
| त्रसदस्युः | تر سدسیو چھتری | ۴۳ | ۴۲ | " | |
| पुरुमीढा जमीढा | پورومیڑھا جمیڑھا | ۴۵ | ۴۴ | " | |
| वामदेव | وام دیو مذکور | ۵۸ | ۴۵ | " | |
| बुधगविष्ठिराव | بودھ گوشٹھرا اتری گوتری | ۲ | ۱ | منڈل ۵ | |
| कुमार | کمار ولد آتریہ | ۳ | ۲ | " | |
| वसुश्रुत | وسشرت ولد " | ۷ | ۳ | " | |
| इषः | ایش ولد " | ۹ | ۷ | " | |
| गायः | گایا ولد " | ۱۱ | ۹ | " | |
| सुतंभरः | ستمبھرہ ولد " | ۱۴ | ۱۱ | " | |
| धरुण | دھرن ولد انگرس | ۱۵ | ۱۴ | " | |
| पुरुर | پورو ولد آتریہ | ۱۸ | ۱۵ | " | |
| म्रक्त | مرکت دو ھری لپسران " | ۲۰ | ۱۸ | " | |
| प्रयस्वान | پری سوان ولد " | ۲۱ | ۲۰ | " | |
| ससः | سسہ ولد " | ۲۲ | ۲۱ | " | |

بقیہ فہرست [illegible] کی ہے

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| विश्वसामा | وشوساما ولد آتریہ | ۲۳ | ۲۲ | منڈل ۵ |
| बभ्रु | دَبُھرو ولد " | ۲۴ | ۲۳ | " |
| लोपायन | لوپاین ولد گوپاین | ۲۵ | ۲۴ | " |
| वसु | دسو ولد آتریہ | ۲۷ | ۲۵ | " |
| ३ राजा | تین راجاؤں کی تصنیف | ۲۸ | ۲۷ | " |
| विश्ववारा | مسماۃ وشووارا ولد آتریہ | ۲۹ | ۲۸ | " |
| गौरिवीति | گوریویت ولد شکتی | ۳۰ | ۲۹ | " |
| बभ्रु | دبھرو ولد آتریہ | ۳۱ | ۳۰ | " |
| अवस्यु | اوسیو ولد " | ۳۲ | ۳۱ | " |
| गातुर | گاتر ولد " | ۳۳ | ۳۲ | " |
| संवरण | سمورن ولد پرجاپتی | ۳۵ | ۳۴ | " |
| प्रभुवसु | پربھو دسو ولد انگرس | ۳۷ | ۳۵ | " |
| अत्रि | اتری ولد بھیم | ۴۴ | ۳۷ | " |
| सदापृण | سداپرن ولد وتسرا | ۴۶ | ۴۴ | " |
| प्रतिक्षत्र | پرتکشتر ولد آتریہ | ۴۷ | ۴۶ | " |
| प्रतिरथी | پرتترکھی ولد " | ۴۸ | ۴۷ | " |
| प्रतिभानु | پرتی بھان ولد " | ۴۹ | ۴۸ | " |
| प्रतिप्रभा | پرتی پربھا ولد " | ۵۰ | ۴۹ | " |
| स्वस्त्यात्रेय | سوستیا آتری | ۵۲ | ۵۰ | " |
| श्यावाश्व | شیاواشو " | ۶۲ | ۵۲ | " |
| श्रुतविन | شرتوین ولد آتری | ۶۳ | ۶۲ | " |
| अर्चनाना | ارچنانا ولد " | ۶۵ | ۶۳ | " |
| रातहव्य | رات ہوی ولد " | ۶۷ | ۶۵ | " |

یہ فہرست مصنفان رگوید بلحاظ منتر سے منتخب کی ہے

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| رگوید | ۵ | ۶۷ | ۶۸ | یجت ولد آتری | यजत | |
| | ″ | ۶۸ | ۷۰ | اروچکری ولد ″ | उरूचक्रि | |
| | ″ | ۷۰ | ۷۲ | باہورکت ولد ″ | बाहुवृक्ति | |
| | ″ | ۷۲ | ۷۴ | پورو ولد ″ | पोरू | |
| | ″ | ۷۴ | ۷۷ | وسیو ولد ″ | वस्यु | |
| | ″ | ۷۷ | ۷۸ | سپت ودھری ولد ″ | सप्तवध्रि | |
| | ″ | ۷۸ | ۸۰ | ست شرواولد ″ | सत्यश्रुवा | |
| فہرست منتر رگوید مطبوعہ بمبئی سے نقل ہے | ″ | ۸۰ | ۸۲ | شیاواشوولد ″ | श्यावाश्व | |
| | ″ | ۸۲ | ۸۶ | اتری | अत्रि | |
| | ″ | ۸۶ | ۸۷ | ایوای مرت | एवयामरूत | |
| | ۶ | ۱ | ۳۱ | بھردواج ولد بھرسپت | भारद्वाज | |
| | ″ | ۳۱ | ۳۲ | سہوتر ولد بھردواج | सहोत्र | |
| | ″ | ۳۲ | ۳۴ | شن ہوتر ولد ″ | शुनहोत्र | |
| | ″ | ۳۴ | ۳۵ | انر ولد ″ | अनर | |
| | ″ | ۳۵ | ۴۳ | بھردواج مذکور | भरद्वाज | |
| | ″ | ۴۳ | ۴۶ | شمیو ولد بھرسپت | शंयु | |
| | ″ | ۴۶ | ۴۷ | گرگ ولد بھردواج | गर्ग | |
| | ″ | ۴۷ | ۴۸ | شمیو مذکور | शंयु | |
| | ″ | ۴۸ | ۵۲ | رجسوا ولد بھردواج | ऋजिस्वा | |
| | ″ | ۵۲ | ۷۵ | بھردواج مذکور | भरद्वाज | |
| | ۷ | ۱ | ۱۰۴ | وسشٹ | वशिष्ट | |
| | ۸ | ۱ | ۴ | میدھاتی | मेधाती | |
| | ″ | ۴ | ۱۵ | پسران کنو | | |

یجروید کے باب باب اور منتر منتر کا مضمون نرالا اور جدا جدا مصنف ہے نظم ونثر گانی بجانی بانی ہی۔
سام وید کو رگوید کا انتخاب یا سنسکرت کا دیوان لاجواب خیال کرنا چاہئے۔ کسی بزرگ نے
دیوتاؤن کے اعتبار پر اُسکے پروبنائے راگنیون اور سُرون کے لحاظ پر دو حصون اور چند
فصلون اور دستورون مین ترتیب دے لیا ہے۔

اتھروَن وید بھی یجر کی مانند ہے اسکے مضامین اکثر قرآن شریف سے ملتے ہین اور اس مین زمانہ
قریب کے منتر بھی موجود ہین ہر وید کے ہر حصے کے بعد ایک تتمہ بھی لگا ہوا ہے اُسکو قدیم آریے
پرشِشٹ نام سے موسوم کرتے ہین۔ سام وید کے تتمہ کا نام آرنک ہے اسکو عرصہ قریب کے چند
صحرا نشینون نے تصنیف کیا تھا۔ کل ویدون مین راجا رانیون کے قصے پہاڑ اُجاڑ جنگل دنگل
کی تعریفین درج ہین اور ہر منتر پر لکھ رہا ہے کہ یہ منتر فلان دیو کی تعریف مین ہے فلان سُر مین
گایا جائے جس سے صریحاً ثابت ہے کہ وید گانے بجانے والے لوگون نے بنائے پہاڑون کی
کھوہ اور ندیون پر رہنے والے اور جنگجو بہادر وقت بے وقت انسے دل بہلا لیا کرتے تھے
بیاس جی کے شاگردون نے جمع کیئے آج خوبی وقت سے پرمیشور کا کلام جاننے لگے۔

## ویدون کی اصل دساتیر ہے

قرینہ سے اور نیز اس خیال سے معلوم ہوتا ہے کہ بیاس جی زرتشت کی مرید و شاگرد زندی
مذہب ایران سے ہند مین لائے اور ایک عرصہ دراز تک ایرانیون کی ہند مین سلطنت قائم رہی
تھی ویدون کی بنیاد دساتیر ہے اور ویدون اور دساتیر کی طرز تحریر ایک ہے۔ سام وید کی
وشتیان بتادیتی ہین کہ ہم ایرانی دستور سے تغیر لسانی کے سبب وشتی بنگئی ہین۔ آتش
پرستی سورج پرستی وغیرہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مین ایران کی رہنے والی ہندوؤن کی
مہمان ہون ان مہمان نوازون نے جس طرح انگریزی لباس چال ڈھال کو اپنا تن بدن بنالیا
ہے اسی طرح سلطان اسفندیار و سکندر وغیرہ کے عہد مین اُنہون نے مجھکو فارسیون کی
تقلید سے اپنا دین ایمان بنا لیا تھا اب پرمیشوری دھرم جاننے لگے۔
ہندوؤن کا راج آج تک ایران و یونان مین کبھی نہین ہوا اگر ہوتا تو مورخ ضرور بیان کرتے

یا ہندو اُس ملک مین اپنی نشانی چھوڑ آتے لیکن بخلاف اسکے یونانیون اور ایرانیون کا راج ہندوستان مین ضرور ہوا کیونکہ جابجا تواریخون مین سکندر یونان و ایرانیون کے ہند مین آنیکا ذکر ہے اور اُنکا باقیماندہ یادگار ایک تو آتش پرستی عنصر پرستی کوکب پرستی وغیرہ۔ دوسرے دساتیر کی طرز دشتیان۔ تیسرے دیوتا دونو فریق کے واحد ہین چنانچہ منترون شمس وغیرہ چوتھے زندی دری فارسی زبان ہندون کی بولی (پُرانی سنسکرت) مین ایسی ملی ہوئی ہے کہ جیسی مسلمانون کے تشریف لانے سے اُردو مین فارسی عربی شامل ہوگئی اور ہر شخص کے زبان زد ہو رہی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر زندی و فارسی ہندی سے ٹکر نہ کھاتی یا باہم بولی نہ جاتی توکس طرح سنسکرت مین شامل ہوتی جس سے من کل الوجوہ ثابت ہے کہ آریہ مذہب کی بنیاد آتش پرستون کی عنائت سے قائم ہوئی ہے ہم اس باب مین اُنھی کو شاہد لاتے ہین جو ویدون مین زندی و فارسی الفاظ پائے جاتے ہین۔

| زندی فارسی | وید کے لفظ | ترجمہ | زندی فارسی | وید کے لفظ | ترجمہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ا | ا | نہین | انوشک | اناشک | قائم رکھنے والا |
| آب | آپ | پانی | اہم | اہم | مین |
| ابدہ | بدہ | بے آغاز | ای | ایو | بھی۔ ہی |
| اترس | اتراس | نڈر | اے | ہے | یا |
| اسب | اشو | گھوڑا | ایشان | ایشا | یہ۔ وہ |
| است | استِ | ہے | باش | واس | وستہ۔ رہنا |
| اُشتر | اُشٹر | شُتر | برون | پرے | پرے |
| امر | امر | بے مرگ | بیوہ | ودواہ | بیوہ |
| انت | انت | انتہا | برہمن | برہمن | برہمن |
| انتر | انتر | اندر | بند | بندہ | بند۔ باندھنا |
| انڈک | نیک | قدرے | بیرون | واہتہ | باہر |
| انگشت | انگشٹ | اُنگلا | بیراس | ویاس | بیاس |

| زندی فارسی | ویدکے لفظ | ترجمہ | زندی فارسی | ویدکے لفظ | ترجمہ |
|---|---|---|---|---|---|
| برادر | بھراتا | بھائی | خورد | کرد | کھانا |
| پاد | پاپہ-پات | پاوا-پایا-پیر | دا-داد | دا-دات-دان | دینا |
| پتت | پتت | پشیمانی | دادار | دہاتا-داتار | رکھنے والا |
| پدر | پتا | باپ | داتا | داتا | دینے والا |
| پنج | پنچ | پانچ | داس | داس | غلام |
| پور | پور | برابر-سوا | دس | دس | دہ |
| پیت | پریت | محبت | دس-درشت | دشٹ | زبون-خراب |
| تپ | تپ | عبادت-تپنا-تپ | دربار | دوار | دروازہ |
| تپاس | تپاس | عبادت کرنا-گرمی | دو | دو | دو |
| تر | تر | زیادہ | دوش | دوش | کندھا |
| ترے | ترے | تین | دوازدہ | دوادشہ | بارہ |
| توم | توم | تو | وند | دانت | دانت |
| تن | تنو | بدن | درید | در | دریدن |
| تے | تے | دے | دہش | دہیج | دینا |
| جی | جی | تعظیم | رخو | رکھ | نگھبانی |
| جے | جے | مدد-فتح | روہتہ | روہتہ | ایندھن-سوختہ |
| جوان | یووان | جوان | رسن | رسنا | رستی |
| جوون | یوون | جوانی | زانو | جانو | گھٹنا |
| جان | جان | گیان-علم | زیان | جیان | نقصان |
| جوگ | یوگ | زیبا-جوڑا | سبت-سفت | سپت | ہفت |
| چترا | چتر | چاتر | ستان | ستھان | مکان |
| خر | کھر | گدہا | سپید | شویت | سفید |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| سرہا - سرو | سرہا - سرو | سب | مم - مام | مم - مام | میرا - مجھکو |
| سری | سری | سرداری | مردن | مری | مرنا |
| سو | سہ | وہ | مشت | مشٹ | مٹھی |
| شاخ | شاکھ | شاخ | موشک | موشک | موش |
| شارک | شارک | مینا | مہر | مہے | سورج |
| شالی | شالی | ایک قسم کی چاول | مہا | مہا | بزرگ |
| شبد | شبد | آواز | میش | میش | بھیڑ |
| شرم | شرم | شرم | نہ | نہ | نہیں |
| شش | شش | چھ | ناف | نابھی | ناف |
| شغال | شرگال | گیدڑ | نام | ناو نام | اسم |
| شکرا | شکرا | باز | نمستے | نمستے | سلام علیک |
| شیر | کشیر | کھیر - دودھ | نو | نو | نو |
| کاج | کارج | کام | نیست | ناستے | نہیں ہے |
| کام | کام | شہوت | نیست | نشٹ | ناس - نابود |
| کرد | کر | کرنا | نویم | انویم | بے مثل |
| کدام | کتم | کون | ورن | ورن | رنگت |
| کشید کشش | کرش | کھینچنا | وسب | وسب | وصف |
| کلال | کلال | کمہار | واک | واک | قول |
| کودرم | کودرم | کودوں کے چاول | ویدہ | ویدہ | شناخت |
| گاو | گو | گو - گائے | ہشت | اشٹ | آٹھ |
| گندم | گودہم | گیہوں | ید | یدی | اگر |
| مادر | ماتا | ماں | یو | یے | جو |
| مالیدن | مردن | ملنا | یک | یک | ایک |

انکے علاوہ اور بھی صدہا الفاظ آتش پرستون کی زبان کے ویدون مین ہین جو کچھ منتر نیایش بن مہ نیایش بن ستایش خورشید آتش نیایش بن وغیرہ مین مذکور ہے وہی افراط و تفریط کے ساتھ ویدون مین مسطور ہے ناظرین فریقین کی کتابون کی اصل عبارات ملاحظہ فرمائین بطور نمونہ عرض خدمت ہے مطالعہ کے وقت یہ یاد رہے کہ بہ نسبت ویدون کی پارسیون کی دساتیر زیادہ تر پُرانی اور قدیم ہے جیساکہ اوپر گزرا پارسیون نے ویدون سے نہین لیا بلکہ ہندؤن نے دساتیر سے چرایا ہے - اسی واسطے وید مت نامکمل ہے -

| آتش پرستون کی دساتیر | اگنی ہوتریون کے وید |
|---|---|
| نامہ شت یاسان مین ہے (۵۹) فاہیم ساب تاخ شکاخ بیرید زمیار خشید - شرح با این ہمہ جہان کہین آتش کدہ کو دیکھو اُسکو سجدہ کرو خدا کی نماز سے فارغ ہو کر آگ کو سجدہ کرے اور زمین پر پیشانی رگڑ رگڑ آگ کی ستائش اُس طرح کرے کہ دساتیر مین ہے اور درخواست کرے کہ ای آگ تو میری نماز یزدان کے روبرو لیجا - ف دساتیر پڑھ پڑھ آگ کی ستائش کرنا بندے اور یزدان کے درمیان آگ کو وسیلہ سمجھنا یزدان کا فرمان ہے - | तायु क्षेषु प्रशस तेन्द्रा ग्नी शष्यतानरः<br>तागात्रेषु गागायत॥ ऋ० अ० १ अ० २ व० ३<br>یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت ۲۱ کا دوسرا منتر ہے دیانندی بھاشیہ مین اسکا ترجمہ یون مرقوم ہے اے ہوم کرنیوالے لوگو تم جس طرح ہوا اور آگ کی تعریفین گاتے پہلے سے چلے آتے ہو اُسی طرح اب بھی اُنکو گایتری وزن والی وید کے عمدہ منترون سے سٹرج وغیرہ سرون مین گاؤ - اور ساین اچارج نے یہ کیا ہی کہ اے لوگو تم اندر اور اگنی کی یگون مین ستائش کرو اور اُنہین |

زیورون سے (دولہن کی مانند) آراستہ کرو اور منتر پڑھ پڑھ سراہو - ف وید پڑھ پڑھ آگ کی ستائش کرنا اور آگ کی پوجا کرنا پرمیشور کا فرمان ہے -

| | |
|---|---|
| یہ آتش نیایش بن مین ہے - نمستے آترشش نرداہو دامرشنہ یزہ ترجمہ اے آگ تو جو سب سے برتر اور تعریف کے قابل ہے مین تجھکو نمستے کرتا ہون - ف آگ کو نمسکار ہے - | नमस्तेअग्न ओसे गृणन्ति देव कृष्टयः<br>अमैर मित्र मर्दय ॥<br>اے آگ پوجاری لوگ حصول قوت کیلئے تیری پرستش کرتے ہین تجھکو نمسکار ہو - سب دکھ |

یہ بھی اُسی مین ہے۔ عرد و دزنکام اخضیںام
استوگا یتم تتر و شام آسنا بشرہ رنیںم کرشو رازام

اور درد دور کیجیے۔ ف بعینہ زندی منتر کا
ترجمہ ہی وہان نمستے آتش اور یہان نمستے اگنی ہی

ویاخنام ہام رودام ہوافام۔ آتر وہشیرم ہویرام یامے فرادیادنما نیچہ ویسیچ کیا سیتچہ۔
ترجمہ اے اگ بزرگ و بلند تو ہر کام مین مجھے چُستی و چالاکی تیزی و ہوشیاری دے اور جلدی
جلدی چلنے کی قوت بخش اور عقلمند و تربیت یافتہ سعادتمند اور بہادر سختیون کے کھونے والی ایسی
اولاد عطا کر کہ جس سے گھر اور محلے اور گاؤن اور شہر آباد ہو جاوین ف آگ سے حاجت طلبی کی ابتدا ہوئی ہے

نامہ تہمورس مین ہے جمشاد ہاموتمور آدھو کا
شلودم بوار جم رافرادازی مہد فیر شیدلے
سوکا ہیم انجم۔ ترجمہ اے بندے سورج تیرا
مددگار ہوا اور سورج جسکا یاور ہوتا ہے۔ مین
کہتا ہون وہ مال اور دولت سے مالامال ہو جاتا ہے،
تو اسکی ستائش اس طرح کر (اسکے آگے پھر سورج
کی ستائش شروع ہو جاتی ہے)
یزدان فرماتا ہے کہ سورج کو پوجو وہی تمہارا
معاون ہے۔ اور جسکا مددگار سورج ہوتا ہے
اُسکو کسی چیز کی کمی نہین رہتی۔

वरुणः प्राविता सवान्मैत्रो विश्वाभिरूति
भिः। करतान्नः सुराधसः ऋ॰ अ॰ १ अ॰ २ सू
یہ بھی پستک مذکورہ کے ۴ سکت کا ۸ منتر ہے
دیانندی بھاش مین ترجمہ اسکا یہ لکھا ہے۔
پوجی پوجوائی باہر بھیتر رہنے والی ہوا جو کہ جملہ
اشیاء کی حفاظت وغیرہ کرنے کے سبب سب
جانورون اور جاندارون کو سرور بخشنے والی
ہے اور سورج جو کہ ہم لوگون کو علم اور دولت
وغیرہ دیتا ہے جس طرح علم والے لوگ (یعنی
ایرانی) اُنسے اکثر کام درست کر لیتے ہین ویسے
ہم لوگ (یعنے ہندوستانی) اسی طرح ہوا اور سورج کا سیون کیون نہ کرین۔

یہ منتر نیائش بن مین ہے نزد اترا بیو منترم ودعر
دگو یوغتیم بزیدہ میدیدہ رامشیہ نم ایریا بیو دنکھو
بیو۔ ترجمہ مین منتر بزرگ کو اپنی طاقت یعنی ہوم
کے آلات اور منترون کے زور سے ایرانیون کی خوبی
قسمت اور بہتری کیواسطے سراہتا ہون۔ آچنو جمیاد انجھ
آچنو جمیاد ردو انجھ۔ آچنو جمیاد فنکھ۔ آچنو جمیاد مزدکا عہ

رگوید کی پہلی اسٹک کے پہلے ادھیا کی ۲ سکت کے
۷ منتر اور ۹ منتر مین ہے ترجمہ مین پاک طاقت
والے مترا اور دشمنون کا ناش کرنیوالے ورن
کو جو دو نو ملکر مینہ برساتے ہین بلاتا ہون۔ اے عقیل مترا اور
ورن تم دو نو ہمارے یگ کو کامیاب کرو اور ہماری قعر زیادہ کرو
تم بہت آدمیون کے فائدہ کیواسطے پیدا ہوئی ہو بہت لوگون کو

آچھو جمیاد زاعہ - آچھو جمیا دورہ ترعنامہ -
ترجمہ منتر ہماری مدد کرے وہ منتر ہمین کشائش

تمہارا آسرا ہے - ف یہان منتر اور زورن کی
پرستش کا حکم کیا ہے -

دے وہ منتر ہمارے دلون کو مسرت بخشے وہ منتر ہمین بہت سی بخششین دے - وہ منتر ہمین
تندرستی دے وہ منتر ہمکو ہمارے دشمنون پر فتح دے - ف یہان منتر پرستی کا فرمان دیا ہے -

نامہ شت شاسان مین ہے چہار الشور رات نشیر مار ید -
فاایم کلج یجم اب تنج لکھمید - شرح اے لوگو چارون
عنصر کی پوجا بجا لاؤ اوسپر کسی قسم کی تنگی مت برتو - جہان
پاؤ وہین عمدہ طور سے جھک جاؤ زمین کو پلید مت کرو
(اپنا پیشاب یا پاخانہ اپنے ہاتھ پر یا لوٹے مین لو) زمین پر
کسی طرح کی سختی مت کرو (کاشتکاری خشت سازی چھوڑ دو)
پہلا عنصر آگ ہے یہ روشنی بخش بڑی بزرگ ہے اسکو توے
اور ہنڈیا کے نیچے یا قندیل مین جلانا اور اندھیری رات
مین آگ لیکر چلنا چاہئے - ایسے ہی صبح کے تڑکے بھی لا چار
کو بجھانا اور پانی سے بجھانا چاہئے اور جو لکڑی
خود ہی خشک ہو جاوے اُسکو جلاوے - دوسرا عنصر پانی
ہی سو پانی کے کنارے گندگی سے آلودہ نکرے اور
ناپاک جگہ پانی کو بھی نہ ڈالے اور کپڑا وغیرہ اگر ناپاک
ہو جائے تو ویسے ہی سڑنے دی پانی سے بدن دہونا

رگوید منڈل ایک سکت ۲ منتر ۳ اسکا ترجمہ دیانندی بھاشی
مین یون لکھا ہے - آگ اور پانی جو کہ ہر کام مین مال
اور دولت دیگر مال امال کر دیتے ہین انکو ہم لوگ جتنے اوسع
اچھی طرح سے اپنی پاس رکھتے ہین - ایسے ہی تم بھی رکھو
منو جی نے اپنے دہرم شاستر کے ادھیائے ۴ مین فرمایا ہے
کہ آگ کو منہہ سے نہ پھونکنا اور اُس مین ناپاک چیز نہ ڈالنا
اور اُس سے پاؤن کو نہ تپانا (۵۳) آگ کو چارپائی
کے نیچے رکھنا اور لانگنا اور پاؤن سے چھونا اور پران
بادھا کرنا نہین چاہئے (۵۴) رگوید کی منڈل ایک
سکت ۲ کا پہلا منتر ہی دیانندی بھاشی مین اسکا ترجمہ
یہ لکھا ہے کہ اس دنیا مین جو ہر شے کی پرورش اور نگہبانی
کرنیوالے وایو اور اگنی ہین اُنکو مین اپنے کام کی درستی
کیلئے قابو مین لاتا ہون اور انکے دوسرے گنون کے
اظہار کی ہم لوگ خواہش کرتے ہین -

اُس مین بول و براز کرنا مجبوراً ہے (اگر بڑے بڑی بیپے ساتھ لیلے تو کچھ بھی رقت نہ ہو) تیسرا عنصر ہوا ہے
اُسکو گوز وغیرہ بدبو سے خراب اور ناخوش نکرے لاچار کو ہوائے زیرین کی جانب دور جا کر بدبو کو پھینکے
دربڑ کے جھکنے مین جمع کر سکتا ہی چوتھا عنصر خاک ہے اسپر بھی گندگی وغیرہ ہرگز نڈالے ہر وقت پاک و
صاف رکھے گندگی وغیرہ دبا دینے کیواسطے دو آدمی کے قد کے برابر گڑہا کھودا ہوا ہونا چاہئے ف
یہ عنصر پرستی و عنصرون کی عظمت بجا آوری کی ہدایت ہے اور اسی کے قریب قریب آریہ مت مین بگا یا گیا ہی -

## روح اور مادہ کی قدامت کا رد

**قولہ** - صفحہ ۱۲ - آریہ سماج کا پہلا اصول یہ نہین -

**اقول** - بیشک آریہ مت کی پہلی اصل یہی ہے کہ پرمیشور ارواح اور ذرات کا خالق نہین بلکہ وہ سب اپنی ذات کے آپ ہی پرمیشور ازلی و ابدی ہین اور اسی کے ثابت کرنیکو مکذبین نے یہ گیارہ علم بطور فرع کسی جوگی کے جہل پر قایم کئے ہین بس خدا کے فضل سے آپکے جوابو نکی بنیاد ہی برباد ہوئی - کجا مذہبی اصول اور کجا یہ آریہ سماج کے نیم اب جو کوئی اس جعلی کارروائی پر غور کریگا وہ اہل خلاف کی تکذیب فی الفور کریگا اور انہین شرمندہ ہونا پڑیگا سچ ہے ؎
دروغ آدمی را کند شرمسار -

**قولہ** صفحہ ۱۲ - آریہ سماج کا پہلا اصول یہہ ہے کہ تمام سچے علم اور علمون سے جو چیزین معلوم ہوتی ہین انکا اصول پرمیشور ہے -

**اقول** - بجائے اصل کے اصول لکہنا یہہ اہل تکذیب کی لیاقت ہے اور اردو مباحثون مین بغیر ترجمہ کے بہاشا تحریر کرنا جسطرح مناظرے کے خلاف اور شیوہ جہال ہے اسیطرح آریہ سماج کی یہہ اصل آریہ مت کے لئے عموماً اور لیکہرامی علوم متعارفہ کے واسطے خصوصاً پر وبال ہے اگر پرمیشور کی نہنی سی جان تمام سچے علمون کی کان ہے تو سب سچے علمون کو بھی پرمیشور ماننا چاہئے کیونکہ علم کے بغیر علم سے کچھ نہین نکلتا اور یہ وید اگر پرمیشور کا کلام ہین تو یہ بات اون پر صادق نہین آسکتی کیونکہ جملہ علوم حقہ ویدون مین نہین پائے جاتے اگر پرمیشور ویدون کا موجد ہونیکے سبب اس فضیلت کا مستحق ہے تو اقلیدس اور فیثاغورس وغیرہ کو بھی اپنے اپنے ایجاد کردہ فن و علم کا پرمیشور ماننا چاہئے کیونکہ اقلیدس اور ہیئت وغیرہ علوم و فنون کے موجد یہی حکما لوگ ہین ان سے پہلے ریل اور تار وغیرہ کے علم کا ایک حرف بھی صفحہ دہر پر نہین تھا اگر تھا تو پرانے وقتون کا کوئی سلیپر یا ستون یا پل کہ لمبیرز انکا ذکر کہان ہین جیسے اگنی اگنترا وغیرہ وید والون کی ریل کے گھوڑے چلتے یا تار کی خبرون کے پیاوے دوڑتے تھے اور اگر ان سب چیزون کی اصل پرمیشور ہے کہ جو بذریعہ علوم معلوم ہوتی ہین تو سبکا مادہ

پرمشہور ہوا کیونکہ یہی موجودات وغیرہ بذریعہ علوم معلوم ہوتی ہے اور ان ہی معنوں مین دیانند جی نے اِس نیم کو وضع کیا ہے اور از روئی وید بھی یہی صحیح ہے لیکن اس صورت مین لیکہرامی علوم متعارفہ رد ہوتے ہین اور اگر اونکو صحیح قرار دین تو سماج کی اصل مین فرق آتا ہے اور اگر اسطرح پر مانا جائے کہ جسطرح قرآن سے اللہ تعالےٰ کا علیم ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ تو اللہ تعالےٰ بیشک تمام علمونکا سرچشمہ ہے لیکن اِسصورت مین آریے اِس سے فائدہ نہین اوٹھا سکتے کیونکہ ویدون نے اوسکو کلی طور پر عالم نہین مانا اِس لئے کہ وید کے رو سے نہ ارواح و ذرات اجسام اور اونکے خواص وافعال اور طبائع کا خالق نہین اور نہ اُسکو انکی پیدائش کی کیفیت وماہیت معلوم ہے اور جب وہ خالق نہ ہوا تو اُن سچے علوم کا جو کہ انکے خواص وغیرہ کی تہ در تہ تحقیق مین کہان عالم ہونیکا استحقاق رکھہ سکتا ہے ۔

| | |
|---|---|
| **قولہ** شعر کفر ہست در طریقت ما کینہ داشتن | آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن |

**اقول** ۔ مسلمانونسے پرہیز کرا ور غیر مناسب برتاؤ برتنے وغیرہ سے یہہ دریافت ہوتا ہے کہ شعر

| | |
|---|---|
| فرض ہست در طریقت تو کینہ داشتن | آئین تست ہمچو حجر سینہ داشتن |

پوتھی چانکیہ راج نیتی درپن کہ جس سے دیانند جی نے بھی ستیارتھ پرکاش مین بہت جگہہ سنداً اخذ کیا ہے اِس مین یہہ شلوک لکھا ہے دیکھو صفحہ ۲۰ ۔ مطبوعہ کانشی ۔

चांडालानां सहस्त्रैश्च सूरिभिस्तत्वदर्शभिः ।
एकोहि यवनःप्रोक्तो न नीचो यवनात्परः ॥

(چانڈالانام سہسرَیش چہ سوری بھستتو درشبھی ۔ ایکوہی یونہ پرکتو نہ نیچو یونات پرہ)

ترجمہ ۔ تت درشیون نے کہا ہے کہ ہزار چوہڑے کے برابر ایک یون یعنی مسلمان ہوتا ہے اور مسلمان سے نیچ کوئی دوسرا چنڈال نہین ف آریون کے محاورہ مین مسلمان کو یون کہتے ہین چنانچہ ستیارتھ پرکاش مین دیانند جی نے بھی اِس لفظ کو انھی معنون مین استعمال کیا ہے

अथ यवनमत विषयं समीक्षिष्यामहे   دیکھو چودہوین سمولاس کا شروع

(یعنی اِس کے آگے مسلمانون کے مت وشے مین لکھینگے) پھر تمام قرآن مجید کی توہین حد درجہ اِس شدت کے تعصب سے لکھی ہے کہ اہل یقین سے پڑھی اور سنی نہین جاسکتی ۔

حاصل کلام یہ کہ ہزار چھوڑ سے اور چار کے برابر ایک مسلمان کو ذلیل جاننا چیز لینے اور دینے کے وقت کپڑے بچاکر دست برداشتہ دینا خدا نخواستہ اگر دامن سے دامن بھڑ جائے تو چیز سمیت ہاتھ بھی ناپاک ہو جائیں اور گندگی خور بلی کتا اگر چوکے میں گھس جائے یا ہنڈیا کا ننگ چکھ جائے تو سب مباح وغیرہ یہ اہل تکذیب کا سناتن دھرم ہے جسپر آپ اسطرح کاسہ لیسی کرتے اور پوپلے مونہہ سے یہ شعر پڑھتے ہیں کہ کفر است در طریقت ماکینہ الخ صاحبو تم ہی بتاؤ وتیرہ مذکور الصدر علامت خباثت باطن و ذلیل مردم آزاری ہے یا شیوہ دلجوئی و وفاداری اور اگر بخلاف جنود ہنود آنجناب مسلمانوں کے خونخوار نہیں بلکہ بہی خواہ و غمخوار ہیں یا قول و فعل میں تخالف نہیں رکھتے موافقت کے یار ہیں تو حسب شعر مذکور تشریف لائیں میں بکاتا ہوں آپ کہائیں اور کسی سے نہ شرمائیں اگر اس سے نفور ہے تو پھر وہی مثل صادق آئی جو کہ بچوں میں مشہور ہے۔ آر کروں پیار کروں۔ چوٹی پر انگار و ہروں جل جائے تو میں کیا کروں۔ علاوہ بریں ان مکذبین کے سینہ کی صفائی تو انکی اس خامہ فرسائی سے ظاہر ہے اگر سچے مدعی یا اس شعر کے مصداق ہوتے تو کیا تمام تکذیب میں دیووں کی بولی لکھتے اور اردو ترجمہ نکرتے کرتے کہانسے اردو فارسی وغیرہ تو پڑھے ہی نہیں کیونکہ یہ آبائی نصیحت انکے کانوں میں ٹھنسی پڑی ہے جو کہ عوام کی زبان زد اور خواص کے معمول بہا ہو رہی ہے न पठ यावनी भाषा न गच्छ जैन मन्दिरम् ॥

ترجمہ۔ مسلمانوں کی بولی سیکھنا اور جینیوں کے مندر میں نہیں جانا چاہئے۔

**قولہ**۔ آریہ محمدی لوگوں کی طرح پرمیشور کو پانچ یا چھ ہزار سال سے مالک اور رب وغیرہ نہیں مانتے۔

**اقول**۔ یہ بھی معترض کی صریح بدگمانی اور سراسر کذب بیانی ہے اور اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰے ہمیشہ سے اپنے اسماء حسنیٰ کے ساتھ ہے ہمیشہ سے رحمان ہمیشہ سے رحیم ہے اور ہمیشہ سے خالق و رب اور ہمیشہ سے کریم ہے مثلا صفت تکلم جسطرح پاک کلام الہام فرمانے کے وقت اللہ تعالی میں تھی ویسی ہی اب اوس میں ہے اور آئندہ کو بھی رہیگی حالانکہ ہر وقت ہر فرد بشر سے اُس کا ہمکلام ہونا ضروری نہیں ایسے ہی اسکی صفت فنا کرنا کہ ہمیشہ سے اُس میں چلی آتی ہے لیکن ہر ذرہ میں ہر وقت نمایاں نہیں ہوتی بس جسطرح اسکے اظہار کے وقت

اللہ تعالی فنا کرنیوالا کہلائیگا ویسے ہی اب بھی ہے اِسی پر اُسکے اوصاف باقیہ کو خیال فرمانا چاہئے الحاصل جسوقت وظیفہ خوار اور عدل و انصاف کے جوئیندہ وغیرہ موجود نتھے اُسوقت بھی وہ رزاق اور خالق اور مالک وغیرہ تھا اور جسوقت یہ سب فنا ہو جائینگے اُسوقت بھی انہی نامون سے موسوم رہیگا کیونکہ اسکی جملہ صفات ذاتی ہین اور مخلوق کا وجود عارضی ہے پس عارضی کو بقا نہین اور ذاتی صفات والے کے ذاتی صفات ہونیکے سبب اُس سے زائل نہین ہوسکتی اور اگر اسکے خلاف وید والی اپنے پرمیشور کو بولنے والا رب سال ہی مین اپنا رب اور مالک وغیرہ جانتے ہین یا ہر وقت بولنے اور فنا کرنے سے ہی اوسکو تکلم وغیرہ صفات سے موصوف مانتے ہین تو اسوقت اُسکو گونگا اور فنا کرنے پر غیر قادر جانین کیونکہ الحال اسکے وجود سے یہ دونو صفات مفقود ہین اور ذات واحد پر آن واحد مین اُسکی صفت فنا اور پیدا کرنے کا صادق آنا بھی عند العقل محال ہے کیونکہ بقول مکذبین اجتماع ضدین صحیح نہین اور فنا کرنا اور پیدا کرنا ایک دوسرے کی ضد ہین۔

مگر یہ تو فرمائین کہ جب روحین خود ہی ساگ پات وغیرہ نباتات بنجاتی ہین اور خود ہی اپنی عمل کے زور سے جانور اور جاندار بنکر گوہ گوبر وغیرہ کہاتی ہین تو از روئے وید کس کا رازق اور کون مرزوق کس کا خالق اور کون مخلوق البتہ اتنا ضرور کہہ سکتے ہین کہ تناسخ کو صحیح ماننے والون کے نزدیک وید کا پرمیشور صفت رحمت و ربوبیت و خالقیت و رازقیت وغیرہ سے کبھی موصوف نہین ہوا اور نہ آئندہ کو ہوا اور نہ اب ہے خصوصاً مہا پرلے کے وقت کہ جب کچھ بھی موجود نہوگا۔

## لیکھرامی علوم متعارفہ کا رد

**قولہ** (۱) جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے برآمد ہوتی ہے (۲) جو چیز جہان نہین ہوتی وہ وہان سے برآمد بھی نہین ہوتی۔

**اقول**۔ اے ناظرین علوم متعارفہ کے بیان کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ویدون مین دعاوی مذکورہ پر کوئی دلیل نہین اگر ہوتی تو مکذب اسی کو پیش کرتا جاہلون کے پھنسانے کیواسطے عنکبوتی جالا نہ تنتا علی سبیل تسلیم اگر ویدون مین ہے تو ان منترون کو بیان کرین مع انکا ترجمہ

اصول موضوعہ ہین تاکہ ہمکو بھی یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ وید حسب اصول آریہ سماج نمبر ا- فی الواقع تمام علوم کا سرچشمہ ہین اسلئے کہ علوم متعارفہ اور اصول موضوعہ ضروری ہے کہ اسی کی کتاب کے صاف منطوق اور نص صریح سے مبین ہون ورنہ وہ خانہ ساز بات سے زیادہ وقعت نہ رکھینگے اور آریہ سماج کی پہلی اصل ردّی قرار دیجاویگی کیونکہ یہی دو چار آپ کے سچے علم تھے اور انہی کو پرمیشور نے ویدون مین بیان نہین کیا- اور اسوقت ایسے ایسے علوم گھڑ کر ویدون کو پشت پناہی دینا پرمیشور کو احسان مند کرنا ہے حق تو یہ تھا کہ علوم حقہ کی اشاعت اور تائید کے لئے خود وید ہی کے اندر واضح اور بیّن طور پر یہ اصول پائے جاتے تاکہ وہ چالاک اور چتر انسانون کی وکالت کا محتاج نہوتا- بھلا ان دونون علمون کے لحاظ سے وید کو کیا نفع پہنچتا ہے اور اسلام پر کونسا اعتراض واقع ہوتا ہے اوّل تو یہہ دونو محض دعوے ہین علوم متعارفہ نہین ہوسکتے کیونکہ وہ وہ ہوتے ہین جو عرفاً مانے ہوئے ہون دوئم کسی معترض کی خاطر داری سے اگر علوم متعارفہ بھی مان لئے جائین- تو خارج اسلام نہین ہوسکتے کیونکہ ان کے معنی یہ ہین کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ پیدا و نمودار کرتا ہے وہ پہلے عدم خانہ مین ہوتی ہے اور وہ اوسکو وہان سے وجود عطا کر کے نکالتا ہے اور یہ امر بھی مسلّم ہے کہ جو چیز عدم مین نہین ہوتی وہ ایجاد مین بھی نہین آسکتی کیونکہ موجود کا ایجاد کرنا تحصیل حاصل اور خلاف عقل ہے مگر افسوس کہ محرر تکذیب اتنا بھی سمجھہ نہین سکتے کہ وہی وجود مین آتے ہین کہ جو معدوم تھے اور جو معدوم مین ہوتا ہے اُسی کو وجود کا داتا جاننا وجود عطا فرماتا ہے علاوہ برین یہ بھی واضح ہو کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے علم مین تھی وہی اسکے اسم خالق کے ماتحت ہوکر معلوم و مخلوق ہوئی اور ہوتی جاتی ہے اور جو چیز اُسکے علم مین نہین وہ صفت خالق کے ماتحت مخلوق بھی نہین ہوئی پس مسلمانون کے نزدیک تمام کائنات اللہ تعالیٰ کے علم مین اسم عالم کے ماتحت تھی اور وہی اسم خالق کے ماتحت ہوکر مخلوق ہوئی اور ہوگی-

**قولہ**- (۳) جو کل مین ہوتا ہے وہی اُسکے جز مین ہوتا ہے (۴) جو کل مین نہین ہوتا وہ اُس کے جز مین بھی نہین ہوتا-

**اقول**- یہ بھی اقلیدس کے نوین علم کے خلاف ہے اور یہ بات تمام حکما کے نزدیک مسلّم

ہے کہ کل جز سے بڑا ہوتا ہے پس کل کی بڑائی اور صفت کل کل مین موجود ہے اور جز مین نہین حالانکہ وہ اُسی کا جزو ہے اور اگر جزو مین بھی ہوگی تو وہ جزو نہین بلکہ عین کل ہوگا اور کل مین جزو کی صفت اور چھوٹائی نہین ہوتی اور جزو مین موجود ہے۔ کل مین قوت ہوتی ہے جزو مین ضعف ہوتا ہے کل آریہ مسافر مین تین من پکے وزن ہوگا اگر اسکا ایک جزو مثلاً سر کا ٹکر تولین تو پانچ سیر بھی نہوگا حالانکہ وہ اُسی کل کا جزو ہے کل جسم مین گوشت ہوتا ہے اور ہڈی مین بالکل نہین ہوتا حالانکہ وہ اسی کا جزو ہے علی سبیل تسلیم اگر یہی فرض کر لیا جائے کہ جو کل مین ہوتا ہے وہی اُس کے جز مین ہوتا ہے تو تمام موجودات مین ترکیب پائی جانیکے سبب یہ دریافت ہوتا ہے کہ مادہ بھی مرکب ہے اسواسطے کہ اگر کسی مرکب کے اسقدر باریک اجزا کرین کہ اون کے پھر اور اجزا ہو سکین تو بھی آپ کے این علوم متعارفہ کے لحاظ سے وہ مرکب ہی نکلینگے اور اُسی جزو کا نام مادہ ہے کہ جسکے پھر اور اجزا ہو سکین اور جو مرکب ہے وہی مخلوق و محدث ہے پھر معلوم آریے روح اور مادہ کو کس لئے غیر مخلوق مانتے ہین حالانکہ وہ مرکب جسم کے جز ہین اور اگر مادہ کو مرکب نہین تسلیم کرتے تو اس علوم متعارفہ کو جہل تصور فرمائین شاید اسیواسطے اہل تکذیب نے اس سے کوئی کام نہین لیا اور کتاب کا حجم یا علوم کی تعداد بڑھانیکے واسطے یہان درج کر لیا ہے۔

**قولہ** (۵) اگر کسی مقدار معین کے برابر حصے کئے جائین تو وہ سب آپس مین برابر ہونگے۔

(۶) اگر کسی وزن یا پیمانہ مقررہ سے کئی چیزین یکسان تولی جائین تو وہ سب وزن مین برابر ہون گی۔

**اقول** - افسوس ہینون کا مال مفت ہی اُڑایا اور یہ خیال نہ فرمایا کہ پیمانہ ماپنے کا آلہ ہوتا ہے اُس سے تُل نہین سکتا یون کہو کہ اگر پیمانہ مقررہ سے کئی چیزین یکسان ماپی جائین تو وہ سب وزن مین اگرچہ بیش وکم ہونگی لیکن ماپ مین سب برابر ہونگی مگر علوم متعارفہ (۳ و ۴) کی مانند یہ دونون علم بھی ضخامت و تعداد بڑھانے کا ذریعہ معلوم ہوتے ہین درحقیقت اہل تکذیب نے بھی انکو فضول سمجھکر ردی مین ڈالدیا ہے ان سے کوئی کام نہین لیا نہ مادہ کو تولا ہے نہ روح کو پیمانہ سے پڑتالا ہے۔

**قولہ** - اجتماع ضدین باطل ہے۔

اقول۔ لاریب یہ صحیح ہے مگر مدعی کے بالکل خلاف کیونکہ روح جیتن اور مادہ جڑھ کا یکجا جمع ہونا آپکے نزدیک بھی مسلم ہے اگر یہ علم صحیح ہے تو دعوے مذکورہ باطل ہے اور اگر وہ دعوے صحیح ہے تو علم مذکورہ مردود و لاحاصل ہے علاوہ برین رحم و غضب اور فضل و عدل باہم متضاد ہین لیکن انکا اجتماع پرمیشور کی ذات مین پایا جاتا ہے اور جو کہ آپنے پانچوین دلیل مین لکھا ہے کہ جڑھ اور جیتن کی ایکتا یعنی وحدت الوجودی ناممکن ہے یہ محتاج دلیل ہے قابل تسلیم نہین

قولہ (۸) قدیم چیز کے سب ذاتی صفات قدیم ہوتے ہین۔

اقول یہ مقدمہ آپ نے اہل اسلام سے اڑایا ہے اور وہ بجز باری تعالیٰ کے دوسرے کو قدیم تسلیم نہین کرتے اور اگر اہل تہذیب کا روح اور مادہ کی نسبت یہ گمان ہے تو سراسر غلط اور صریح بہتان ہے کیونکہ دہر مین آجتک ایک روح بھی بولتی بتلاتی عالم و عاقل شکم مادر سے برآمد نہین ہوئی اور باتفاق فریقین بولنا بتلانا عقل و علم انسان کے ذاتی صفات سے ہے۔

قولہ (۹) صفت موصوف سے جدا نہین ہو سکتی۔

اقول۔ سفید کپڑے کی صفت سفیدی ہے وہ رنگ دینے سے فوراً زائل ہو جاتی ہے عالم پری ہین صدہا پنڈت پگلے اور وید دیوانہ ہو جاتے ہین اور بڑی بڑی سوجھت والے نپٹ اندھے بنجاتے ہین علاوہ برین سیکھا سکھایا اور پڑھا پڑھایا شکم مادر سے برآمد کوئی نہین ہوتا۔ نیز اہل تناسخ کے نزدیک قالب انسان سے نکلتے ہی روح کو جامۂ حیوان مطلق پہنکر ماں بہن وغیرہ کی امتیاز نہین رہتی اسیواسطے سب کے سامنے بھوگ کرتی گوہ گوبر کہاتے پھرتے ہین مگر اہل حق کے نزدیک یہ باطل ہے کیونکہ وہ تناسخ کے قائل نہین۔ اگر موصوف سے صفت جدا نہوتی تو متذکرہ بالا امور کس طرح وقوع مین آتے یا آواگون ندارد ہے اگر وہ ندارد نہین ہو سکتی تو اصل مذکورہ باطل ہے اور اہل حق کے نزدیک بقول شخصے ع

ہرچہ در العنت۔ نہ اِس سے غرض نہ اُس سے مطلب

قولہ۔ (۱۰) علم بغیر معلومات کے نہین ہو سکتا۔

اقول۔ سیکڑون چیزین جنکا وجود ابھی معلوم نہین ہوا اور انکا علم منشی لیکھرام کو بھی ہے چنانچہ موت اور دوسرے قالب مین جانا کہ ابھی اُس نے موت کا مزہ چکھا نہین اور دوسرے قالب مین بھی

آیا نہین اور اسکا علم او سکو ہے - اگر اس سے علم الہی مراد ہے تو پرمیشور کی لیاقت معلوم ہوئی کہ جتنی چیزونکا وجود ہے پرمیشور بھی انکا عالم ہے اور جنکا وجود ابھی معلوم نہین ہوا ان کے علم سے پرمیشور بھی واقف نہین ( باشے علوم متعارفہ کو آفرین جس نے تکذیب کا وجود موجود کر کے علوم متعارفہ وغیرہ کا علم پرمیشور کو سکھایا اور اسکو بھی شاباش کہ جس نے عالم ضعیفی مین نصیحت پر شو بیا موز پر عمل فرمایا اور عالم کہایا ) اگر معلومات ازلیہ مراد ہین تو ارواح کے علاوہ حوادث یومیہ بھی ازلی ہین کیونکہ پرمیشور کے علم مین وہ بھی ازل سے موجود ہین وارد فلا -

**قولہ** - (۱۱) جو پیدا نہین ہوا وہ نہین مریگا اور جو پیدا ہوا ہے وہی مریگا -

**اقول** - شق اول سے اگر یہ مطلب ہے کہ جو معدوم ہے وہ نہین مریگا تو بالکل لغو ہے کیونکہ معدوم کو مرنا کیا اور شق ثانی سے اگر یہ مراد ہے کہ جو وجود مین آیا ہے وہی مریگا تو ارواح و ذوات اجسام بھی ضرور مرینگے اور انکا وجود مین آنا اسکو مسلم ہے - اگر وہ قدیم ہین تو اشکال بھی قدیم ہین کیونکہ انکا بقا و قیام اشکال کے بغیر ممکن نہین اور موت سے اگر معدوم ہونا مقصود ہے تو آپکا وہ دعوی کہ ہستی سے نیستی نہین ہوسکتی باطل ہوا - اگر اس سے تناسخ مطلوب ہے تو پیدا اور موت کوئی چیز نہین حالتون کا تغیر و تبدل ماننا پڑیگا جس سے روح اور مادہ بھی خالی نہین پھر انکو غیر مخلوق کیون مانتے ہین -

**قولہ** (۱) دعوی پرمیشو قدیم ہے اوسکی سب صفات بھی قدیم ہین اسواسطے اگر روحین قدیم نہ مانی جائین تو خداتعالی کے سب صفات زائل ہوتے ہین -

**اقول** - اس شرطیہ کی ملازمت پر پہلے کچھ ثبوت پیش کرنا چاہئے اور بعد مین ذیل کی لاطائل راگنی ( دلیل ) پر دل دھرنا چاہئے روحین چونکہ خداتعالی کی صفت نہین اسواسطے انھین اگر قدیم نہ مانین یا سب کی سب مرگئی فرض کرلین تو بھی صفات الہیہ مین فرق نہین آتا کیونکہ بقول آپکے وہ اسکے قبضۂ قدرت مین ہین اور قادر کو اس شے کے فنا اور برباد کرنیکا اختیار ہے کہ جو اسکے قبضۂ قدرت مین ہو پس روحین کہ مقدور و مجبور ہین اللہ تعالی کی صفت نہین ہوسکتیں اور نہ ان کے حادث مان لینے سے خداتعالی کی صفات کاملہ کا ازالہ لازم آتا ہے -

**قولہ** - پرمیشور جو مالکیت و رزاقیت و عالمیت و عادلیت و رحمت و کرم وغیرہ صفات سے موصوف

**قولہ**۔ پرمیشور جو مالکیت و رازقیت و عالمیت و عادلیت و رحمت و کرم وغیرہ صفات سے موصوف ہے کیا یہ سب صفات اُسکی جدید و حادث ہین۔

**اقول**۔ ناظرین مکذب کی جبلی جہالت پر غور فرمائین کہ جس چیز کو پہلے مسلمہ فریقین کہہ چکا ہے۔ اُسی کو پھر معرض بحث مین پیش کر رہا ہے اور کوئی عمدہ دلیل ثبوت دعوے مین نہین لاتا اور اتنا بھی نہین سمجھتا کہ جس طرح مخاطب کی غیر حاضری اور چپ رہنے سے صفت تکلم بے زائل نہین ہو جاتی اسی طرح خدا تعالیٰ کے سب صفات یین مملوک و مرزوق وغیرہ کی عدم موجودگی مین اُس سے زائل نہین ہو سکتے۔

**قولہ**۔ اگر روحین قدیم نہین تو خدا تعالیٰ کے سب صفات بھی قدیم نہین رہین گے۔

**اقول**۔ کیا خوب وہی دعویٰ اور وہی دلیل ہے ۵ آفرین است برین ہمت مردانہ تو۔ اگر روحین قدیم ہین تو اُن کے اشکال موجودہ کہ جنکے سوا انکا قیام و بقا غیر ممکن ہے اور زمین و زر وغیرہ اسباب معیشت و منازعت بھی قدیم ہین ورنہ اسکے ساتھ ہی روحون کی مملوکیت و مرزوقیت و عدل خواہی و منازعت و مرحومیت وغیرہ قدیم نہین رہیگی اور اگر اشیاء مذکورہ کے محدث مان لینے سے روحون کی مرزوقیت وغیرہ صفات مین فرق نہین آسکتا تو روحون کے مخلوق جان لینے سے خدا تعالیٰ کے صفات مرقومہ بالا مین حرف نہین آسکتا جناب بھولےپن کو دور فرمائین اور شرک کی راہ نجائین۔

**قولہ**۔ روحین قدیم ہین اور انادی پرمیشور کے انادی قبضۂ قدرت مین موجود ہین حادث نہین۔

**اقول**۔ دعویٰ بے دلیل پر خم ٹھونکنا آپ ہی کا کام ہے آفرین صد آفرین محض قبضۂ قدرت مین ہونا اول تو بے دلیل بات ہے۔ علیٰ سبیل تسلیم اگر یہی فرض کر لیا جائے تو ازلیت ثابت نہین کر سکتا کیونکہ ہر ایک حادث وغیرہ حادث اُسی کے علم و قبضۂ قدرت مین ہے۔ اگر کر سکتا ہے تو ہر ایک چیز کو ازلی ماننا چاہیئے پھر خالق اور مخلوق مین کیا فرق رہا اور حق یہ ہے کہ جس قدرت مین بقول انکے وہ لا انتہا عالمون کو کہہ سکتا ہے بیشک اُسی کے زور سے روح اور مادہ کے سمیت صدہا عالم پیدا کر سکتا ہے علاوہ برین قادر مطلق کے برابر مقدور ہر گز نہین ہو سکتا کیونکہ قادر از خود موجود اور واجب بالذات ہے اور یہ نہین بلکہ اس قادر نے اپنی قدرت اور ارادے سے

اُس کو موجود کیا ہے کیونکہ مقدور ممکن بالذات ہے پس لامحالہ اس کا از خود موجود ہونا باطل ہے اور جب خدا تعالیٰ نے اُس کو عدم کے بعد پیدا کیا تو بعد وجود کے بھی عدم اور نیستی مین ڈال سکتا ہے پس روح کو مرگ سے مُبرّا کہنا اور فنا سے آزاد بتلانا یا ازلی قرار دینا صحیح نہین۔

**قولہ** (۲- دعوے) انادی روحین مجرد اور غیر مرکب و چیتین ہین اسواسطے اُنکی پیدایش نہین ہوسکتی۔

**اقول** - تمام جسم مین ترکیب پائے جانے اور جسم کا جزو ہونیکے سبب وہ مرکب معلوم ہوتی ہے اور مرکب کے مخلوق ہونے مین کلام نہین بحکم آپ کے علوم متعارفہ نمبر ۳ و نمبر ۴ کے۔

**قولہ** - پیدایش دو طرح کی ہوتی ہے ایک اپنے آپ سے دوسری غیر سے اپنے آپ سے پیدایش بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک یقینی جیسے کوئی اپنا حصہ کاٹکر یا جُدا کر کے بنا دے دوسرے وہمی جیسے اندھیری رات مین بھوت چڑیل وغیرہ کے غلط خیال ہوتے ہین۔

**اقول** یہ انوکھی تشریح شارح کے گھر کی معلوم ہوتی ہے کتب معقول سے منقول نہین اور بقول ویدپُرش کی جان کے سوا کوئی اپنے جسم کا ٹکرا کچھ نہین بنا سکتا اُس نے بیشک اپنے مونھ اور ہاتھ اور پاؤن وغیرہ کے ٹکڑون سے چودہ طبق بنائے اور سجائے ہین دیکھو پرش سکت اگر کوئی اور بھی بنا سکتا ہے تو اُس کا پتا دیجئے اسوقت مصرع کو اگر گنیش دیوتا کا خیال آگیا ہو تو بھی صحیح نہین کیونکہ اُن کو پاربتی جی نے بقول شوپران اپنے بدن کی میل سے بنایا تھا نہ اعضا کاٹ کر۔

ناظرین وہم کی ضد یقین ہے پس جو موہومہ اشکال ہوتے ہین اون کو وہمی پیدایش کہتے ہین۔ اور جو بدیہی نظر آتے ہین انہین یقینی کہتے ہین پر اس کو تو وہ جانے جو خود مادۂ علم و فہم رکھتا ہو آنجناب پرائے سہارے اور سنے سنائے سے کام چلاتے ہین مگر عاقلان خوب می شناسند کہ ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

**قولہ** - اگر بالفرض یہ مانا جائے کہ خدا تعالیٰ نے روح کو پیدا کیا تو فی الفور یہ سوال ہوتا ہے کہ کیون اور کس چیز سے اور کب۔

**اقول** - سائل کی خاطر فاتر کی تسلی قرآن اصدق البیان سے اس طرح کیجاتی ہے کہ قادر مطلق نے اپنی اعلیٰ درجہ کی قوت اور کمال قدرت کا مقتضا پورا کرنے کے واسطے ارواح وغیرہ مخلوق کو پیدا کیا اور اس لئے کہ انسان اشیاء موجودہ سے فائدہ اوٹھائے اور اسواسطے بھی کہ اپنے معبود کی عبادت

بجالائے اور اُس قدرت کے زور سے پیدا کیا جس کے پائے جانے کے سبب وہ قادر مطلق کہلاتا ہے جو کہ بموجب علم متعارفہ نمبر ۶ و نمبر ۹ - اُس مین ہمیشہ سے چلی آتی ہے ہرگز ہرگز جدا نہین ہو سکتی اور ویدون کی طرف سے اُس کو تشفی اِس طرح دیجاتی ہے -

यत्पुरुषं व्यदधुः कतिधा व्यकल्पयन् ॥ मुखं किमस्यासीत्किंबाहू किमूरू पादा उच्येते ॥ ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः । ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥ चन्द्रमा मनसो जातश्चक्षोः सूर्य्यो अजायत । श्रोत्राद्वायुश्च प्राणश्च मुखादग्निरजायत ॥

کوئی شخص وید کے مصنف نارائن رشی سے دریافت فرماتا ہے -

(۱) یت پرشہ الخ پرش کس کو کہتے ہین اور ابتدائی زمانہ مین اُس کے مونھ سے کون اور ران سے کون اور بازؤن سے کون اور پاؤن سے کون پیدا ہوا تھا وہ آگے سے اُس پرش کی تعریف قندھاری سُر مین اِس طرح گاتا ہے -

(۲) براہمن اسے مکھم آسیت براہمن اُسکے مونھ سے پیدا ہوی باہو راجنیہ کرتا اور اُس کے بازؤن سے راجپوت ہوئے اُرو تد سے یدویشہ اور رانون سے اُسکے کسان ہوے پدبھیام شودرا جائت اور دونون پیرون سے خدمتگار پیدا ہوئے -

(۳) چندر ما منسو جاتش چاند اُسکے دل سے پیدا ہوا چکشوہ سوریا اجائت اور اُسکی آنکھون سے سورج پیدا ہوا - شروترا دو ینچ اور کانون سے اُسکے آسمان وخلا پیدا ہوا پرانشچ اور اوسکے سانس سے ہوا پیدا ہوی مکھاد اگنرا جائت اور چہرے سے اُسکے آگ پیدا ہوئی ف ان منترون پر دیانندی جو تاویلون کے ڈھیر لگاتے ہین وید کی پیشانی سے داغ سیاہ مٹاتے ہین مگر جب کہ ان کے علاوہ دہرم سناتنی وغیرہ ہر ایک وید والے کو معانی مذکورہ کی صحت پر دلی تصدیق وزبانی اقرار ہے پھر اس کا مٹنا بھی دشوار ہے -

| | |
|---|---|
| بآب گنگا وجمنا سفید نتوان کرد | گلیم بخت کسے راکہ بافتند سیاہ |

اور دہرم شاستر کے رو سے سائل کی طبع حزین کی پوری پوری تسکین اس طرح کیجاتی ہے دیکھو پہلا ادھیا آٹھوان اور نوان شلوک جسکا ترجمہ عام لوگون نے یہ کیا ہے پرمیشور کے دل مین یہ خواہش ہوی کہ اپنے بدن سے ایک قسم کی خلقت پیدا کرنی چاہی پھر اس نے پہلے پانی بنایا

پھر اس مین منی ڈالی اور وہ مانند طلا آفتاب بصورت بیضہ بنگئی پھر اس سے برہما جی جو سب خلقت کے خالق ہین خود بخود پیدا ہو گئے **فائدہ** اور وہ انڈا پرمیشور کو سینا نہ پڑا اور اپنشدون کی جانب سے اس طرح فرحت پونہچائی جاتی ہے۔

यथोर्णा नाभि स्रजते गृह्णते च ॥ मुण्डक० खं०२ मं०७

ترجمہ۔ جیسے مکڑی اپنے تن سے تار نکالکر جالا پورتی اور اس مین کھیلتی رہتی ہے اسی طرح پرمیشور اپنے جسم سے کل عالم بنا کر خود ہی اس مین رنگ رلیان منا رہا ہے اور شریرک دھیاد دوسرا پاد تیسرا سوتر ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ سے یون سمجھایا جاتا ہے کہ جملہ روحین پرمیشور کے انش یعنی حصص ہین۔ خدمتگارون اور چورون اور ڈاکوؤن کی جانین بھی وہی ہین اور جملہ اشیاء موجودہ بھی وہی ہے پرمیشور کہتا ہے کہ تمام روح میرے بدن کے حصے ہین اور یہی یجر وید کا بھید ہے اور ویدون کی بچی یعنی گیتا کا بھی یہی راگ ہے اور وید کا مفسر گوتھہ برہمن کہتا ہے کہ جو چوری کرتا ہے وہ بھی پرمیشور ہے اور خود پرمیشور کہتا ہے کہ مین روح بنکر سب چیزون مین موجود ہون ٥

بہ بین تفاوت رہ از کجا تا بکجاست

**قولہ** صفحہ ۲۳ خدا پر اس سے پہلے اسکی قدرت پوشیدہ تھی یا ظاہر صورت اول غلط اور ثانی فعل عبث

**اقول**۔ یہ عاقلانہ و عالمانہ توجیہ نہین خبطیون کا خبط ہے صورت ثانی اصح اور اولی بالکل غلط ہے قرآن کریم مین ہے وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ٥

| | |
|---|---|
| برو علم یک ذرہ پوشیدہ نیست | کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکے نیست |

**قولہ**۔ اپنے جسم کے ٹکڑے کاٹکر روحین بنانا اراضی دریا بردہ و برآمدہ کا نقشہ ہو جاتا ہے۔

**اقول**۔ آریون کے نزدیک کچھ مضائقہ نہین جبکہ اونکا وید و شاستر اسی کو درست و واجب بتلاتا ہے۔

**قولہ**۔ نیستی سے ہستی اور ہستی سے نیستی نہین ہو سکتی۔

لے اس سے معلوم ہوا کہ دیوون کا دیو بھی بعض نالایق مسافرون اور سنیاسیون کی مانند اپنا کام اور مطلب اھبا تہ مین رکہتا ہے اور مرغ سمندر انڈے دیتا ہے جن سے خود بخود بچے نکل آتے ہین اور اگر یہ پرمیشور کی منی کی خاصیت ہے کہ جہان گرتی ہے ضائع نہین جاتی حسب اصول موضوعہ مگر مین کہ انادی سے جو کچھ برآمد ہو وہ بھی انادی ہوتا ہے تو جدی بات ہے لیکن مچھودری اور گنگا زادیون وغیرہ پر اگر خیال کیا جائے تو برہما وغیرہ دیوون اور منیون کی تخم کا بھی یہی حال معلوم ہوتا ہے کہ جہان گرے اُگ آتا ہے۔ (یوتھی ناسکیہ اور تحریرن ملاحظہ ہون) اگر آریہ محققون کے نزدیک منو کی یہ غلط بیانی ہے تو وہ محقق نہ رہا پایہ اعتبار سے ساقط ہے

اقول - کور باطن کے نزدیک بیشک نہین ہوسکتی اور جن کو اللہ تعالی نے علم کا تجربہ اور قانون قدرت کا مشاہدہ دکھلا رکھا ہے اُن کے نزدیک اللہ قادر مطلق کے زور سے ہوسکتی ہے کیونکہ جملہ ہئیات و اشکال موجودہ کا نیست سے ہست اور ہست سے نیست ہوجانا مشاہدہ اور حواس سلیمہ کو بھی تسلیم ہے اگر نہین ہوسکتا اور پرمیشور موجود کو ہی وجود مین لایا اور لاسکتا ہے تو اوسکی صناعی و خلاقی معلوم ہوئی کہ موجود کو جامۂ وجود پہنانا جانتا ہے جو کہ تحصیل حاصل ہے پس اسی پر پرمیشور کا خالق و صناع عالم ہونا بہمہ وجوہ باطل ہے۔

قولہ اگر ارواح نہین تہی تو ضرور کہین بہی نہونگے اور اب بموجب علوم متعارفہ نمبر ۱۰ و نمبر ۱۰-۹ وہ اس عدم خانہ سے برآمد نہین ہوسکتے تا آخر۔

اقول - اگر وہ عدم[۱] خانہ سے برآمد نہین ہوسکتین تو بتلائین بموجب علوم متعارفہ وہ کہان سے برآمد ہوسکتی ہین اگر ازلی ہین تو لفظ برآمد کا اطلاق انپر صحیح نہین اور یہ آریہ صاحب مسافر اس ہئیت

۱۸۹۴ حاصلہ اور ترکیب موجودہ ہمیت کہ جو انکو آج یکم جنوری ۱۸۹۴ء مین حاصل ہے رحم مین آنے سے بیشتر بہی کہین تہے یا نہین تہے اگر نہین تہے تو ضرور کہین بہی نہونگے اور اب بموجب علم مذکورہ وہ عدم خانہ سے برآمد نہین ہوسکتے اور چونکہ اسوقت باین ہئیت حاصلہ موجود ہین لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی کہین تہے اور اسی طرح تہے کہ جس ہئیت سے اب ہین کیونکہ بموجب علم نہم موضوعہ مکذبین صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی پس ثابت ہوا کہ وہ رحم مین آنے سے پیشتر بہی یہین صفت موجود تہے اور بموجب علم اول جہان تہے وہین سے برآمد ہوئے ہین نیست سے ہست نہین ہوئے کیونکہ اون کے نزدیک نیست سے ہست نہین ہوسکتا

---

سلہ[۱] افسوس کہ معترض عقل سے عاری ہے اور یہ نہین سوچتا کہ بتحالہ عدم برآمد از عدم خانہ سے یہ نہین لازم آتا کہ وہ خانہ وجود حادث سے بہی برآمد نہوسکین اور ہم کب کہتے ہین ہم نے مانا کہ مخرج عدم نہین ہوسکتا مگر ہستی کا ہستی ہوسکتا ہے اور ہستی مطلق سے ہستی قدیم اور ہستی حادث دونون ہوسکتی ہین پس ثبوت دعوے کے واسطے یہ پیش کرنا چاہئے تہا کہ اسکا منبع قدیم ہے حادث نہین ہوسکا اہل تکذیب نے بالکل چہوڑ دیا اور ثابت نہین کرسکے جس سے اُن کی عدم فہمی ظاہر ہے علاوہ برآن ہستی قدیم یعنی ذات واجب تعالی سے برآمد ہونے پر ہی ہم انکو قدیم نہین کہہ سکتے کیونکہ جسطرح سورج سے روشنی زمین پر برآمد ہوتی ہے اور آفتاب کے غائب ہونے سے زائل ہوجاتی ہے اسی طرح ممکن ہے کہ ہستی قدیم کے ارادہ کر اس ہستی کی نمود ہو اور ارادہ کا تعلق حادث ہے پس جو چیز جب تک اسکے متعلق ہے موجود ہے اور جب ارادہ کا تعلق اس سے نابود ہوا وہ بہی نیست ہوگی کیونکہ ارادہ والے اور قادر کو اختیار رہ جاتا ہے ایک چیز کے وجود کا ارادہ کرے چاہے معدوم کا ورنہ معطل و مجبور مانا جائیگا۔ نہ قادر و مختار ۱۲

مگر تعجب تر یہ کہ اسقدر بڑا جسم لیکر اس مین کیسے گھسے ہونگے اور جسوقت جامۂ انسانی سے باہر نکلینگے بغرض محال اگر چیونٹی کا جسم اُن کو مرحمت ہوا تو اسوقت اُسکے رحم مین اس ہیئت حاصلہ کے ساتھ کیسے داخل ہونگے کہ جو اُنکے واسطے قدیم ثابت ہوئی ہے کیونکہ ہستی سے نیستی اور صفت کا موصوف سے جدا ہونا آپ کے نزدیک ممکن نہین۔

**قولہ** روحین ابدی ہین اسواسطے ازلی ہین۔

**اقول** اول تو یہ کوئی قاعدہ مسلمہ نہین کہ جو ابدی ہو وہ ازلی بہی ہوتا ہے دوسری روحین ابدی نہین اگر ابدی ہوتین تو اہل تکذیب اُن کی ابدیت پر ضرور ہی ایک آدہ دلیل پیش کرتے۔

**قولہ**۔ روحین مرکب نہین تاکہ ترکیب پذیر ہون۔

**اقول** جبکہ آپ علم ارواح سے واقف ہی نہین پھر کس لئے اس باب مین گفتگو کرتے ہین اور اسی ایک ہی مضمون کو بار بار دوسرے لفظون مین پبلک کے سامنے دہرا تے ہین حالانکہ اس کا جواب دوسرے دعوے کی تردید مین عرض کر چکا ہون کہ ہر چیز کے ست اور خلاصہ اور مرکب اشیاء کے نتیجہ کو روح کہتے ہین اور حسب اصول موضوعہ نمبر ۳ و نمبر ۴ مرکب جسم کا جزو ہونیکے سبب روح بہی مرکب اور حادث ہے علاوہ برین روح کی حالت کا تغیر و تبدل اُس کے مرکب ہونیکی بڑی دلیل ہے اور انسانی روح کے تغیر سے انکار بداہت کا انکار ہے۔

**قولہ**۔ (۵ دعوے) روحون مین فنا یا موت نہین اسواسطے وہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہمیشہ سے ہین اور ہمیشہ رہین گی۔

**اقول**۔ یہ انوکہی منطق بہی دعوی اولی سے منقول ہے اور جن چیزون مین فنا یا موت ہے وہ بہی اسی کے قبضۂ قدرت مین بوجود علمی یا خارجی ہمیشہ سے ہین اور ہمیشہ رہینگی اور موت و فنا اس تغیر کا نام ہے جو کہ حادث اشیا پر واقع ہوتا ہے ارواح اُس سے محفوظ نہین رہ سکتین اس لئے یہ دعوی سراپا غلط معلوم ہوتا ہے۔ اگر بقول مکذبین پرمیشور مخلوق کو تھام سکتا ہے تو بیشک وہ اُسکے زور سے پیدا بہی کر سکتا ہے اس لئے ارواح مخلوق ہین۔

**قولہ**۔ چونکہ خدا غیر مادی ہے اسواسطے مادی دنیا کا نکلنا اُس سے نہین ہو سکتا۔

**اقول**۔ وید شاستر دنیا کو پرمیشور سے نکلی ہوئی بیان کرتے ہین نہ معلوم یہ صاحب اپنے دہرم

سے باہر کس لئے قدم دہرتے ہین شاید انپر آپ کا ایمان نہین یا ان مین صداقت کا نشان نہین۔

**قولہ**۔ دنیا صرف قدرت سے بن سکتی ہے نہ حکم سے کیونکہ قدرت قادر کی ایک صفت ہے جو اس سے جدا نہین ہو سکتی۔

**اقول**۔ دنیا اگر پرمیشور کے حکم اور قدرت سے نہین بن سکتی تو اُن مین باوجود خارجی بہی نہین رہ سکتی اور نہ ان کے زور سے ذرہ ذرہ مین روح ہی مرکب و ممزوج ہو سکتی ہے اور دنیا کا مادہ حکم یا قدرت تصور کر لینا بہی خبطیون کا خبط ہے عقلا کا خیال نہین کیونکہ قدرت قادر مطلق کی اُس صفت کا نام ہے جسکے زور سے وہ سب کچہ کر سکتا ہے اور وہ اُس سے علیحدہ نہین ہو سکتی اور دنیا کا مادہ بہی نہین بن سکتی اور جو قدرت کسی زہین جیسے گُرہ کا نام ہے تو جدی بات ہے لیکن ویدون سے تو یہی محقق ہوتا ہے کہ جسطرح گولر کے پہل مین کیڑے خود ہی ہوتے اور خود ہی اُس مین مرجاتے ہین اسی طرح پرمیشور کے پیٹ مین مخلوق آپ ہی ہوتی ہے اور مر جاتی ہے پھر نہ معلوم یہ آریے کیسے مخلوق کو خالق کے حکم اور قدرت مین آباد قرار دیتے ہین۔

**قولہ** (۳ دعوے) پدارتھ ودیا کا پہلا اصول ہے کہ کوئی چیز نیستی سے ہستی مین اور ہستی سے نیستی مین نہین آسکتی۔

**اقول** یہ مضمون بہی دوبارہ آیا ہے اسکا ایک جواب تو اوپر گذرا اور دوسرا یہ کہ دعوی مذکورہ پدارتھ ودیا کے روسے بہی غلط ہے اکثر اشیا کو جبکہ ہم نیست سے ہست اور ہست سے نیست کر سکتے ہین تو اللہ تعالیٰ کہ جسکی قدرت اور طاقت کی مدد سے ہماری طاقتین کام کرتی ہین کیونکر نہ کر سکے مثلاً چاندی اور سونیکا جب کشتہ کیا جاتا ہے اسوقت اُسکی زندگی کے صفات سفیدی یا زردی و سختی و آواز وغیرہ سب مٹ جاتے ہین اور وہ ہستی سے نیستی مین آجاتا ہے جب زندہ کرتے ہین تو اسکی خاکستری بدرنگی بے آوازی وغیرہ مُردہ ہو جانے کے صفات سب زائل ہو جاتے ہین اور وہ نیستی سے ہستی مین آجاتا ہے فَ کَذٰلِکَ یُحْیِ اللّٰہُ الْمَوْتٰی وَ یُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ یون ہی زندہ کرے گا اللہ مُردے اور دکھلاتا ہے تم کو نشانیاں تو کہ تم سمجہو اور سلیقہ پکڑو

**قولہ**۔ جس وقت کہا جاتا ہے کہ دنیا کا پیدا کرنے والا خدا ہے تو فی الفور سوال ہوتا ہے کیون

اور کس چیز سے اور کب۔

**اقول**۔آپ ناحق مضمون دوہراتے ہین اور فضول عبارتون سے کتاب بڑہاتے ہین اگر یہی فرض کر لیا جائے ان روحون اور ذرون ہین کہ بقول آریہ مجرد اور غیر مرکب ہین اور ہوا اُن کو اڑا نہین سکتی پانی بہگو نہین سکتا آگ جلا نہین سکتی اور نہ کسی طرح ممزوج و مرکب ہو سکتی ہین۔ پرمیشور نے جوڑ لگا کر مخلوق بنا ڈالی ہے تو بہی فی الفور یہی سوال ہوتا ہے کیونکر اور کس چیز سے اور کب جس کا جواب تیتری برہمنا وید کے تفسیر نے یہ دیا ہے کہ ابتدائی زمانہ مین پرمیشور نے چاہا کہ مین تمام مخلوق کو اپنے بدن سے پیدا کرون تب اُس نے عبادت کرنی شروع کی اور بعد از مدت مدید تمام چیزون کے مادے کو پیدا کیا پھر اُس مین اپنی روح ڈالی اور خود ہی تمام چیزین متحرک و غیر متحرک اور مرئی و غیر مرئی بنگیا اور خود ہی علم و جہل اور صدق و کذب (حق و ناحق) بنگیا جو آدمی ہر ایک چیز کو پرمیشور نہ جانے وہ نرک مین جائیگا دیکھو صفحہ ۱۲۷ اور باقی جواب وید و قرآن کے مقابلہ مین عرض کیا جائیگا اور اسلام کی جانب سے اس کا جواب شافی و کافی دوسرکر دعوے کی تردید مین گذرا۔

**قولہ** صفحہ ۷۰۔روحین چیتن اور زندہ اور غیر مرکب ہین

**اقول**۔یہ بہی وہی پرا مضمون ہے جسکا جواب چوتھے اور پانچوین دعوے کے جواب مین گذرا۔

**قولہ** روح کو ہتیار کاٹ نہین سکتے آگ جلا نہین سکتی پانی بہگو نہین سکتا ہوا اوڑا نہین سکتی۔

**اقول**۔جب مادی اشیا اُسپر موثر نہین ہو سکتین تو وہ جسم کے ذرات مادیہ مین کیون کر مل سکتی ہے اگر پرمیشور نے رشیون سے جکڑ رکہی ہے تو جُدی بات ہے اور ذبح کے وقت ایک تنک سی چھُری کے دو وارون سے اوس کو کیا صدمہ پہنچ سکتا ہے اور آپ حیوان مطلق کی حمایت مین کیون صدہا عاقل انسانون کی جانون کا خون روا رکہتے ہین پس یہ سرگرمی دو حال سے خالی نہین یا آپ کا حبُ حیوان کے قدمون پر انسان قربان کرنا خطاہی یا یہ راگ کہ یہان پر سنسکرت مین گایا گیا ہے بالکل بے محل و ناروا ہے اسی واسطے اُسکے منقول عنہ کا آپ نے پتہ نہین دیا ع ہوشیاری ہو تو ایسی ہو ۔ پس کل مضمون کا جواب اس سے زیادہ کیا ہوگا ٥

| | |
|---|---|
| خود غلط املا غلط انشا غلط | ہست این مضمون زسر تا پا غلط |

قولہ صفحہ ۲۷- قرآن نے روح کی بابت کونسی نئی تعلیم بیان فرمائی ہے۔

اقول قرآن نے مثل اشیائے دیگر روح کو بھی اللہ کی بنائی ہوئی بیان فرمایا ہے اور یہی عند العقل صحیح ہے کیونکہ روح اشیا میں داخل ہے اور جو شئے ہے سو مخلوق ہے پڑھو آیۃ شریفہ فَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا مگر معلوم ویدون نے روح کی بابت کونسی عقل و نقل کے موافق یا عمدہ تعلیم فرمائی ہے جسپر اہل خلاف نے اسقدر نانت اٹھائی ہے ؎

| | |
|---|---|
| خواجہ در بند ایوان است | خانہ از پائے ویران است |

اگر کچھ ہمت یا حمیت یا مذہب کا پاس ہے تو ہر ایک علم متعارفہ محررہ تکذیب کے موافق اور ہر ایک دعوے کے مطابق زیادہ نہیں تو دو دو منتر ہی ویدون سے نکال دکھائیں ورنہ بے سود ہزل گویوں سے باز آئیں۔

قولہ صفحہ ۲۷- يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنی اے محمد اگر تجھسے روح کی بابت سوال کریں کہو مجمل جواب کہ خدا حکم یا حکمت ہے اس سے بھی ثابت ہے کہ روح انادی ہے۔

| | |
|---|---|
| اقول ؎ سگے را گر کلوخے بر سر آید | ز شادی بر جہد کہ این استخوان است |

روح کو انادی قرار دینا قرآن کا حکم نہیں بلکہ اہل تکذیب کی بوالہوسی طبع کا تقاضا ہے اور ترجمہ مذکورہ بھی صحیح نہیں اہل خلاف نے از خود تراشا ہے جس سے بجز مغالطہ دہی کے کچھ بھی متصور نہیں اسکے صحیح معنے یہ ہیں يَسْئَلُونَكَ پوچھینگے تجھسے عَنِ الرُّوحِ روح کی بابت قُلِ الرُّوحُ تو کہدے روح مِنْ أَمْرِ رَبِّي میرے رب کے امر سے ہے یعنی جس امر سے اللہ تعالیٰ نے جملہ اشیاء کو موجود کیا ہے اُسی سے روح کا وجود نمود ہوا ہے وہ پرمیشور کا انس یا غیر حادث و قدیم نہیں رہی اُسکی حقیقت کہ وہ کیا ہے سو اے ہنود تو تمہیں اُسکے دریافت کرنیکا مادہ اور سمجھنے کا علم ہی نہیں کیونکہ تمہارے معلومات بہت ہی کم ہیں روح تو ایک لطیف چیز ہے انسان تو پانی وغیرہ کثیف اشیاء کی حقیقت سے بھی واقف نہیں حالانکہ وہ محسوس ہیں لیکن یہ معنی اُسوقت صحیح ہو سکتے ہیں کہ جسوقت اُس سے مراد وہ روح لی جائے کہ جس سے جاندار کی حیات سمجھی جاتی ہے چونکہ اس آیت کے ماقبل و مابعد قرآن شریف کا تذکرہ ہے اور نیز سورہ نحل کی آیت ثانیہ سے يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ترجمہ فرشتوں کو

وحی ویگرا پنے امر سے بھیجتا ہے اپنے بندون مین سے جسکے پاس چاہتا ہے اور بھی اس آیت سے وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ترجمہ اور یون ہی وحی بھیجی ہمنے تیرے پاس اپنے امر سے **قرآن شریف** کا نام روح ثابت ہوتا ہے اسواسطے یہان بھی روح سے مراد قرآن ہے کیونکہ روح اُس نورانی چیز کو کہتے ہین کہ جو حیات کا باعث ہے اور جسکے بدولت یہ ظلمانی وکثیف جسم اپنی حواس خمسہ سے کام لے رہا ہے پس قرآن شریف ایک ایسی روح ہے کہ جسکی برکت سے حیات ابدی قائم ہوتی ہے اور عقل وبصیرت فہم وبصارت وغیرہ حواس کی چشم حق بین منور رہتی ہے سو قرآن کا یہ جواب مجمل نہین مفصل ہے مگر نمعلوم اہل تکذیب نے یہ افترا کیون باندھا ہے۔

**قولہ** جبسے حاکم ہے تب سے حکم ہے کیونکہ خدائے قدیم کا عدل وغیرہ قدیم ہے۔

**اقول** حاکم قادر اور حکم مقدور ہے جس سے قادر کا مقدور پر مقدم ہونا ہر نہج ثابت ہے چونکہ یہان روح سے مراد روح حیوانی نہین قرآن ہے اسواسطے اہل تکذیب کا سرے سے یہ غلط بیان ہے اسکے علاوہ حاکم ہر آن وہر حال مین صفت حکم سے موصوف رہتا ہے محکوم علیہ ہون یا نہون۔ علی مفہوم اہل تکذیب اگر محکوم علیہ ومقدور ومرزوق وغیرہ کا ہونا بھی ضروری ہے تو جملہ اعراض واعیان کو بھی قدیم ماننا چاہیے اور فنا رعالم یا مہا پرلے پر وشواس (ایمان) نہ لانا چاہیے ورنہ وہی مثل صادق آیگی کہ کڑوا کڑوا تھوہ اور میٹھا میٹھا ہپ۔

**قولہ** صفحہ ۲۰ مگر اے مرزا صاحب آپ اس معاملہ مین کیون جرئت کرتے ہین اور کس طرح سمجھ سکتے ہین جبکہ خود قرآن ہی اس معاملہ مین کم زبان ہے سورہ بنی اسرائیل وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا یعنی نہین علم دیا گیا تمکو مگر تھوڑا زیادہ اعتراض مت کرو اور مت پوچھو پنجابی مثال ہے ایک نہین اور سو سکھ یعنی ایک نفی وانکار اور صدہا آرام۔

**اقول** چونکہ یہان اُس معاملہ کا ذکر ہی نہین کہ جس مین مرزا صاحب جرئت کرتے ہین اور قرآن کم زبان ہے اور نہ قرآن کی کوئی ایسی آیت ہی ہے کہ جسکے معنے ہفوات مذکورہ ہون اور پنجابی مثل مذکورہ کے مصداق بنین اسواسطے بجز لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ کے مفتری کو کیا جواب دیا جائے اور اگر علم روح کی معاملہ مین قرآن کو کم زبان قرار دیتے ہین اور وَمَا أُوتِيتُم سے

اسلام مین علم کی کمی مراد لیتے ہین تو صحیح نہین کیونکہ اس آیت مین اُس روح کا ذکر ہی نہین کہ
جس سے یہ ظاہری حیات متصور ہے اور وَمَا اُوتِیتُم مِّنَ العِلمِ اِلَّا قَلِیلًا (ترجمہ نہین دیا گیا
تمکو علم اور معلومات کا مادہ مگر بہت کم) کے مخاطب کفار ویہود ہین نہ اہل اسلام اور اگر ہر ایک
انسان کو ناقص عقل خیال کر کے ایسا کہتے ہین تو صحیح ہی کیونکہ علم الہی کی نسبت اس طرح وارد
ہی وَلَو اَنَّمَا فِی الاَرضِ مِن شَجَرَۃٍ اَقلَامٌ وَالبَحرُ یَمُدُّہٗ مِن بَعدِہٖ سَبعَۃُ اَبحُرٍ مَّا نَفِدَت کَلِمَاتُ اللہِ
یعنی اگر تمام روئے زمین کے درخت اور بوٹیان قلمین بنائین اور ان سات سمندرون سمیت
سب نالی اور ندیان سیاہی بنائین (اور کل آدم جن وملائکہ وغیرہ جانور اور جاندار ازل سے
آخر تک بیٹھے لکھین) تو بھی کلمات اللہ احاطہ تحریر مین نہ آئین وَلَو جِئنَا بِمِثلِہٖ مَدَدًا اگرچہ
اور بھی اتنے عالم اُنکی معاونت کیلئے جمع ہون اور سعدی بلیغ لکھتے ہین شعر

محیط است علم ملک بر بسیط ۔۔ قیاس تو بروے نگردد محیط

علم الہی کے سامنے لقمان وافلاطون وغیرہ حکما اور اگنی اور اندر وغیرہ وید کرتا ۔ بالکل بیخبر اور
محض ناواقف ہمارے سب علم اور کل معلومات علم الہی کے روبرو بصورت ذرہ پیش آفتاب
عالمتاب یا مثل قطرہ مقابل دریا ہین اسلیئے اہل زور بھی کسی فضیلت کے مستحق نہین ہو سکتے اگر
اگر بزعم باطل خود ہو سکتے ہین تو روح کی قدامت کی بابت ویدون سے ایسے دو چار منتر پیش کرین
جن مین بوئے تاویل نہو اور دعوے بدیہا ثابت ہو جائے۔

**قولہ** مفسر تفسیر حسینی کہتا ہے کہ علم روح مخصوص است بعلم خداے تعالی وغیر حق سبحانہ
تعالی کسے بدو دانا نیست۔

**اقول** مفسر مذکور کا قول اگرچہ محتاج سند ہے لیکن صحیح ہے بیشک اللہ تعالی کے سوا
روح کی کلی حقیقت کسی کو معلوم نہین کیا ہنود کیا یہود اس باب مین سب گم زبان ہین اور جملہ حکیم
کیا سقراط کیا بقراط اُسکی تحقیق مین سخت حیران ہین اور جن ویدون پر اہل تزویر نازان ہین اُنہون
نے تو روح کا نام بھی نہین سُنا پرمیشور کی جان کا ایک جزو ہر ذی روح مین جانتے ہین اور
خود کوزہ وخود کوزہ گر وخود گل کوزہ پرمیشور کی شان مانتے ہین۔

**قولہ** صفحہ ۲۸ - درحقیقت یہ وہی امر ہے جسکا سوال اہل مکہ نے یہود کے سکھانے سے آنحضرت

سے پوچھا تھا واسطے اُنکے آزمانے کے اور حضرت نے وعدہ کیا تھا کہ کل بتاؤنگا بعد اسکے اٹھارہ روز تک گھر مین یا غار مین چھپکر سوچتے رہے مگر کوئی جواب نہ بن سکا آخرالامر لاچار ہوکر یہ فقرات تراشے کہ تمکو علم نہین دیا گیا زیادہ اعتراض مت کرو اور مت پوچھو دیکھو حاشیہ قرآن صفحہ ۲۹۸۔ ترجمہ عبدالقادر صاحب دہلوی مولفہ ۱۲۰۵ھ ہجری۔

**اقول**۔ مین نے تمام ترجمہ مذکورہ کو نمبروار پڑہا میری نظر سے مضمون مذکورہ ہرگز نہین گزرا خصوصاً یہ عبارت "کہ اٹھارہ روز تک گھر مین یا غار مین چھپکر سوچتے رہے اور تمکو علم نہین دیا گیا زیادہ اعتراض مت کرو اور مت پوچھو" اگر کسی مکذب کی نظر سے گزرا ہو تو بذریعہ تحریر مطلع کرے ورنہ اس صریح دھوکہ بازی اور کذب بیانی کو اپنی کتاب سے نکال ڈالے۔

**قولہ** اے ناظرین کیا یہ جواب ہے اور کیا اسی دعوے کا خدا کی طرف سے خطاب ہے۔

**اقول** جو قرآن کا بیان ہے وہ اوپر گزرا۔ رہی اہل تکذیب کی افترا پردازی سو یہ بیشک ناصواب ہے جسکے باعث مفتری مورد عتاب و عذاب ہے۔

**قولہ**۔ مرزا صاحب جب قرآن قاصر البیان ہے تو براہین احمدیہ کی کونسی حقیقت و شان ہے جو اُسکے قصور پورا کرنے پر خم ٹھونکے۔

**اقول** قرآن قاصر البیان نہین اہل ہذیان کا دل گندہ اور دماغ پریشان ہے اسلئے اُسکے مختصر الفاظ پُر از معانی اُنکے فہم قاصر اور خاطر فاتر مین نہین آتے اور وہی رحمت مائدہ آسمانی سے بہرۂ سعادت نہین پاتے ہ

| | |
|---|---|
| جَمِیعُ العِلمِ فِی القُرآنِ لٰکِن | تَقَاصِرُ عَنہُ اَفہَامُ الرِّجَالِ |
| ہر ایک علم قرآن شریف مین ہے لیکن | لوگون کے فہم قاصر وہانتک نہین پہنچ سکتے |

**قولہ** اگر تمکو روح کا غیر مادی اور غیر حادث ہونا قرین قیاس نہین آتا تو بجز اس ایک آیت وہمی پروانہ بیچ کم اپنے سمارہے قرآن شریف سے کوئی اور آیت تو بتلائے اور قرآن کی اس کمزوری کو دور فرمائے اگر نہین تو مبارکباد مرگ نو باستاد۔

**اقول** اس مہمل عبارت کا مضمون اہل تکذیب کے پیٹ مین رہ گیا ہے باہر نکلنا نہین پایا ایسے کوئی سمجھے تو کیا اور موت کی مبارکباد دین تو کسکو مگر اتنا کہے بن نہین رہ سکتے کہ اگر اہل

تکذیب کو روح کا مخلوق و محدث ہونا قیاس مین نہین آتا تو اس بے اساس بکواس (علوم متعارفہ وغیرہ) کی مضبوطی کیلئے کچھ ویدون سے دلائل بیان فرمائین محض جینیون اور دہریون کے خیالات کے قربان جائین اور بہت اچھا ہوا کہ آنجناب نے فقطع مبارکباد مرگ لو بااستاد پر کفایت کی اور ع بمکتب آمدان طفل پریزاد کی عبارت متن مین ہی رہنے دی ورنہ مدرسہ کہوٹہ ضلع پشاور کے مدرس سے اُسکی شرح بیان کرانے مین ہمین بہت کچھ وقت صرف کرنا پڑتا۔ العاقل تکفیہ الاشارہ۔

**قولہ** یوگ شاستر منگائیے۔

**اقول** ویدون کی موجودگی مین یوگ شاستر کی توجہ دلانا کمال نادانی ہے الا اُس صورت مین خوب ہے جب ظرف وید دلائل مصرحہ مُبینہ سے معرا ہو مگر افسوس کہ اپنے حسب مدعا تو یوگ شاستر درست و مناسب مانا جاتا ہے اور جب کوئی مضمون خلاف نکل آئے تو مردود سمجھا جاتا ہے (جیساکہ عنقریب بیان کیا جائیگا)۔

**قولہ** صفحہ ۲۰۰ اب چارہ دشوار ہے اور بوڑھے طوطے کا پڑھنا غیر قابل اعتبار ہے مگر آپ کوشش کو ہاتھ سے ندیجئے اور بیر شو بیاموز پر عمل کیجئے۔

**اقول** ناظرین یہ مرزا صاحب کی طرف خطاب ہے اس کے جواب مین منشی لیکھرام جی کے گرو کی شان مین اگر یہی فقرہ (بوڑھا طوطا) کہا جائے تو آپ لوگون کو کسقدر ناگوار خاطر گزرے چونکہ کسی کو برا کہنا اپنا شیوہ نہین اور وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ پر عمل و ایمان ہے اسواسطے ان پھکڑ بازیون کا جواب ہمارے پاس نہین رہے آپکے وہ پندرہ شخص پنڈت دوارکاداس وغیرہ جنکی تائید سے آپنے تکذیب بنائی ہے اور تکذیب صفحہ ۳۰ سے صفحہ ۳۲ تک جنکا اسم وار شکریہ ادا کیا گیا ہی اُنکے سمجھا دینے کو بفضل خدا مین اکیلا ہی کافی ہون بحُسن ارادت جسوقت چاہین تشریف لائین سمجھانے مین کبھی دریغ ہوگا اور نہ کسی طرح کا کوئی عذر ہی پیش کیا جائیگا۔ بشرطیکہ میرے اشتہار مندرجہ ٹیٹل کی پابندی فرمائین اور تہذیب کلام مین لائین۔ نظم

| | |
|---|---|
| کعبۂ دل مین نہ رکھ عشق بُتان | لعبت زر پر گنوا مت نقد جان |
| چرک کفر و شرک سے تن پاک رکھ | پہن مت مکر و دغا کے طیلسان |

حرف کینہ لوح سینہ سے مٹا — رکھ نہ آتش پنبۂ تن مین نہان
مصحفِ حُبِّ نبی دل کو بنا — تا ہون تجھپر راز پنہانی عیان
پی بمثل تیغ خون اہل حق — رکھ دہن مین اپنے قابو سے زبان
قوس خشم و غیظ سے تیر نظر — مت چلا بر مومنانِ بیکسان
خنجر سخنان سے لوگون کا درون — چیرنا ہے خاص کار جاہلان
عقدے سارے خود بخود مین کھل گئے — دیکھکر پیغمبران کی پوتھیان
وید کا ایشور ہے ایسا کارساز — جو بنا سکتا نہین کیڑی کی جان
آجتک اُس سے نہ ذرہ بن سکا — جیسے ہے گردش مین دورِ آسمان
ایک مکھی اُس سے مرسکتی نہین — زور مارے گرچہ شکل پہلوان
ہین جو گیارہ علم اصل فرع جہل — ہین خلاف وید قولِ عالمان
روح اور ذرات عالم کا حدوث — پرش جی کے جسم سے ہے بیگمان
پور کر جالا بشکل عنکبوت — کھیلتا ہے رنگ رلیان جاودان
ورما شرما اور شودر ویش سب — ہین اُسی کے دست و رُو پا و ران
ڈالکر پھندے مین آواگون کے — دہرم و کریا سبکی کردی رائگان
کھولدون سب آریون کا فلسفہ — اپنی پوتھی کو اگر لائین یہان
دیو کو دیوون کے ہو صد آفرین — جسکے نطفے سے ہوا پیدا جہان
ہاتھ مین اُسکے ہین ساری لذتین — جسنے ڈالا آب مین تخمِ گران
سیپ کی مانند وہ اک بیضہ تھا — جس سے نکلا شکل گوہر آئیمان
خول سے انڈے کے برہمانے کیا — پرتھوی کا فرش سقفِ آسمان
خون روتے ہین موحد آجکل — کفر ہے پر سُنکے قولِ منکران

وید مین مطلق نہین ہے واعظا
ہستیِ خلاق عالم کا بیان

# اندر پرمیشور اور وِترا اسر کی لڑائی

**قولہ صفحہ ۳۲** - وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً الخ

**اقول** - اخبار الدول و آثار الاول کی چوتھی فصل مین مجاہدؒ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا جنات سے پہلے زمین پر مخلوق جن بن طم رم تھی جب وہ فنا ہو چکی تو اللہ تعالیٰ نے ان جنات کو آباد کیا جنکا باپ ابوالجان ہے اور یہ مدتون اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے آخر اُن مین مفسدہ پھیلا اُن مین حضرت یوسف نبی ہوکر آئے (آیہ کریمہ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ بِالْبَيِّنٰتِ مین یہی تذکرہ ہے) جنون نے اُنکا مقابلہ کیا ملائکہ نے مدد دی اور جنات سے زمین کو خالی کرایا پھر وہی ملائکہ زمین پر رہنے لگے ان دنون ابلیس بھی انہین ملائکہ کے شامل تھا۔

ویدون مین جو دیواسر کی لڑائی بڑی بڑی مبالغون سے بیان کیگئی ہے وہ بھی یہی ہے ویدون کے علاوہ ہندؤن کے پرانون سے بھی اس لڑائی کا پتہ چلتا ہی قطع نظر اسکے کہ پُران سچے ہین یا جھوٹے ویدون نے تو اُنکا نام دیو (ملائکہ) اسر (شیطان) اور پرانون نے دیو (ملائکہ) اور راکشش (جنات) رکھا اور سب کا ماحصل یہ ہے کہ ملائکہ نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت مانی اور حکم برداری کی فلاح پائی اور جنات نے روگردانی کی جہنم کی راہ لی اسی قصہ کو خداوند کریم نے مواعظ حسنہ (قرآن شریف) مین بیان کرکے یہ سمجھایا ہی کہ بھلون اور بُرون کا مقابلہ ہمیشہ ہوتا رہا آخر کار کامیابی اور فتحمندی راستبازون کو نصیب ہوئی جسپر مکذبین نے ٹھٹھا مارا ہے مین انہ جھوٹ اور ہر کسطرح کفر بکا ہی حسب شرائط اشتہار مندرجہ ٹائٹل ان آیات مطہرات کے معنے یہ ہین وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ او مخاطب تو اُسوقت کو یاد کر کہ تیرے رب نے جنون سے زمین خالی کرائی جانے کے بعد

---

[1] یہان پر قال کے معنے الہم مین کیونکہ بالمواجہ گفتگو کرنا اللہ تعالیٰ کی شان نہین قرآن کریم مین ہے مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ - شورے ترجمہ اور نہین ہے کسی بشر کیلئے کہ کلام کرے اللہ اُس سے مگر بطور وحی کے یا پردے کے یا بھیجے رسول کہ وحی کرے اپنے اذن کے ساتھ تحقیق اُسکا مرتبہ بزرگ ہے باحکمت۔

بس یہان پر بھی اللہ تعالیٰ اپنی عادت قدیم کے موافق ملائکہ اور آدم علیہ السلام اور ابلیس سے ہمکلام ہوا۔ بالمواجہ گفتگو کسی سے نہین کی اور الہام الٰہی سے کوئی شے محروم نہین۔ فَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ۔ دوسرے مقام مین ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔

ملائکۃ الارض کو الہام کیا کہ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً مجھے زمین پر ایک جنون کا جانشین بنانا ہے قَالُوْا وہ ازراہ تعجب عرض کرنے لگے اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا کیا تو کریگا زمین پر جانشین جنات اُس شخص کو کہ جو (جنون کی طرح) فساد کرے اور ناحق خون بہاوے۔ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ اور ہم پڑھتے ہین تیری خوبیان اور یاد کرتے ہین تیری پاک ذات قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مین خلیفہ کی حالت و عادت اور خلیفہ بنانیکی حکمت و مصلحت کو خوب جانتا ہون اور تم نہین جانتے۔

فائدہ۔ اس مین بظاہر تو ابو الجان کا امتحان معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے کو بڑا پکا حکم بردار خیال کرتا اور جانتا تھا کہ اب مین کی خلافت میری اور میری اولاد مین رہیگی اسیواسطے سورہ ص مین آیت مرقومہ بالا کی تفسیر مین بیان ہوا کہ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ اور مخاطب اُسوقت کو یاد کر کہ تیرے پروردگار نے ملائکۃ الارض کو الہاما کہا کہ مین زمین پر مٹی سے ایک بندہ بنانیوالا ہون۔ (کہ خلیفۃ الارض ہوگا) سو جسوقت مین اُسے بنا چکون اور روح پھونکدون کہ وہ جی اُٹھے تو تم سب اُسکی طرف سجدے مین پڑ جائیو (یعنی آدم کو جہت گردانکر میرے روبرو سجدہ بجالائیو یا اُسکے تابعدار بن جائیو سو جسوقت یہ سب کام ہو چکے) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ تو سب فرشتون نے آدم کو جہت گردانکر سجدہ کیا آدم کی حکومت مانی۔

---

لہ خلیفہ کے معنے جانشین دوسری آیات سے بھی ظاہر ہین ھو الذی جعلکم خلائف الارض اللہ وہی جسنے کیا تمکو قائم مقام زمین پر فخلف من بعدھم خلف پھر اُنکے جانشین ہوگے ایسے جانشین کتب احادیث مین آیا ہے ابن عمرؓ کہتے ہین آدم علیہ السلام سے پیشتر دو ہزار برس زمین پر جن رہتے تھے بسبب کثرت فساد و خونریزی کے اللہ تعالیٰ نے اُنہین مارڈالا پھر اُنکی جگہ ابو الجان مع ان فرشتون کے رہنے لگا کہ جنہون نے جنات مارے تھے ان فرشتون کو بھی ابو الجان کی طرح یہ خیال تھا کہ شاید زمین کی خلافت ہم مین رہیگی جب اُنہون نے اپنے خیال کے خلاف سُنا کہ زمین پر خلیفہ دوسرا ہوگا تو بطور دریافت حال کے عرض کیا کہ وہ خلیفہ کیا ایسا ہوگا کہ خونریزی کریگا جنات کی طرح چنانچہ ہمزہ استفہام اتجعل پر اُنکے سوال مین وارد ہے نہ تعریض کے طور سے اللہ پر یا حسداً آدم پر کیونکہ حسد وہ کرتا ہے جو نفس کا کتا ہو اور فرشتے تو اجسام لطیف بنفسہٖ قائم کھانے پینے کمی بیشی کی حرص رنج و راحت کی تکلیف سے آزاد بے عذر بندے اور سچے فرمانبردار ہین چنانچہ اُنکے صفات مین وارد ہے بل عباد مکرمون کہ فرشتے باعزت بندے ہین لا یسبقونہ بالقول بے اذن خدا وہ کوئی بات دریافت نہین کرسکتے وھم یفعلون ما یومرون اور کرتے ہین وہ کام جو اُنکو حکم ہوتا ہے اسیواسطے اُنہون نے یہان پر عرض کیا کہ نحن نسبح بحمدک ونقدس لک بندگانہ عرض بغرض استفسار حقیقت و حکمت خلافت ہے نہ از رہ حسد و کینہ یا اعتراض علی اللہ۔

اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ لیکن ابو الجان بجا نہ لایا تکبر کیا اور منکر بنا-

(اور یہی مطلب وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سورہ بقر کی آیت سے ہویدا ہے)
قَالَ اُسوقت اتمام حجت کو یا اسلئے کہ سب فرشتون کو ابلیس کا دلی عناد ظاہر ہو جائے
وجہ انکار و استکبار دریافت کی کہ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ
اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ اے شیطان سجدہ کرنیسے تجھے کس نے روکا اس جہت سے کہ جسکو
مین نے بلا واسطہ پیدا کیا آیا تو میرے حکم کو حقیر جانتا ہے یا فی الحقیقت بلند پایہ ہے-
قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ بولا وجہ یہ کہ مین اُس سے بہتر ہون[1]
تو نے مجھے آگ سے اور اُسے مٹی سے پیدا کیا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ اللہ تعالیٰ نے
الہام فرمایا چلدے یہان سے بیشک تو راندہ گیا ہو وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ
اور تجھپر میری لعنت ہے روز جزا تک (جیسے کہ اور سب نا فرمانون پر ہے) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ
اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ بولا اے رب مجھے عذاب سے مہلت دے لوگون کے مرکر جی اُٹھنے تک
قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو تو وقت معلوم تک
مہلت دئے گیون مین سے ہے-

**فائدہ**- اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کو علم غیب نہین اگر ہوتا تو اپنا حال آپ معلوم کر لیتا
اور جو چیز (مہلت) خدا نے سب منکرون کو دے رکھی تھی اُسی کا طلب کرنا دلیل حمق ہے
معلوم ہوا کہ شیطان احمق بھی ہے کہ ملی ہوئی کو مانگتا ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ جسوقت

---

[1] یہ شیطان کے قیاس کی غلطی ہے کہ خاک سے آگ افضل سمجھا حالانکہ خاک افضل ہے کیونکہ اُسکا جوہر ہے رزانت دیانت وقار علم صبر امانت برداری عاجزی انکساری اشیاء کی پرورش وحفاظت سی جو آدم نے تفرع تواضع وعجز توبہ وغیرہ امور سوخت نجابت و قبولیت و ہدایت کی طرف رجوع کیا اور آگ اسلئے افضل نہین کہ اُسکا جوہر خفت طیش تپش غصہ حدت ارتفاع امانت مین خیانت وغیرہ ہو اسی واسطے شیطان نے حسد غضب تکبر وشقاوت کی طرف رُخ پھیرا اور شقاوت ولعنت ابدی کا مورث ہوا-
چونکہ پیدائش کے باب مین آگ خاک دونو مساوی ہین اور حکم برداری مین عزت ہے اور شیطان نے دلی عناد کے سبب بے حکمی کی مورد عتاب ہوا اور مدارج اعلیٰ سے تحت الثریٰ مین گرا- اور سجدہ کا لفظ وسیع المعنے ہے اس سے سر جھکانا تابعدار ہو جانا حقیقی مقصود ہے آیات ذیل ملاحظہ ہون وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے
.......... یعنی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی بزرگی مانتی عزت جانتی ہو اور یہی معنے ذکر آدم مین مقصود ہین کہ کل مخلوقات حضرت آدم کی بزرگی کی قائل ہو حکومت مانے سو ویسا ہی ہوا-

شیطان امتحان مین پاس نہ نکلا اپنی ناکامی وخامی پر نادم ہوا اور مارے حسد کے جی مین کہنے لگا چنانچہ وارد ہے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ قسم ہے تیری عزت اور جلال کی البتہ بہکاؤن گا مین جملہ اولاد آدم ہان جو تیرے بندے مخلص ہین اللہ تعالےٰ نے ابلیس کا مافی الضمیر معلوم کر کے قال یہ القا کیا فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ حق الامر بات یہ ہے کہ مین تیری نافرمانی کے سبب تجھکو اور جو اولاد آدم سے تیرا تابع ہو اُنکو جہنم مین ڈالونگا - اور یہی سورہ اعراف کی آیت قَالَ رَبِّ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي الخ کا مطلب ہے بلکہ وہان مصرع کر کے فرمایا ہے کہ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ کہ میرے پوچاریون پر تجھکو راہ نہین اُنکو تو کسی طرح بہکا ہی نہین سکتا لیکن یہ گفتگو ایک وقت مین اور دوبدو نہین ہوئی بلکہ مختلف زمانون مین جو صورتین ظہور پکڑتی گئین آدم علیہ السلام کو بھی انہین ترقی ہوتی رہی - اور ساتھ ہی ابلیس کو حسد بڑھتا رہا آخر درجہ لعنت کو پہنچگیا اس شیطانی مکالمہ کی نظیر ایسی ہے کہ جیسے آج کوئی آریہ کہے کہ مین سب مسلمانون کو آریہ بنالونگا تسبیح کی جگہ زنار پہنا دونگا اور خدا تعالیٰ اُسکو یہ جواب دے القا کرے کہ تو اپنے حتی المقدور جسکو چاہے بہکالے پھسلالے لیکن میرے نیک بندون پر تجھکو راہ نہین وہ تیرے داؤن مین ہرگز نہین آئینگے اور وہ آریہ کہے کہ اے رب تو مجھے دس بیس برس کی مہلت دے تو مین یہ کر ڈالون وہ کر ڈالون اور اللہ تعالیٰ القا کرے کہ تو مہلت دیے گیون سے ہے - وقت معلوم تک پھر تجھکو اور تیرے تابعدارون کو واصل جہنم کر دونگا پس جس طرح اس مکالمہ مین دوبدو اور بالمواجہ گفتگو نہین ہوئی اور سب کچھ طے ہو لیا اسی طرح مکالمہ مذکورہ کا حال ہے - اب اپنی نادانی سے اسے کوئی مباحثہ سمجھے یا کچھ اور خیال کرے سو یہ ایک زمانہ کا حال تھا اب دوسرے وقت کا سُنئے -

جب حضرت آدم مین روح پھونکی گئی اور سجدہ وغیرہ ہوچکا اب بولین تو کیا بولین مان باپ تو تھے ہی نہین جو اس ضرورت کو پورا کرتے اُسوقت اکرام خداوندی وعنایات الٰہی سے آپکی قوت استعداد اسقدر بڑھگئی کہ آپ سے آپ معقولات محسوسات موہومات مخیلات وغیرہ کے ادراک پر مستعد ہو گئے اور ہر قسم کا علم آپکے سینے مین بھر گیا - کیونکہ

آپکا وجود مبارک اجزائے مختلفہ و قوائے متبائنہ سے مرکب تیار کیا گیا تھا یا آپکے سینے کو انوار الہام سے خدا تعالے منور کر دیا جیسا کہ حسب ورس ۱۸ باب ۱۸ - آئت کتاب استثنا کے (مین اپنا کلام اُسکے مُنہہ مین ڈالونگا) خدا تعالیٰ نے اپنا کلام حضرت محمد رسول اللہ نبی اُمّی صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہہ مین وحی کیا اور وہ بن پڑھے علوم ظاہری و باطنی کے ماہر ہو گئے اور زبان فیض ترجمان سے کلام پاک یزدان قرآن شریف خلقت کو سُنانے لگے - اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کا حال ہوا کہ بذریعہ الہام خود بخود بولنے بتلانے اپنی کہنے دوسرے کی سُننے لگے - اب اس انعام کو خدا تعالیٰ اپنی طرف منسوب کرکے فرماتا ہے وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا (یہ جملہ مستانفہ ہے معطوفہ نہین واو سر جملہ سمجہنا) اللہ تعالیٰ نے حضرت کو ہر شے کا علم او ربولی القا کی ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ پھر اُن معلومات کو فرشتون کے روبرو کیا اور فرمایا بتاؤ مجھکو انکے نام اگر تم اپنے زعم مین سچے ہو (چونکہ انکا وجود قوائے متبائنہ و اجزائے مختلفہ سے مرکب نہ تھا وہ اشیا کی ماہیت کی شناخت پر مستعد نہوئے اور اُنکا قیاس بھی غلط نکلا کہ حضرت آدمؑ سے سفا کی فساد وغیرہ کوئی بات تاحین حیات سرزد نہوئی) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ معذرت کرنے لگے کہ اے رب تو پاک ہے ہم کچھ نہین جانتے مگر جسقدر کہ تونے علم عطا کیا بیشک تو ہی ہے علم والا با حکمت قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ پھر حضرت آدم کو ارشاد الہام بنیاد ہوا کہ آپ انکو ان سب معلومات کے نام بتا دین سو اُنہون نے اپنی استعداد کے زور سے بتا دئے تو ملائکہ کو فرمایا کیا مین نے تمہین یہ نہین کہا تھا کہ مین خوب جانتا ہون زمین اور آسمان کے پردے اور جس چیز کو تم ظاہر یا پوشیدہ کرتے ہو اُس سے بھی واقف ہون -

یہ دوسرے زمانہ کا واقعہ تھا اب تیسرے وقت کا سُنئے -

وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ جب حضرت آدم ہوئے تو آپ کو اور اُنکی بیوی حوا کو

کھانے پینے کی ضرورت ہوئی اب ہل چلانے جوتنے کی ترکیب سے سردست کھانا ملنا محال کھائین
تو کہان سے اور نہین تو کیا اُسوقت اللہ تعالیٰ نے اُنکی حوائج شکمی پوری کرنیکے واسطے الہاماً
فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی دونو بود و باش اختیار کرو اس باغ مین اور جہان سے
چاہو پیٹ بھر بھر کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس مت جانا (جو گئے) تو ہو جاؤ گے مشقت مین
پڑنے تکلیفین اُٹھانے والے (یہان ظالم سے اللہ تعالیٰ کی مراد محنت و مشقت کر کے کھانے
والا شخص ہے چنانچہ سورہ طٰہٰ مین فتکونا من الظّٰلمین کا بدل فتشقٰی وارد ہی اور ایسا
ہی وقوع مین آیا کہ اُس درخت کے پاس جانے سے حضرت آدم اپنے پسینے کی کمائی کھانے
لگے) فازلہما الشیطٰن عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ پھر ڈگا نا چاہا اُن کو شیطان نے
اس باغ سے اور نکالنا اُس مرتبہ اور درجات نعمت سے (جھوٹی قسمین کھا کھا اور دھوکے
دے دے سورہ اعراف آیت فوسوس الخ) مگر حضرت آدمؑ اُسکے دھوکے مین نہین آئے

**قولہ** صفحہ ۳۰ - یہی مباحثہ شیطانی و رحمانی جو قرآنی خدا کی بزرگی کی لاثانی نشانی ہے الخ

**اقول** متعدد حالات و متعدد اوقات کے واقعات کو ایک .... جگہ نقل کر کے اُسپر مضحکہ اُڑانا
اور الہامی بیانات کو بالمواجہ گفتگو قرار دینا انسانیت سے بعید ہے جامہ حیوانیت مین
آنا اور بلاوجہ صلواتین سُنانا خردمندی نہین بھلا وہ کونسی آیت یا صحیح روایت ہے
جس سے مکذبین نے یہ بکا کہ دین مسلمانی کی بنیاد مباحثہ شیطانی و ....... رحمانی پر
قائم ہے اگر کوئی نہین تو اُنھون نے کیون صریحاً کفر بولا اور جھوٹ کا پہاڑ سر پر تولا شاید
اندر پرمیشور اور ورتراسُر کی لڑائی جو ویدون نے بیان فرمائی یا ایشور کے مباحثات یا یم یمی
کے مکالمات جو ویدرشیون نے نقل کیے ہین اُنکا دھیان آگیا ہوگا ورنہ کجا قرآن و حدیث
اور کجا اہل خلاف کا قیاس خبیث ذرا رگوید منڈل اسکت ۳۲ خصوصاً منتر ۶ و ۱۲ و ۱۳ و ۷ ملاحظہ ہو
ورترا سُر نے غرور مین آکر کہ میرے برابر کوئی نہین دشمنون کے گھاتک فوجون کے دل
تتر بتر کرنے والے اندر دیو کا سامنا کیا سو وہ پہلے دشمنون کی طرح مارا گیا اور اندر کے
دشمنون نے ندیون کے کنارے گرادیے (۶) اندر دیو نے جو ورتراسُر پہ وجر مارا تو
ورتراسُر نے اُسپر ہتیار چلایا پھر تو اندر دیو غصہ ہو کر ایسا ہلنے لگا کہ جیسے گھوڑے کی دُم

ہلتی ہے (۱۲) ورترائسُر نے اندر پر بجلی اور کڑک (توپ وبندوق) چھوڑی اور (تیروں کا)
مینہہ برسایا اور وجر چلایا پر اندر دیو کا بال بیکا نہوا بلکہ اس جدہ مین وتیر دوسرے سنگراموں
مین اندر ہی کی فتح ہوئی (۱۳) جیسے کوئی ہیجڑا مرد ہونے کا دعوے کرے ایسے ہی بے دست پا
ورترائسُر نے مردمی کا دعوے کیا اور اندر دیو سے لڑنے آیا اندر نے اپنا وجر ورترا کے کندھے
پر جو پہاڑ کی مانند ہو ایک دیا وہ بیچارہ لولا لنگڑا ہو کر زمین پر سو رہا (مرگیا) (۷)

بحث ومباحثہ بھی خدائے قرآنی کی شان نہیں وید کے بنانے والے پرمیشور کے
شایان ہین چنانچہ بقول پرجاپتی رشی وہ کسی سے پوچھتا ہے۔

कि ᳪ स्विद्वनं क उ स वृक्ष आस्यतो घावापृथ्यिवी निष्टत क्षुः॥
मनी पिणो मनसा पृच्छ तेदुत यद घ्यतिष्ठ दभुवनानि धारयत

(۱) وِدیا (علم) وَن (جنگل) ورکش (درخت) کسکو کہتے ہین۔ کوئی آگے سے جواب دیتا ہے
کہ جس قوت سے ترکشا پرمیشور نے سُرگ۔ نرک زمین وغیرہ کرہون کو بنایا ہی اُسکا نام بن اور
درخت ہے (علم کا جواب ندارد) تو اُسکے بارے مین سوال کر جو سب کا بنانیوالا نگہبان اور
سب پر براجمان ہے۔ یجر باب ۱۷۔ منتر ۲۰۔

कः स्विदे काकी चरति क ऊ स्विज्जायते (۲) پھر دوبارہ سوال کرتا ہے
पुनः। कि ᳪ स्विाद्धिमस्य भेषजं किम्वावपनंमहत।६

(کہہ اسوت) کون ہے (اکاکی) اکیلا (چرتی) چلتا (او) او۔ (کہہ اسوت) کون ہے (پونہ)
باربار (جایتے) پیدا ہوتا (کم اسوت) کون ہے (ہمسیے) سردی کی (بھیشجم) بوٹی ہے
یعنی دوا (او) اور (کم) کون (مہت) بڑی (او پنم) تخم ریزی کی جگہ ہے۔

सूर्य्य एकाकी चरति चन्द्रमा जायते पुनः। अग्नि
र्हिमस्य भेषजं भूमिरावपनंमहत॥ १० یجر باب ۲۳۔ منتر ۹

وہ آگے سے جواب دیتے ہین کہ (سوریہ) آفتاب (اکاکی) اکیلا (چرتی) چلتا ہے (پونہ) پھر پھر
(چندرماہ) ماہتاب (جایتے) پیدا ہوتا ہے (اگنی) آگ (ہمسیے) سردی کی (بھیشجم) بوٹی
ہے یعنی آگ سے جاڑا بھاگتا ہے (بھومی) زمین (مہت) بڑی (اوپنم) بونے کی جگہ
ہے۔ ایضاً باب ۲۳ منتر ۱۰۔

(۳) پرمیشور پھر پوچھتا ہے کہ
का स्विदासी त्पूर्वचित्तिः किं स्विदासीद् बृहद्वयः। का स्विदासीत्पिलिप्पिला का स्विदासीत्पिशङ्गिला

(پوورچتا) پہلی چیت لگانے کی جگہ (کا اسیت) کونسی ہے (برہت) بڑا (ویہ) اڑنے والا (کم) کون (اسیت) ہے (پلپلا) پہلی چیز (کا اسیت) کونسی ہے (پشنگلا) روشنی نگلنے والی چیز (کا اسیت) کونسی ہے۔ ایضاً منتر ۱۱

وہ آگے سے جواب دیتے ہیں۔
द्यौरासीत्पूर्वचित्तिरश्व आसीद् बृहद्वयः। अविरासीत्पिलिप्पिला रात्रिरासीत्पिशङ्गिला ॥ १२

چیت لگانیکی جگہہ (دوہ) سرگ (اسیت) ہے (ورہت) بڑا (ویہ) اڑنے والا (اشوہ) گھوڑا (اسیت) ہے (پلپلا) پہلی چیز (اویہ) دن (اسیت) ہے (پشنگلا) روشنی نگل جانیوالی (راتریہ) رات (اسیت) ہے۔ ایضاً منتر ۱۲

۴۵ باوجود لاجواب ہوجانے کے پھر اُسی سوال نمبر ۱ کو پیش کرتا ہے دیکھو باب مذکور منتر وہ بھی مجبوراً اُسی کا اعادہ کرتے ہین دیکھو باب مذکور منتر ۵۴ - اور یہ پرمیشور کے حافظہ کی کمزوری کی دلیل ہے کہ جسکا جواب شافی پہلے پاچکا تھا اُسی کو ممبران پارلیمنٹ کے پیش کرتا ہے جس میں وہ تجربہ کردہ و آزمودہ جواب دیتے ہین مگر وہ کسی کی نہیں سُنتا سوال پر سوال کئے جاتا ہے چنانچہ باب مذکور کے منتر ۴۷ مین دریافت کرتا ہے۔

किं स्वित्सूर्यसमं ज्योतिः किं समुद्रसमं सरः। किं स्वित्पृथिव्यै वर्षीयः कस्य मात्रा न विद्यते ॥ ४७

(کم اسوت) کون ہے (سوری سم) آفتاب کے برابر (جوتی) تابان (کم) کون (سمدر) سمندر کی (سم) برابر (سرہ) تالاب ہے (کم) کون (اسوت) ہے (پرتھوی) زمین سے (وریشی) بڑا یا زمین پر برسانے والا (کیسے) کسکا (ماترا) وجود (نودتے) نظر نہیں آتا۔ (۴۷)

وہ آگے سے شافی وکافی جواب دیتے ہین
ब्रह्म सूर्यसमं ज्योतिर्द्यौः समुद्रसमं सरः। इन्द्रः पृथिव्यै वर्षीयान् गोस्तु मात्रा न विद्यते ॥ ४८

(برہم) پرمیشور (سوری) آفتاب کے (سم) برابر (جوتی) رخشان ہے (دو) سرگ

(سمدر) سمندر کے (سمم) برابر (سرہ) تالاب یعنی اپنے مین سب کو سمالینے والا ہے (اندرہ) اندر دیو (پرتھوی) زمین سے (ورشیان) بڑا یا زمین پر برسانیوالا ہے (گوہ) آواز کا (نگھنٹ باب کھنڈ ۱۱) (ماترا) وجود (نہ ودتے) نظر نہین آتا - ایضاً ۸۴ -

علی مفہوم پنڈت دیانند منترہائے مذکورہ اگر پرمیشور کا کلام ہین تو آریے سوچ سمجھکر بتائیں پھر بحث مباحثہ کس جانور کا نام ہے یہ الو کیسے سوال کون پوچھتا ہے اور ٹل کلاسیون کے خلاف سورج کی رفتار (سدا مسافری کون تراشتا ہے - اغلب یہ ویدون کے پرمیشور اور بطلمیوسیون کی روحون کا مباحثہ باہم اوہے جسپر دیانندی مت کی قائم بنیاد ہے - افسوس آریون کا پرمیشور کہاے اور سورج کو چلتا مسافر اور پرمیشور کی مانند روشن بتاے اور ہورگ کا اقرار کرے آریون سے مطلق نہ شرماے اور ایسے ایسے دندان شکن جواب سُن سُن پھر بھی بحث بازی سے باز نہ آئے

**قولہ** صفحہ ۳۶ - (۱) خداے محمدیان بعلم اور نافہم اور مکار اور دہوکہ باز اور فریبی بلکہ حیلہ پرداز بھی ہے

**اقول** معترض محمدی مذہب کے اصول اور قرآن شریف کی اصطلاحات و رموزات سے آشنا ہے دیانندی تقلید اور خباثتِ باطنی کے باعث جھوٹے الزام گھڑنے اور تہمتین جڑنے مین یکتا ہی دلی بخارات نکالنے کے وقت اُس کا تمام دارومدار فرضی باتون پر ہوتا ہے اور یہی مرض اسکو حقیقی فرض و اصلی غرض سے کھوتا ہے سورہ بقر اور سورہ اعراف اور سورہ ص کی اُن آئتون مین جو کہ تکذیب صفحہ ۳۲ و صفحہ ۳۳ و صفحہ ۳۵ مین درج ہین ان باتون کا نام و نشان نہین وہم و گمان نہین اسلیے اعتراض مذکورہ خداے قرآنی پر عاید نہین ہو سکتا البتہ ویدکے منترون کی طرف اگر خیال جاوے تو پرمیشور اُسکا مصداق ہو سکتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر پرمیشور بعلم اور نافہم نہ ہوتا تو زمین و آسمان وغیرہ بنانے کے وقت اپنے تن کے چھیچڑے نہ بکھیرتا اور روحون سے نہ پوچھتا کہ وہ ہرن گربھ کون ہے جسکے دست و دہان پا و ران آنکھ کان اور چہرے وغیرہ سے چارون ذات کے انسان چاند سورج اور زمین و آسمان پیدا ہوئے اور جنگل درخت علم کسکو کہتے ہین وغیرہ اور روحون کے دھڑ توڑ جواب نہ سُنتا کہ وہ پُرش تو ہی ہے جسکے دست و دہان رو و ران آنکھ کان سے سب دنیا پیدا ہوئی مگرہ اندر تو بقول شنکد یوجی کھیر کے سمندر مین پڑا سوتا یا مرگ مین اڑ لبسی پاتر وغیرہ استریون کے ساتھ

رنگ رلیان منارہا تھا اگر سمجھدار ہوتا تو ضرور سوچتا کہ ان لچر پوچ سوالون بچون کی
پہیلیون کے جواب اگلے ایسے دندان شکن دینگے کہ مجھسے پھر کچھ نہین بن پڑیگا جسپر ہر دوست
ودشمن میری ہنسی کریگا۔ اگر یہ وید کے مصنّف کا سوال ہے اور جواب مذکور پرمیشور کی قال
ہے تو معلوم ہوا کہ پرمیشور بالکل عقل سے عاری و نافہم ہے یا مبتلائے مرض وہم ہے اگر ایسا
نہوتا تو سائل کا پہلا سوال (علم کیا ہے) فراموش نہوتا اور جن باتون کو وہ منتر نمبر ۹
مین دریافت کر چکا تھا اُنہی کو منتر ۵۴ مین پھر پیش نکرتا اور اگر سوچ سمجھکر بتاتا تو پرمیشور کو
بخار (تکشنا) اور اُسکی قدرت کو جنگل اور درخت نہ بتاتا۔

**قولہ** صفحہ ۳۶۔ وجہ اول و دویم خدا کا فرشتون سے آدم پیدا کرنیکے واسطے صلاح پوچھنا
مشورہ لینا جیسا کہ خدائے محمدیان نے اپنا نائب بنانیکو پوچھی تھی الخ

**اقول** خدا کا فرشتون سے صلاح پوچھنا مشورہ لینا صریحاً و اشارۃً قرآنی الفاظ سے ثابت
نہین یہ مکذبین کا محض اتہام حسداً وعناداً ہے۔

**قولہ** صفحہ ۳۶۔ ہر ایک انصاف پسند جان سکتا ہے کہ خدا نے اپنی اور آدم کی بزرگی ثابت
کرنے اور فرشتون کے ملزم گردانے کیواسطے صریحاً مکر کیا داؤ کھیلا۔

**اقول** یہ بھی مکذبین کا افترائے محض ہے اُنکے پاس اسکا ثبوت کوئی نہین البتہ ویدون
کے پرمیشور اندر دیوکا شت کرتو فریبی ہونا ویدون سے بخوبی ظاہر ہے پہلی اشٹک
سُکرت گیارہ کا ساتوان منتر ملاحظہ ہو جسکا ترجمہ معتبر مفسرون نے یہ کیا ہے کہ "اندر تونے
مکار سوشنا کو فریب سے قتل کیا وہ وان لوگ تیری اس بزرگی سے خوب واقف ہین تو انہین
خوراک بافراط عطا کر" شت کرتو ہے تو اُس کا نام ہر ایک وید نے بتلایا ہے جس سے ہر ایک انصاف پسند
کے نزدیک پرمیشور کا اسم بامسمّٰی ہونا ظاہر ہے شاید اسی کا دھیان آپکو یہان آگیا ہوگا۔
اگر یونہی ہے تو بیشک زبان کچھ بیان پر یہ فقرہ لائین کہ بس پرمیشور انہی صفات سے موصوف ہے۔

**قولہ** شیطان کی پیدائش خدا کے ارادہ سے نہین ہوئی بلکہ اُسکے احاطہ اقتدار سے باہر
یا اُسکی مرضی کے خلاف وقوع مین آئی ہے۔

**اقول** آپ غلط کہتے ہین اللہ کی قدرت اور ارادہ سے کیا شیطان کیا انسان جملہ اشیاء موجود

اور وجود مین آئی ہین ثبوت اسکا یہ ہے فَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا (سورہ فرقان) اسواسطے
یہ اعتراض خدائے قرآنی پر آنہین سکتا اور وید کا ایشور اس سے بچ نہین سکتا - اول تو وہ
ایسا بودا اور ناتوان ہے کہ اُسکے ارادے اور قدرت سے آجتک ایک ننھی سی کیڑی کی جان اور ادنی
سے ذرہ کا جسم بھی نہین بن سکا اور نہ قیامت تک بن سکے اگرچہ وہ اور اُسکے تمام آریے برسون
سر پٹکین دوسرے اُسے وہ ایسا محتاج اور بے ہمت اور عاجز ہے کہ اُسکی بیخبری مین یا جبراً اُسکی
منشاء کے خلاف اُسکے راج مین ملیچھ اور راچھس پیدا ہو گئے اور وہ کسیکو نہین مار سکا اگر وہ
قادر و توانا ہوتا تو کچھ بغیر مادہ کے پیدا کر دکھاتا فرضی پرمیشور نہ کہلاتا اور جو ملیچھون اور راچھسون
کی پیدائش کی اُسے خبر ہوتی یا اسکی قدرت سے باہر نہوتی یا وہی جبراً اُسکے دیس مین نہ آبستے
تو پہلے ہی سے سبکو اپنے تابع رکھتا خود ہی اُنکو اتنا بھاگ لگایا کہ آریہ ورت کا بادشاہ بنایا
اور خود ہی اُنکے ہاتھون سے گائے ہتوائی اور وید دھرم کی توہین کرائی اور جبکہ وہ اپنے اپنے
مذہب کی عمدہ عمدہ تعلیم اُسکے دھرم پوترون کو دیتے اور ان گن دھرم پتنیون کی عزت لیتے
تھے تو اُسوقت کنبھ کرن کی نیند سے وید کے بیدار نہوتے بدستور سابق پاؤن پھیلا کر سوئے

| | | | |
|---|---|---|---|
| رہتے ہ | برین حالت کرا حیرت نہ زاید | چو ایشور اینچنین غفلت نماید | |

خیر آئندہ کو سوچ سنبھلکر کام کرین اور اپنی حد سے باہر قدم نہ دھرین -

**قولہ** (۳) قرآنی خدا عالم الغیب بھی نہین اگر اپنی عقل رکھتا ہوتا یا حور و غلمان کی محبت
سے آزاد ہوتا - تا آخر -

**اقول** یہ حسد و حقد کی تقریر جھوٹ اور بہتان کی تحریر مناظرہ کے خلاف ہے اگر جواب دیا جائے
تو خرابی اگر خاموش رہا جائے تو خون انصاف ہے اُس واجب الوجود کی حمد و ثنا قرآن شریف سے
اس طرح مشہود ہے (عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ) کہ خدا تعالی ہر ظاہر و
باطن کا جاننے صاحب بخشش اور مہربان ہے البتہ وید کا ایشور موصوف بصفات محررہ تکذیب
ہو سکتا ہے کیونکہ یجروید کے بتیسوین ادھیار کے پندرہوین منتر مین وہ اس طرح استدعا کرتا ہے

मेधाम वरुणो ददातु मेधा मग्नि प्रजापति मेधा मिन्द्रश्च वायुश्च
मेधां धाता ददातुमे स्वाहा ॥१५॥अ०३२॥ य०

ترجمہ اے ورن مجھے عقل اور فہم دے ای اگنی اے پرجاپتی مجھے ہوش اور دانائی بخشو اے اندر اور اے وایو مجھے سمجھ اور بدھ عطا کرو اے سب کے دھارن کرنیوالے ایشور میری بدھ کو شدھ کر (آمین) یہ منتر اگر صحیح ہے تو ویدکے پرمیشور کی سمجھ بیشک قبیح ہے وہ عالم کل اور غیب دان نہین بلکہ بے سمجھ اور نافہم ہے اور سراسر محتاج اور قابل رحم ہی اور درستی فہم مانگتا ہی اور دیوتا اور عنصرون کو ایک ہی انداز سے مانگتا ہے افسوس کہ آریون کا پرمیشور بہاوے اور اندر ورن وغیرہ سے اپنی عقل درست کراوی اور ایسا ہی گایتری منتر کے فقرہ ‘‘دھیبو یو نہ پرچودیات’’ سے ثابت ہوتا ہے کہ سوبتا دیو ہماری عقلون کو پھیرے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ عالم الغیب یا قادر مطلق ہوتا تو کیا اپنی عقل کو غیرون سے پھرواتا یا دیوتا وغیرہ سے سلامتی عقل اور رحم و بخشش طلب فرماتا۔ اگر یہ منتر اور گایتری کسی دیوپرست بندے کا کلام ہے تو آریون کی ترکی تمام ہی کہ پنڈتون کی کتھا کو قول خدا مقرر کرتے ہین اور اہل حق سے ناحق لڑتے ہین۔

**قولہ** کہ وہ محمد شاہ رنگیلے کی طرح یا واجد علی شاہ کی طرح زچہ خانے مین بیٹھا ہوا تھا۔

**اقول** خدائے عالم کی نسبت حور و غلمان کی محبت جو کہ نمبر ۲ مین آپنے رقم فرمائی ہے اور یہان اُسپر زچہ خانہ مین بیٹھنے کی تہمت لگائی ہے یہ مناظرہ ہی یا پھکڑبازی۔ ذرا رگوید کی پہلی اشٹک سوکت بیاسی کا چھٹوان منتر ملاحظہ ہو کہ جسکا ترجمہ سیانا چارج وغیرہ نے یہ کیا ہے۔

مین تیری بڑی عیال والے گھوڑے پاک منترون سے جوڑتا ہون روانہ ہو اپنے ہاتھ مین باگ بھتام پکڑے ہوئے اور تجھانے والے رس نے تجھے اے بجر اُٹھانے والے خوش کیا ہی اس طرح خوراک پاکر اپنی استری سے رنگ رلیان منا۔

پھر انصافاً فرمائین کہ یہ اعتراض کسپر عاید ہوتا ہے اور کسکا پرمیشور پیاری استری کے ساتھ رنگ رلیان مناتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو استری سے رنگ رلیان مناتا ہے اُسی پر زچہ خانے مین بیٹھنا صادق آتا ہے۔

**قولہ** خدائے محمدیان علم مباحثہ سے ناواقف اور کم زبان ہے۔

**اقول** یہ بھی مکذب کی سمجھ کی غلطی اور ذات باری تعالیٰ پر جھوٹا بہتان ہے رب لایزال بحث و مباحثہ اور جنگ و جدال سے پاک ہی اگنی پرمیشور ہی اس کام مین بیشک چست و چالاک ہے۔ ناظرین

پوچھی آریہ بھوین منتر تو مم سی پرشسیو کا ترجمہ ملاحظہ فرمائین اُس گھاتک دیو کے قربان جائین
کہ جو سب سے پہلے بحث کی ٹھہراتا اور رجی جی سے کچھ کچھ دریافت فرماتا اور سب سے پہلے مورچون
مین جاتا اور ہتھیار چلاتا ہے دیانندی تاویلی بھاشی پر نہ مرین ذرا خدائے قادر سے ڈرین۔

**قولہ** صفحہ ۳۸ (۵) خدا سے شیطان زور آور بھی ہے کیونکہ خدا شیطان کو گالیان دیتا اور
لعنتین کرتا ہے اور اُسکا بال بنکا نہین ہوتا۔

**اقول** نمعلوم مکذب نے یہ مضمون کہان سے تراشا ہے قرآن مین تو فقط اتنا ہی اِنَّ عَلَیْكَ
لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی اے شیطان تجھپر میری لعنت ہے روز جزا تک سو یہ لعنت اور
کافرون پر بھی ہے اسکو گالیان خیال کر لینا اپنی سمجھہ کا قصور ہے البتہ ظاہری برتاؤ سے تو
یہی معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشور علم بحث و مناظرہ مین کم زبان ہے اسر اور رکشس اُسکے کلام
(وید وغیرہ) کو بدلائل رد کرتے ہین اور وہ ویدون کی تائید مین لب نہین ہلاتا اُنکا قول ہے
کہ ہندوستان تیرا امکان ہے اس مین ہم بیجا تکرار نہین کرتے اور حسب حکم ضابطہ دیوانی
سوروتی ہوجانیکی وجہ سے یہان سے باہر قدم نہین دھرتے دیکھ اب تو ہمین کرشٹے یون راکشس
ملیچھ وغیرہ بتاتا ہے اور اپنے حمائیتیون سے خدائے واحد کو گالیان دلواتا اور اہل حق کو
بے حرمت کراتا ہی لیکن ہم جبتک تیرے دیس مین رہینگے اسکے عوض دھرم پوترون کو لباس
تقوی اور دھرمپتنیون کو چادر عصمت پہناتے رہینگے پکے پکے محمدی یا عیسائی کر دکھائینگے۔

**قولہ** صفحہ ۳۹ - وَالْمَلَكُ عَلٰٓی اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ الخ

**اقول** اس آیت مین لفظ انسان نہین آیا ایسا ہی اس مین خصوصاً اور تمام قرآن مین عموماً
یہ بھی نہین آیا کہ مسلمانون کا خدا تخت پر بیٹھا ہوا ہے یہ محض اتہام و کورا افترا ہے
عرش رب مین حسب محاورہ عرب اضافت تملیکی ہے اسواسطے عرش رب کہتے ہین نہ کہ رب کے
بیٹھنے آرام کرنے کی جگہ حکماء متقدمین اور آریون کے پیشوا عرش کو فلک الافلاک کہا کرتے
تھے اُسکے وجود سے کسی نے انکار نہین کیا اگر لاعلمی سے کوئی منکر بھی ہو تو ساقط الاعتبار ہے
کہ امر مسلمہ حکماء کا منکر ہی یہ بھی جائے تعجب نہین کہ فرشتے مختلف اشکال کے ہین کیونکہ مختلف الاشکال ہونا
مخلوق کی صفت ہے اگر چار نے عرش کو آج اُٹھا رکھا ہے اور کل اُسکو دس اُٹھائینگے تو اس مین کیا

بُرائی ہوئی پہلے اُس بُرائی کو بیان کرین بعد مین جواب عرض کیا جائیگا اتھروَن وید کے منتر سے صاف عیان ہے त्वं स्त्री त्वंपुमानसि त्वं कुमार उतवाकुमारी। त्वं जीर्णो दण्डेनवञ्चसि त्वंजातो भवसि विश्वमुखः॥२७॥ کہ پرمیشور بوڑھا ہی لاٹھی کے سہارے سے چلتا ہے مین کہتا ہون خدانخواستہ اگر اسکی لاٹھی ٹوٹ پڑے یا پاؤن پھسل جائے یا یہی سورج کہ وہ جس کا اوڑھنا اوڑھے پھرتا ہی اگر راہو راچھس (کسوف) کی بھینٹ ہوجاۓ تو کیا ہاتھ پاؤن لوٹ جانے یا گھر اُجڑنے مین کوئی کسر باقی رہے ہرگز نہین پس ایسا جسمانی پرمیشور ایک نہ ایک دن ضرور فانی ہے اسکو چھوڑ کر خدائے باقی وجاودانی پر ایمان لانا چاہیے۔

آیہ شریفہ لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ (تلک الرسل) سے واضح ہے کہ دین اسلام مین کسی طرح کا جبر اور زبردستی نہین بلکہ دعوت عامہ موعظت حسنہ بالحکمت ہے۔ جسقدر خدا تعالیٰ کی وحدانیت وہستی وغیرہ صفات مدلل اس سچے دین مین بیان کیے گئے ہین اُس کا عشر عشیر بھی کسی آسمانی مذہب مین نہین ہے اور ان ویدون کا تو کیا کہنا جو خدا اے قدوس کے نام سے بھی واقف نہین بھلا وہ بیچارے اُسکے صفات مبرّا و منزّا کیا بیان کر سکتے ہین جنہون نے اپنے پرمیشور کو اُسکے وجود اور بقا اور ازلیت اور ابدیت مین اجسام کے ذرات اور عالم کی روحون کی مانند سمجھ رکھا ہے نعوذ باللہ منہا بھلا آگ پانی اور دیوون کے گُن گانے والے صفات ربانی کیا جانین اور عقل کے اندھے نور حق کی روشنی کیونکر پہچانین بقول شخصے ؎

| | |
|---|---|
| ہما کو کب چغد پہچانتا ہے | قدر اُلّو کی اُلّو جانتا ہے |

**قول** صفحہ ۱۳۱۔ ایشور فرماتا ہے۔ یو بھوتم ربھویم چ سروم - اتھروَن وید الخ

**اقول** یہ ایشور کا فرمان نہین اتھرو رشی کا بیان ہے آنجناب دیانندی تقلید سے اسکو کلام خدا بتاتے ہین اور جس طرح کہ دیانندجی نے اس منتر کے ترجمہ مین اتھرو رشی کے خیالات کی اصلاح کی ہی اسی طرح آنجناب بھی اپنے گرو کے ترجمہ کی یہان اصلاح فرماتے ہین ماشاءاللہ ترجمہ وتفسیر ہو تو ایسی ہو کہ ہمیشہ ترمیم ہوتی رہے ایک مترجم مصنّف کے خلاف اگر دن کہے تو دوسرا رات کہے اور اصلی مطلب ندارد۔ ناظرین ہر دو صاحبان کا ترجمہ ملاحظہ فرمائین۔

| | |
|---|---|
| دیانندجی نے بھومکا صفحہ ۵ مین لکھا ہے | جناب نے اصلاح بخشی اس طرح کی ہی کہ برہم |

جو پرمیشور ایک بھوت کال (زمانہ ماضی) اور دوسرا جو ورتمان (زمانہ حال) اور تیسرا بھوشیت (زمانہ مستقبل) ان تین زمانون مین جو کچھ ہوتا ہے اسکو جانتا ہے اور جو سب جگت کو اپنے علم سے ہی جانتا بناتا پالتا لے کرتا اور کل عالم کی ہر شے کا مالک ہے جس کا محض سرور ہی وجود ہے سب سے بڑا جو پرماتما ہے اُسکو من کل الوجوہ کی محبت سے ہمارا نمسکار ہوئے (دوسرے معنے یہ کہ) جو ہر زمانہ پر براجمان ہے جسکو لیکھ برابر بھی دُکھ نہین ہوتا اُس عین سرور پرمیشور کو ہمارا نمسکار ہو۔

ماحصل یہ کہ ہر شے کے مالک اور علیم اور سب سے بڑے پرمیشور کو جو سب پر براجمان ہے ہمارا اسلام

پرماتما۔ بھوت۔ بھوشت۔ ورتمان ان تینون زمانون کے اوپر براجمان اور تمام جگت کو اپنے وگیان سے ہی جاننے والا رچنے والا پالنے والا اور پرکرتی مین لے کرنے والا اور دنیاوی چیزون کا مالک ہے جسکا سکھ ہی کیول سروپ ہے جو سب سکھون کا دینے والا ہے اور جو سب سے بڑا یعنی جیشٹ ہے۔ اُسی کو نمسکار کرنی یوگ ہی اور کو نہین اور نہ کوئی اُسکی سوا مالک ہے۔

ماحصل یہ کہ پرمیشو تمام جگت کو مادہ مین لے ملا دینے والا وغیرہ ہی اُسی کو نمسکار کرنی لائق و واجب ہے اور کسی کو نہین مطلب یہ کہ سوائے خدا کے دوسرے کو نمسکار کرنا ناجائز ہے۔

اب اس تغیر و تبدل کی وجہ معلوم کرنی چاہئے کہ کیا ہے خداوند عالم کے کلام مین اسقدر ترمیم کیون ہوگئی ہے میرے خیال مین دو امر ہین اول یہ کہ ویدون کی ذاتی رکاکت اور مضامین کی ثقالت دفع ہو تاکہ قابل تضحیک نہ ہین دوسرے کسی طرح ہمہ اوست کا مضمون نہ ہو اور وید کے رو سے بھی ہر چیز کا خالق و مالک پرمیشور ثابت ہو جائے سو خدا کے فضل سے اس تغیر فاحش پر بھی معاملہ جون کا تون ہی نظر آتا ہے کہ گرو کے ترجمہ کو چیلہ رد فرماتا ہی جسپر طرہ یہ کہ خود ہی اس منتر کے رو سے غیر کو نمسکار ناجائز ٹھہراتا ہے اور خود ہی اپنے مہمانون کو نمسکار کرنا واجب بتلایا ہی (دیکھو اُسکی تصنیف رسالہ آریہ و نمستے کی تحقیقات) سچ ہے سے

دروغ گو را حافظہ نباشد

منتر زیر بحث در باب سلام ایک طویل باب مین اس طرح پر وارد ہے کہ پہلے ہر شعر کے ڈیڑھ مصرعہ مین جیسے برہمن کی تعریف ہے بعد مین سلام ہے ناظرین اتھرون وید

مطبوعہ بمبئی ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۳۲ و ۲۳۳ ملاحظہ فرمائین خصوصاً منترہائے ذیل۔

यस्य भूमि प्रमान्तरिक्षमुतोदरम्। दिवं यश्चक्रे मूर्धानं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥३२॥ यस्य सूर्यश्चक्षुश्चन्द्रमाश्च पुनर्णवः। अग्निं यश्चक्रे आस्यं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥३३॥ यस्य वातः प्राणापानौ चक्षुरङ्गिरसो ऽभवन्। दिशो यश्चक्रे प्रज्ञानीस्तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥३४

ترجمہ انکا یہ ہے (یسیے) جسکے (بھومی) زمین (پرمان) پیرہین (اوت) اور (انترکشم) خلا (اودرم) اوجھ ہے (دوم یش چکرے مردہانم) سرگ جسکا سر ہے (تسمی) اُس (جیشٹھاے) جیٹھے (برہمنے) برہمن کو (نمہ) نمسکار (سلام) (۱)، (یسیے) جسکی (سوریش چکشو چندرماسچ پرنوہ) آنکھین آفتاب اور بدر تابان ہین (اگنی یشچکرے آسیم) آگ جسکا منہہ ہے (تسمی جیشٹھاے برہمنے نمہ) اُس جیٹھے برہمن کو سلام (۲)، (یسیے) جسکا (پرانا پانو) اندر باہر آنے جانے والا سانس (واتہ) ہوا ہے (چکشور نگرسو ابھون) جسکی نگاہ کی تار شعاعین یا کرنین ہین (تسمی جیشٹھاے برہمنے نمہ) اُس جیٹھے برہمن کو ہمارا سلام۔ تا آخر۔ پھر سبکے بعد ہین اس منتر زیر بحث کو لایا ہے

यो भूतं च भव्यं च सर्वं य श्चाधितिष्ठति। स र्यस्य च केवलं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥

معنے اسکے یہ ہین (یو) جو (بھوتم) زمانہ ماضی ہین (چہ) اور (بھویم) حال ہین (چہ) اور (سروم) ہر زمانہ مین ہے (یشچ ادھے تشٹھتی) اور جو رہتا ہے (سوہ) سرگ مین (ج) اور (یسیے) جسکا (کیولم) کیول سروپ ہے (تسمی جیشٹھاے برہمنے نمہ) اُس جیٹھے برہمن کو سلام۔ دیانندجی نے اس آخری منتر کو کسی مصلحت عملی کے سبب شروع مین درج کر کے مبتدا اور دوسرے منترون کو اُسکی خبر بنایا ہے اور یہ اُنکی صریح غلطی ہے ایسے اُلٹا کرنے سے بھی یہ کلام الٰہی نہین ہو سکتا البتہ ویدکی ترمیم ضرور ہو سکتی ہے اور مکذبین نے ویدون کے میسر نہ آنیکے باعث وید بھاشیہ بھو سکا اور دیانندی تاویلون کو غنیمت جانا قطع و برید کر کے ہمہ دان پنڈت بن بیٹھے اصلی کتاب کی طرف رجوع نہین کیا اور نہ یہی خیال مین آیا کہ جعلی کارروائی سے حقیقی غرض بر آمد نہین ہوئی پس مکذبین کا یہ ترجمہ دیانندی ترجمہ سے ماخوذ بجائے فاسد علی فاسد ہے اس سے روح اور مادہ کی قدامت یا ارواح کا مالک پرمیشور کو ثابت کرنا ماہین ٹکڑون کو حاصل کرنا ہے

پس جب وہ اصلی ترجمہ ہی ندارد ہوا تو اسپر جو مکذب نے فرع جمائی ہے خود ہی باطل ہوئی اعادہ جواب تضیع اوقات سمجھکر اسی پر اکتفا کرتا ہون۔

**قولہ** صفحہ ۴۳۔ اور اسی کے حسب حال ایک ایرانی شاعر فرماتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| ز شیر شتر و خوردن سوسمار | عرب را بجائے رسید است کار |
| کہ ملک عجم را کنند آرزو | تفو بر تو اے چرخ گردون تفو |

**اقول** یہ بیاس جی کے پیر بھائی یزدجر کا قول کسی کنگلے کنا گت خور نے نظم کر لیا معلوم ہوتا ہے اور وہ عجب احمق ہے کہ عرب کی شیر نوشی گوشت خوری پر رشک کھاکر آکاش پرستون کے معبود پر تف کرتا (گالیان دیتا) ہے اور یہ نہین سوچتا کہ شیران عرب بکری اور دُنبے کھاتے ہین سڑی سوسمار گرہون کا اُترن کھانے کھلانے والون کا کھاجا (خوراک) ہے اسی واسطے ویدون کے مصنف یاگولکھ رشی اور برہماجی کے بیٹے منو نے بڑے جوما سے لکھا ہے کہ پانچ ناخن والون مین سے شادی گوہ ساَنڈا لومڑی کچھوا خرگوش کھانے کے لائق ہین منو سمرتی مترجم مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۶۳ باب ۵ شلوک ۱۸۔ اور یاگولکہ سمرتی باب شلوک۔

**قولہ** صفحہ ۴۳۔ شیطان نے خدا کا دیدار بھی دیکھا اور باتین بھی کرتا رہا تا آخر۔

**اقول** اس دروغ بے فروغ کا ثبوت اُنکے پاس کوئی نہین اور پیشتر بیان کر چکا ہون کہ خدا تعالیٰ کو ان آنکھون سے کوئی نہین دیکھ سکتا لا تدرکہ الابصار (نہین پاتین اُسکو آنکھین) اس باب مین وارد ہے بلا وحی و رسالت و حجاب کے کسی سے ہمکلام ہونا بھی شان خداوندی نہین مکالمہ مذکور بذریعہ القا ہوا اور متعدد وقتون مین ہوا جیسا کہ اوپر گزرا۔

شیطان کا عدول حکم اور عنادی حساد طینت ہونا اور صوفی صافی طینت نہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور اسوجہ سے کہ دیانندی اُسکو حضرت شیطان کر کے لکھتے ہین شاید آریہ ہوگا ورنہ ایسی طرفداری و ستائش و ادب بجا آوری کے اور کیا معنے ہین۔

**قولہ** شیطان چونکہ بذاتہ کوئی شے نہین اور نہ کوئی اُسکا ثبوت دلیسکتا ہے۔ صفحہ ۴۴

**اقول** لغت مین شیطان کے معنے باطل اور دور از صلاح و خیر ہین پس از روے لغت جو شخص باطل اور خیر و صلاح سے دور ہو اُسے شیطان کہتے ہین اسی واسطے شیطان کا اطلاق

بدکارون پر بھی آیا ہے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیَاطِیْنِہِمْ اور بلس سے ابلیس مشتق ہے اسکے معنے ہین نا امید و مکار اس معنی کر شیطان کا نام ابلیس اسم بامسمّٰی ہے کہ اُسنے سب سے پہلے حضرت آدم سے مکر کیا داؤ کھیلا اور خلافت ارض جو چاہتا تھا اس سے محروم رہا نا امید ہوا۔

ویدون مین اسی شیطان کو راکشس کہا اور اسی سے بچنے کیلئے اگنی دیو سے مدد و حفاظت چاہی ہے۔ اہل اسلام کے علاوہ عیسائی موسائی زرتشتی وغیرہ بھی شیطان کے قائل ہین رگوید منڈل اول سکت ۳۶ مین آیا ہے

पाहि नो अग्ने रक्षसः पाहि धूर्तेरराव्णः
पाहि रिषते उत वा जिघांसतो बृहद्भानो यविष्ठ्य ॥१५॥

(اگنی) اے اگنی (رکشسہ) شیطان سے (نہ) ہمین (پاہی) محفوظ رکھ۔ دساتیر مین وارد ہے کہ (ہوزامیم) پناہ مانگتا ہون (فہ مزدان) بیزدان (ہزہزماس) بدخو (وزماس) بدمعاش (ہرشیور) بہکانے والے بدراہ کرنے والے ہر دیو سے یہی شیطان حضرت عیسیٰ کو آزمانے آیا کتاب پیدائش باب آدم مین اسی کا ذکر ہے جس سے صریحًا ظاہر ہے کہ وہ خاص شخص ہے قوت بہیمیہ یا نفس امارہ نہین اور نہ اولاد آدم سے ہی بلکہ وہ جداگانہ مخلوق مادہ نار سے ہی نار چونکہ ہوا سے بھی الطف ہی اسواسطے اُس سے جو بنا ہی وہ بھی حس بصر سے پوشیدہ رہتا ہے نظر نہین آتا خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ کہ اللہ نے جن کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا شیطان مین بہ نسبت دوسرے جنات کی مادہ دخانیہ زیادہ ہے اسواسطے وہ شر کی طرف مائل رہتا ہے اس سے بجز بدی کے اور کچھ سرزد نہین ہوتا۔ اسکو بہت سے مذہب والون نے ناپاک روح سے تعبیر کیا ہے پھر باعتبار شرارتون کے شیاطین کے اقسام ہین جو بھوت۔ پریت۔ دیت وغیرہ سے زیادہ زبردست سرکش ہے اُسکا نام ابلیس ہے رگوید کے منتر مذکورہ بالا مین بھی ان سب سے پناہ مانگی ہے آجتک کے ہندؤن کو شیطان کی ذات سے انکار نہین۔ دیانندجی کو جو انکار ہے تو سرسید احمد صاحب کی تقلید سے ہے چونکہ یہ انکار بے دلیل اور جمہور مذاہب کے خلاف ہے اسواسطے قابل پذیرائی نہین۔ صدہا اشخاص نے اکابران دین حق سے شیطان کو دیکھا اور بشرط لیاقت اب بھی دیکھ سکتے ہین علم ارواح کے ماہران جس طرح پاک روحون سے بات چیت کر سکتے ہین اسی طرح جنات و شیاطین کو

حاضر کرکے انسے بھی گفتگو کر سکتے ہین اور عوام کو جیسے روح نظر آنی غیر ممکن ہے ایسے ہی شیطان کا نظر آنا غیر ممکن ہے۔ دیانندی شیطان کے نظر نہ آنے کی وجہ سے اُسکے وجود کے انکار کی نہ نہ ٹھہرائین ورنہ خدائے تعالیٰ کی ہستی اور روح کے وجود سے بھی انہین منکر ہونا پڑیگا کیونکہ وہ بھی نظر نہین آتے اگر دوسرے مذاہب اہل خلاف کو شیطانی قوم کہتے ہین تو آریہ صاحبان بھی کمی نہین کرتے اپنی ذات کو (آریہ) نیک بخت خداشناس اور دوسری اقوام کو دشٹ وسیوراون راچھس یون ملیچھ وغیرہ نام رکھتے ہین جنکا ترجمہ ہی بُرا غلام کمینہ۔ بدخو موذی ارذل میلا آدمی خراب حال

**قولہ** بفرض محال اگر شیطان ہے تو جب آدم اور اولاد آدم کو اُسنے بہکایا تو پھر شیطان کو کسنے بہکایا۔

**اقول** جس طرح کہ سورج مین ذاتی مادہ حرارت ہے کہ جسکے زور سے وہ خود بھی گرم رہتا ہے اور پانی اور زمین وغیرہ کو بھی تپا دیتا ہے اسی طرح شیطان مین ذاتی مادہ ضلالت ہی کہ جس سے وہ بھی گمراہ ہے اور دوسرون کو بھی گمراہ بناتا ہے یا جیسا کہ آگ خود بھی جلتی ہے اور غیر کو بھی جلاتی ہے اسی طرح شیطان خود بھی بہکا ہوا ہے اور دوسرون کو بھی بہکاتا ہے اگر اس خیال سے کہ شیطان یا شیطان کا گمراہ کرنے والا کوئی نہین ملتا شیطان کی ذات اور صفات سے انکار کر دیا جائے تو روحون اور پرمیشور اور ذرون کے قدیم ماننے والون کو دقت پر دقت اور آفت پر آفت لازم آئیگی کہ انہین اول تو روح اور پرمیشور اور ذرات کی صورت اور شکل دکھانی پڑیگی اور نہ دکھا سکنے کی حالت مین ان سبکی ذات سے منکر ہونا پڑیگا کیونکہ نظر نہین آتے اور نہ کوئی ان سب کا پیدا کرنے والا ہی دکھلا سکتے ہین حضرت آدم کو شیطان نے بہکانے بھُسلانے مین کچھ کسر نہ کی اور سب طرح سے ڈگانا چاہا مگر حضرت آدم بوجہ اسکے کہ بندے کامل ومخلص تھے شیطان کے داؤن مین نہین آئے جنت مین رہتے رہتے جو مدت مدید ہوگئی اور نسیان وسہو بشریت کا خاصہ ہے۔ آپ بھول گئے جٹ درخت کا پھل کھا لیا اسی واسطے قرآن مین خدا تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور ہمنے آدم علیہ السلام سے عہد باندھا کہ تو نے اس درخت کو نچھونا سو وہ بھول گیا اور ہمنے نہ پایا اُسکا عزم وارادہ۔

اس سے صریحًا واضح ہے کہ حضرت آدم نے شیطان کے بہکانے سے نہین بلکہ نسیان و فراموشی سے درخت کا پھل کھایا تھا اسی واسطے مفسرین محققین نے اَزَلَّہُمَا الشَّیْطٰنُ کے معنے وسْتَزَلَّہُمَا الشَّیْطٰنُ کئے ہین کہ شیطان نے آدم علیہ السلام کو ڈگانا چاہا۔ مگر وہ اُسکے داؤ مین نہ آئے۔

**قولہ** صفحہ ۵۴۔ دو آدمی یا غمگسار ہون ایک مجرد دوسرا عیالدار ہو عیالدار اپنی عورت کو مجرد یار سے بہتر ہونیکا حکم دیوے تو اس عورت کو بشرطیکہ پاکدامن ہو کیا کرنا چاہیے۔

**اقول** رگوید یم بھی سنکت کے منتر دس (انیم امحس سو بھگے تپم ست) کے رو سے خاوند کے ارشاد اولاد بنیاد کی تعمیل بالضرور अवश्य کرنی چاہیے اور حسب فرمان قرآن چشمہ حیا و ایمان وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً اور نبی ثقلین کے ارشاد سعادت بنیاد وَلَا طَاعَۃَ لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ کی موافق اُس نالائق خاوند کے اس ناپاک حکم کی تعمیل ہرگز ہرگز نہین کرنی چاہیے یہان پر یہ بھی واضح ہو کہ خدا تعالیٰ حکیم مطلق کا حکم حکمت و مصلحت سے خالی نہین ہوتا اسواسطے اُسکے حکم کی تعمیل فورًا کرنی چاہیے خواہ وہ حکم ہماری عقل کے موافق ہو یا خلاف ہو۔ کیونکہ ہماری ناقص عقل اسکی کنہ تک نہین پہنچ سکتی گو وہ کام بظاہر خلاف معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت مین سراسر مصلحت اور خیر و برکت ہوتا ہے ؎

کفر ہم نسبت بخالق حکمت است　　　چون بما نسبت کنی کفر آفت است

**قولہ** صفحہ ۵۴۔ عام محمدیون کا عقیدہ ہی کہ خدا سے خیر اور شیطان سے شر آفریدہ ہے سورہ مائدہ مین ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ الخ سوائے اسکے نہین کہ چاہتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے دشمنی اور ناخوشی بسبب شراب اور قمار بازی کے اور سورہ یٰسین مین ہے کہ اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ الخ کیا مین نے یہ عہد نہین بھیجا تمہاری طرف اے آدم کی اولاد مت پوجو شیطان کو تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے۔

**اقول** اول تو یہ ترجمہ بھی غلط ہی جسکے باعث یہ اعتراض محض جہل و خبط ہی دوسرے ارادہ کے معنے خواہش اور چاہنا ہین نہ پیدا کرنا اور یہ ظاہر ہے کہ کسی شے کا ارادہ کرنیکے سبب کوئی اُسکا خالق نہین ہو جاتا اگر حسب خبط مکذب ہو جاتا ہی تو کروڑون خالق ماننے چاہئین کیونکہ بدی کا ارادہ کرنے کی وجہ سے کوئی بدی کا خالق کہائیگا اور نیکی کا ارادہ کرنے کے باعث کوئی نیکی

کا پیدا کرنے والا بن جائیگا پھر اہل حق کو بھی بقول آپکے کہنا پڑیگا کہ نیک نیکی کی خالق
ہین اور بد بدی کے اور نارائن مہاراج مغلوب شہوت ہونے کے بموجب عقل سے عاری
ہے اور اُسیکے تن کے ٹکڑون پر اُسکی حکومت جاری ہے خلاقی ورحمانیت کا اُس مین نشان
نہین شعور و ہدائت کا وہم و گمان نہین اگر روحین اُسکے ملانے سے مادہ کے ذرون مین
نہ ملتین اور خدا نخواستہ اگر دس پانچ روحین آپکا سامنا کر بیٹھتین تو آپکو تن کے چیتھڑے
سنبھالنے مشکل پڑجاتے پس ایسا سنیچر کسی طرح خدائی کے سزاوار نہین ہوسکتا۔
معصیت نفس و شیطان کی پیدا کی ہوئی نہین بلکہ اُسکا ظہور شیطان کے وجود سے ہوا ہی
جیسے کہ اولاد مان باپ کی پیدا کی ہوئی نہین مگر اسکا ظہور انکے وجود سے ہوا ہے اور معصیت
مین اور شیطان مین وہ نسبت واقع ہوئی ہے جو مان باپ مین اور اولاد مین واقع ہوئی ہی سو
اس نسبت کو اسنادی و اضافی کہتے ہین اور ان سب کی نسبت جو خدائے قادر سے ہی اُسکو
خلقی و ایجادی کہتے ہین کیونکہ ذات باری کے سوا خیر و شر کا خالق کوئی نہین اس زمانہ کے
دجالان کی طرح پہلے جہال کو بھی اسی بات کا خیال تھا کہ نیکی کا خالق یزدان ہے اور بدی کا اہرمن
جسکی تردید قرآن شریف مین اس طرح وارد ہوئی ہے قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ
لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا یا محمد ان منکرون سے کہدو سب خدا ہی کی طرف سے ہے سو ان لوگون کو کیا ہوگیا
کہ بات نہین سمجھتے اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اللہ ہر شے کا خالق ہے وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ اللہ تعالےٰ
نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے عملون کو پیدا کیا (جس سے خدا تعالیٰ کا خالق کل ہونا ثابت ہے)
جیسا کہ تلوار بنانے کا لوہار پر الزام نہین جو چلائے اُسی پر ہے اسی طرح بدی پیدا کرنیکے سبب
شان الٰہی پر کوئی اعتراض نہین آتا جو شخص بدی کرے وہی مجرم ہے۔
اللہ تعالیٰ کی مخلوق اللہ تعالیٰ کا ملک ہے (جیسا کہ خانہ صاحب خانہ کی ملک ہوتا ہے) اللہ تعالےٰ
کے ملک مین بدون اُسکے ارادے کے ممکن نہین کہ کوئی چیز ہو جائے (جیسا کہ کسی کے مکان مین
کوئی کچھ نہین کرسکتا) اگر معصیت اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی نہوتی تو یہ لازم آتا کہ اللہ تعالیٰ کی
ملک مین اُسکے ارادہ کی خلاف دوسرون کا تصرف چل سکتا ہو اور یہ ذات باری کے واسطے عین نقصان ہے
شیطان کو خدا نے گمراہ کرنیکے واسطے پیدا نہین کیا اور نہ اُسنے اُسکو گمراہ کرنے کا اختیار

دیا بلکہ یون کہا وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا اور وَاِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ (معنے اسکی اوپر گزری) یہ معترضون کی سمجھ کی غلطی ہے کہ جو شیطان کی نسبت ایسا خیال کرتے ہین۔

البتہ استطاعت نیک و بد کی تمیز عقل فطرت مرحمت فرماکر ہزاران ہزار انبیا و رسول اور کتابین اور اپنی رضامندی کے اسباب بناکر دنیا مین ہدائت کو پھیلایا اور انبیا اور اُنکے سچے فرمانبردارون کی ہمیشہ نصرت و اعانت کی اور باوجود قدرت و استطاعت کے سُبحانہ و تعالیٰ نے انپر یہ جبر نہین فرمایا کہ لوگون کی گردن پکڑ کر اُنسے نیک عمل کراو بلکہ کہا تو یہی کہا کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ کہ دین حق مین زبردستی نہین کیونکہ حق و باطل واضح ہوچکا

فقط۔ آریون کی تہذیب کا نمونہ تمام ہوا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

---

**نوٹس** ناظرین دھرم سبھا والون کی زبانی سُنا جاتا تھا کہ دیانندجی کی تصانیف خلاف تہذیب باتین ہین ویسی ہی دیانندی دھرم سبھا کی پستکون مین قابل شرم بیانات بتایا کرتے تھے اور مجھے کسی کی بات پر یقین نہین آتا تھا بلکہ یہ خیال تھا کہ باہمی دشمنی کے سبب یہ لوگ ایک دوسرے پر افترا کرتے ہین مگر جسوقت مین نے دونو فریق کی کتابین بہم پہنچاکر تحقیق کیا تو فریقین سچے نکلے فریقین کی کتابون مین خلاف تہذیب بیانات اور اخلاق کا ستیاناس کرنیوالے خیالات لبالب موجود ہین چنانچہ اس کتاب مین خاکسار نے بطور نمونہ ہر کتاب کی عبارت قدرے نقل کردی ہی۔ تاکہ مخالف کو موقع حجت باقی نہ رہے۔ اس مختصر کے لکھنے کی زیادہ تر ضرورت یہ بھی ہوئی کہ **اول** تو ہر شخص معلوم کرے کہ جس کتاب مین فسق و فجور کی باتین یا ہدائتین ہون وہ خدا کا کلام نہین ہوسکتی۔ **دویم** تمام آریہ وغیر آریہ متنبہ ہوکر نیوگ وغیرہ خلاف تہذیب رسمون کو چھوڑین اور برباد کن اخلاق کتابون سے مُنہہ موڑین۔ نیز ہماری مہربان مہذب گورنمنٹ جس نے تمام ملک کی جسمانی خیرخواہی کے خیال سے ستی وغیرہ رسمون کو روک دیا ہے اور خلاف تہذیب کتاب شائع نہین ہونے دیتی تہذیب پھیلانے کی نیت سے نیوگ وغیرہ رسمون اور کتب متذکرہ کی طرف بھی توجہ مبذول فرمائے کہ اخلاق کا ستیاناس کرنیوالی یہی رسمین اور کتابین ہین۔ فقط۔ خیرخواہ زمن **ابو رحمت حسن** صانہ اللہ عن الشر والفتن جنوری ۱۹۰۵

تمت